ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

اپریل 2019ء جلد نمبر 20 شمارہ نمبر 4

نیا قصرِ خلافت

پھر عطر عقیدت سے سجا قصر خلافت
دنیا کو مبارک ہو نیا قصر خلافت

اک تحفۂ انمول ہے اللہ کی طرف سے
قُدرت کی عنایت ہے ، عطا قصر خلافت

سرچشمہ ہدایت کا رہا اور رہے گا
ہے لاکھوں دعاؤں کا صلہ قصر خلافت

یہ باعثِ عزت ہے خلافت کی وجہ سے
ہوتا نہیں چھوٹا یا بڑا قصر خلافت

قوموں کو ملے طور تسلی کا یہاں سے
پُر ، نور سے رکھے گا خدا قصر خلافت

صد شکر کڑی دھوپ میں چھاؤں کی طرف ہیں
اک حَبس میں ہے بادِ صبا قصر خلافت

چھوڑے جو شجر خاک میں ملتا ہے وہ پتّا
لاریب ہے نسلوں کی بقا قصر خلافت

کھینچے گا دعا اس کے مکیں کے لئے ہر روز
روشن رہے ہر دل کا دِیا قصر خلافت

اے دنیا کے مایوس مریضو ادھر آؤ
بخشے گا تمہیں دُرِّ شفا قصر خلافت

یہ عمر رسیدہ ترا بیمار سا قدسیؔ
اے مولا ! اِسے جلدی دکھا قصر خلافت

عبدالکریم قدسیؔ، کینیڈا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ادا ریہ

ایک مبارک تحریک اور اس کے ثمرات

مذہبی تاریخ میں وقف نو یعنی قبل از ولادت وقف اولاد کی اوّلین واقفہ نو کے طور پر حضرت عیسیٰؑ کی والدہ ماجدہ حضرت مریم کا نام محفوظ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے انہی کے ذکر کو بنیاد بناتے ہوئے اپریل 1987ء میں انقلاب انگیز تحریک وقف نو کا آغاز فرمایا۔ اِس تحریک پر بھی احباب جماعت نے والہانہ انداز میں لبیک کہا اور اپنے ہاں پیدا ہونے والے متوقع بچوں کو بہت بڑی تعداد میں خدمت دین کے لئے وقف کرتے ہوئے جماعت کو پیش کر دیا۔ اس کے نتیجہ میں ان مخلصین کو مختلف پہلوؤں سے برکات وثمرات عطا ہوئے۔ کتنے ہی احباب اولاد کی نعمت سے محروم تھے اور جب انہوں نے اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کا عہد کیا تو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کے گھروں میں اولاد کے چراغ روشن کر دیئے، کتنے ہی والدین اولاد نرینہ کے لئے ترستے تھے، وقف نو کی تحریک کی برکت سے نرینہ اولاد سے نوازے گئے۔ اور سب سے بڑھ کر اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کے نتیجہ میں جب ان پر اپنی اور وقف بچوں کی تربیت کی اہم ذمہ داری ڈالی گئی تو ان کی زندگیوں میں ایک عظیم روحانی انقلاب آ گیا۔

ابتداء میں یہ تحریک صرف دو سال کے لئے تھی۔ اس مدت کے ختم ہونے پر اُن والدین کی طرف سے جو اس سے محروم رہ گئے تھے، اس تحریک کا عرصہ بڑھائے جانے کے لئے پرزور درخواستیں آنے لگیں۔ چنانچہ حضورؒ نے ایسے والدین کا اصرار دیکھ کر اس تحریک کو مستقل طور پر جاری فرما کر بے شمار قیامت تک آنے والے والدین پر اِحسان فرمادیا۔ اِس کے نتیجہ میں نہ صرف احباب جماعت کی تشنگی دور ہونے کے سامان ہو گئے بلکہ نظام جماعت کو بھی مستقل طور پر ایسے مخلصین کے ملتے چلے جانے کا سامان ہو گیا جو بچپن سے ہی خصوصی تربیت یافتہ ہوں گے۔

اب دنیا کے کونہ کونہ میں احباب جماعت مریمی رنگ میں بڑے خلوص اور محبت کے ساتھ اپنے بچوں کو قبل از ولادت وقف کرتے اور نیک تربیت کرنے کے بعد بالغ ہونے پر اسماعیلی رنگ میں خدمت دین کے لئے جماعت کو پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ اس وقت دنیا کے سینکڑوں ممالک میں ایسے ہزاروں بچے موجود ہیں جو اپنے اپنے وقت پر اپنی اپنی صلاحیتوں کے مطابق مسیح محمدی کی فوج کا حصہ بنتے چلے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان میں ایسے بھی ہیں جنہوں نے اپنے اپنے ملکوں کے قانون کے مطابق ابتدائی تعلیم مکمل کرنے کے بعد جامعہ احمدیہ سے اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کی اور بطور مبلغ سلسلہ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں اور ایسے بھی ہیں جنہوں نے نظام جماعت کی ہدایت کے مطابق اعلیٰ دنیوی تعلیم حاصل کی اور اس کے بعد نظام جماعت کی ہدایت کے مطابق مختلف میدانوں میں اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ نائب امیر جماعت، صدر خدام الاحمدیہ اور نیشنل سطح کے جلیل القدر عہدوں پر فائز ہیں تو بعض ایسے بھی ہے جو حضور انور کی اجازت سے اعلیٰ دنیوی عہدوں پر کام کرنے کے ساتھ ساتھ جماعت کی خدمت کی بھی توفیق پا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان بچوں کے اخلاص اور جذبوں کے ساتھ ساتھ ان کے علم و عرفان اور صلاحیتوں میں بھی اس قدر برکت بخشی ہے کہ اسے دیکھ کر حیرانی ہوتی ہے۔

یہ سب ثمرات خلافت کی برکات میں سے ہیں۔ حضرت مصلح موعود نے کیا خوب فرمایا تھا کہ جب خلیفہ وقت کی طرف سے کوئی تحریک آئے تو اپنے سب کاموں کو چھوڑ کر اس کو پورا کرنے میں لگ جاؤ، اسی میں تمہاری کامیابی ہے۔ اللہ کرے کہ ہم اس مضمون کو پورے طور پر جذب کرنے والے ہوں اور اس کے نتیجہ میں ہر قسم کی برکات وحسنات اور ثمرات کے وارث بننے والے ہوں، آمین ثم آمین۔

لاالٰہ الااللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

ماہنامہ
اخبار احمدیہ
جرمنی
اپریل 2019ء جلد نمبر 20 شمارہ نمبر 4

فہرست مضامین

04	قال اللہ تعالیٰ۔ قال الرسول ﷺ۔ قال المسیح الموعودؑ
05	تحریک وقفِ نو
06	منظوم کلام
07	پانچ بنیادی اخلاق
08	نظم
09	تحریک وقفِ نو کی اہمیت، ذمہ داریاں اور لائحہ عمل
15	جماعت احمدیہ جرمنی کا 43واں جلسہ سالانہ 2018ء
29	خلافت سے عقیدت و محبت کے نظارے
31	کارکردگی شعبہ تبلیغ جرمنی
32	جلسہ سالانہ لجنہ اماء اللہ جرمنی 2018ء
36	حالات حاضرہ
38	دلچسپ مکالمہ
39	ذکر اسلام آباد کا پیارے حضور کے پیارے الفاظ میں
42	نورِ ہدایت
45	Husum میں مسجد محمود کا سنگِ بنیاد
47	جلسہ ہائے یوم مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

سرورق پر سجی خطاطی مکرم سعید اللہ خان صاحب فرانکفورٹ کی کاوش ہے، فجزاہ اللہ احسن الجزاء

مجلس ادارت

سرپرست

محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب
امیر جماعت احمدیہ جرمنی

مدیر اعلیٰ

محمد الیاس منیر

مدیران

محمد انیس دیالگڑھی۔ شمس الحق انور

معاونین

سلطان احمد قمر۔ سید سعادت احمد

ٹائٹل و ڈیزائننگ

مرزا لطف القدوس

کمپوزنگ

آفاق احمد زاہد، طارق محمود

مینیجر

میر لئیق محمود طاہر

پتہ

شعبہ اشاعت جماعت احمدیہ جرمنی
Genfer Str.11,
60437 Frankfurt am Main
Email:
akhbareahmadiyya@ahmadiyya.de
Tel & Fax: +49-69 50688722

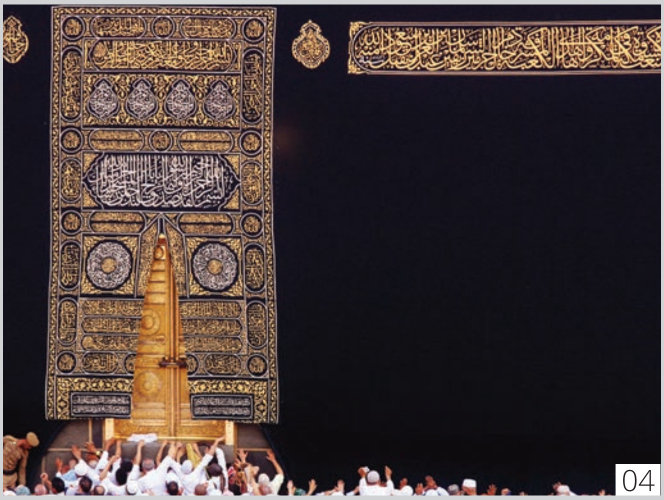

04

05

09

15

29

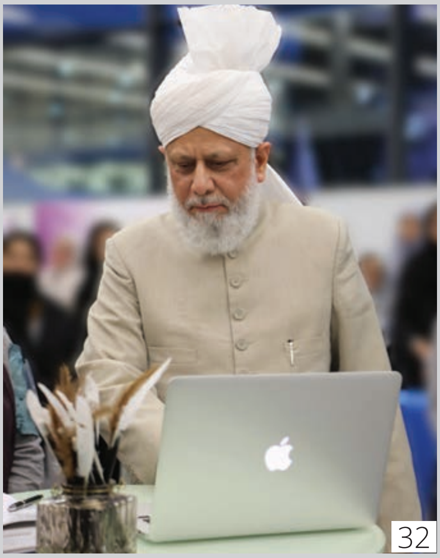

32

36

39

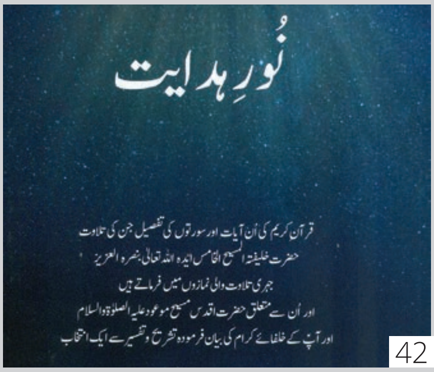

42

45

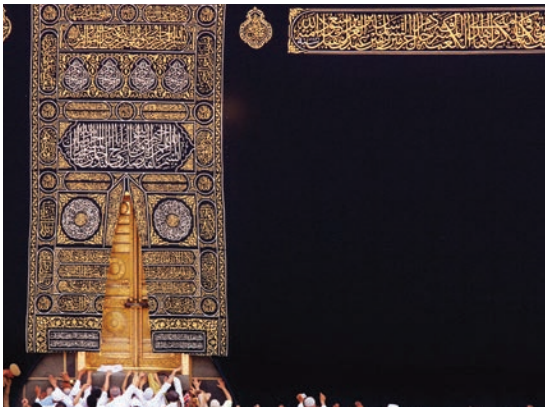

قال
اللہ

اِذۡ قَالَتِ امۡرَاَتُ عِمۡرٰنَ رَبِّ اِنِّیۡ نَذَرۡتُ لَکَ مَا فِیۡ بَطۡنِیۡ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلۡ مِنِّیۡ ج
اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ (آل عمران:36)

جب عمران کی ایک عورت نے کہا اے میرے ربّ! جو کچھ بھی میرے پیٹ میں ہے یقیناً وہ میں نے تیری نذر کر دیا (دنیا کے جھمیلوں سے) آزاد کرتے ہوئے۔ پس تُو مجھ سے قبول کر لے۔ یقیناً تُو ہی بہت سننے والا (اور) بہت جاننے والا ہے۔

قال
الرسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ كَانَ أَخَوَانِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ أَحَدُهُمَا يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَالآخَرُ يَحْتَرِفُ، فَشَكَا الْمُحْتَرِفُ أَخَاهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهِ

سنن الترمذی، أبواب الزہد بَابٌ فِي التَّوَكُّلِ عَلَى اللّٰهِ حدیث نمبر 2345

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو بھائی تھے جن میں سے ایک تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتے اور دوسرے محنت مزدوری میں مصروف ہوتے۔ ایک روز دوسرے بھائی جو محنت مزدوری کیا کرتے تھے، نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے بھائی کی شکایت کی کہ یہ کچھ نہیں کرتا۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا پتہ کہ اسی کی وجہ سے تجھے بھی رزق ملتا ہے۔

قال
المسیح الموعود علیہ السلام

غرض یہ ہے کہ انسان کو ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرے۔ میں نے بعض اخبارات میں پڑھا ہے کہ فلاں آریہ نے اپنی زندگی آریہ سماج کے لئے وقف کر دی اور فلاں پادری نے اپنی عمر مشن کو دے دی۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ کیوں مسلمان اسلام کی خدمت کے لئے اور خدا کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف نہیں کر دیتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ پر نظر کر کے دیکھیں، تو ان کو معلوم ہو کہ کس طرح اسلام کی زندگی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 500-501)

یاد رکھو کہ جو شخص خدا کے لئے زندگی وقف کر دیتا ہے یہ نہیں ہوتا کہ وہ بے دست و پا ہو جاتا ہے۔ نہیں ہرگز نہیں بلکہ دین اور للّٰہی وقف انسان کو ہوشیار اور چابک دست بنا دیتا ہے، سُستی اور کسل اس کے پاس نہیں آتا۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 365)

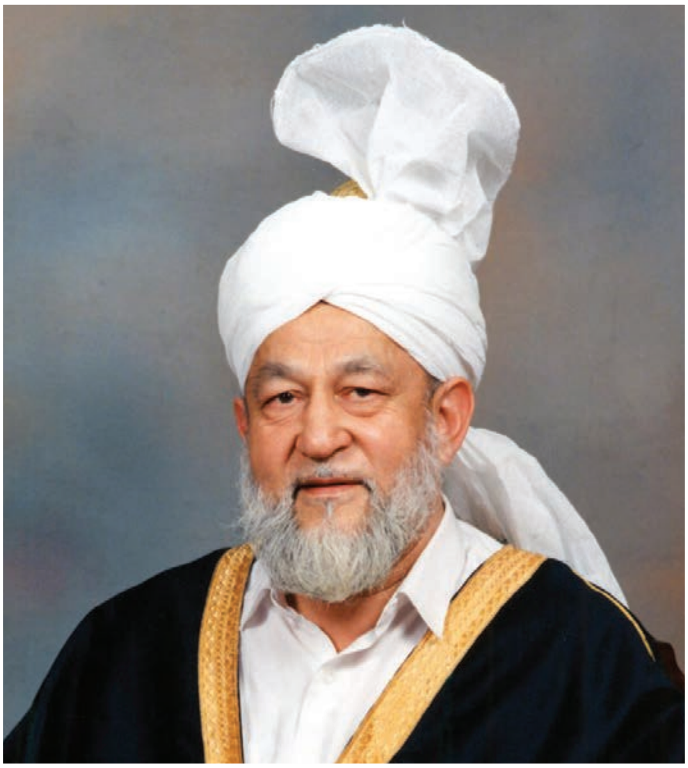

جب

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

نے

تحریک وقفِ نو

کا اِعلان فرمایا

”انبیاء کی یہ سنت ہے کہ وہ اپنا سب کچھ دینے کی خاطر یہ سوچتے سوچتے کہ ہم اور کیا دیں اور کیا دیں، اپنی اولادیں بھی پیش کرتے ہیں اور بعض دفعہ ابھی اولاد پیدا بھی نہیں ہوتی تو پیش کر رہے ہوتے ہیں۔ ابرار کی یہ سنت ہے انبیاء کے علاوہ۔ جیسے حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ نے یہ التجاء کی خدا سے۔.... رَبِّ اِنِّیۡ نَذَرۡتُ لَکَ مَا فِیۡ بَطۡنِیۡ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلۡ مِنِّیۡ ۚ اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ (آل عمران:36) کہ میرے رب جو کچھ بھی میرے پیٹ میں ہے میں تیرے لئے پیش کر رہی ہوں نہیں پتا کیا چیز ہے لڑکی ہے یا لڑکا ہے۔ اچھا ہے یا بُرا ہے مگر جو کچھ ہے وہ سب کچھ تمہیں دے رہی ہوں تو فَتَقَبَّلۡ مِنِّیۡ مجھ سے قبول فرما اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ تو بہت ہی سننے والا اور جاننے والا ہے... پس میں نے یہ سوچا کہ ساری جماعت کو میں اس بات پر آمادہ کروں کہ اگلی صدی میں داخل ہونے سے پہلے جہاں روحانی اولاد بنانے کی کوشش کر رہے ہیں، دعوت الی اللہ کے ذریعے وہاں اپنے آئندہ ہونے والے بچوں کو خدا کی راہ میں ابھی سے وقف کر دیں اور یہ دعا مانگیں کہ اے خدا! ہمیں ایک بیٹا دے لیکن اگر تیرے نزدیک بیٹی ہی ہمارے لئے مقدر ہے تو ہماری بیٹی ہی تیرے حضور پیش ہے۔ مَافِیۡ بَطۡنِیۡ جو کچھ بھی میرے بطن میں ہے یہ مائیں دعائیں کریں اور والدین بھی ابراہیمی دعائیں کریں کہ اے خدا! انہیں اپنے لئے چن لے اور اپنے لئے خاص کر لے تیرے ہو کر رہ جائیں اور آئندہ صدی میں ایک عظیم الشان بچوں کی فوج ساری دنیا سے اس طرح داخل ہو رہی ہو کہ وہ دنیا سے آزاد ہو رہی ہو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا کے غلام بن کے اس صدی میں داخل ہو رہی ہو۔ چھوٹے چھوٹے بچے ہم خدا کے حضور تحفے پیش کر رہے ہیں اور اس کی شدید ضرورت ہے آئندہ سو سالوں میں جس کثرت سے اسلام نے ہر جگہ پھیلنا ہے وہاں لاکھوں تربیت یافتہ غلام چاہئیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خدا کے غلام ہوں۔ واقفین زندگی چاہئیں کثرت کے ساتھ اور ہر طبقہ زندگی کے ساتھ واقفین زندگی چاہئیں۔ ہر ملک سے واقفین زندگی چاہئیں۔ پس اگلی صدی کو شدید ضرورت ہے کہ جماعت کے ہر طبقے سے لکھوکھہا کی تعداد میں واقفین زندگی ایک صدی کے بعد ہم دراصل خدا کے حضور تحفہ پیش کر رہے ہوں گے لیکن استعمال تو اس صدی کے لوگوں نے کرنا ہے بہرحال۔ یہ تحفہ ہم اس صدی کو دینے والے ہیں اس لئے جن کو بھی توفیق ہے وہ اس تحفے کے لئے بھی تیار ہو جائیں۔ ہو سکتا ہے اس نیت کی، اس نذر کی برکت سے بعض ایسے خاندان جن میں اولاد نہیں پیدا ہو رہی اور ایسے میاں بیوی جو کسی وجہ سے اولاد سے محروم ہیں اللہ تعالیٰ اس قربانی کی روح کو قبول فرماتے ہوئے ان کو بھی اولاد دے دے....

پس اس رنگ میں آپ اگلی صدی میں جو خدا کے حضور تحفے بھیجنے والے ہیں یا بھیج رہے ہیں مسلسل احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بے شمار چندے دے

رہے ہیں مالی قربانیاں کر رہے ہیں، واقفین زندگی ہیں تو ایک تحفہ جو مستقبل کا تحفہ ہے وہ باقی رہ گیا تھا۔ مجھے خدا نے یہ توجہ دلائی کہ میں آپ کو بتا دوں کہ آئندہ دو سال کے اندر یہ عہد کر لیں کہ جس کو بھی جو اولاد نصیب ہو گی وہ خدا کے حضور پیش کر دے گا اور اگر آج کچھ مائیں حاملہ ہیں تو وہ بھی اس تحریک میں اگر پہلے شامل نہیں ہو سکی تھیں تو اب ہو جائیں وہ بھی یہ عہد کر لیں لیکن ماں باپ کو مل کر کرنا ہو گا دونوں کو اکٹھے فیصلہ کرنا چاہئے تا کہ اس سلسلے میں پھر یکجہتی بھی پیدا ہو اولاد کی تربیت میں اور بچپن سے ان کی اعلیٰ تربیت کرنا شروع کر دیں اور اعلیٰ تربیت کے ساتھ ان کو بچپن سے ہی اس بات پر آمادہ کرنا شروع کریں کہ تم ایک عظیم مقصد کے لئے ایک عظیم الشان وقت میں پیدا ہوئے ہو جب کہ غلبہ اسلام کی ایک صدی، غلبہ اسلام کی دوسری صدی سے مل رہی تھی اس جوڑ پر تمہاری پیدائش ہوئی ہے اور اس نیت اور دعا کے ساتھ ہم نے تجھ کو مانگا تھا خدا سے کہ اے خدا! تو آئندہ نسلوں کی تربیت کے لئے ان کو عظیم الشان مجاہد بنا۔ اگر اس طرح دعائیں کرتے ہوئے لوگ اپنے آئندہ بچوں کو وقف کریں گے تو مجھے یقین ہے کہ بہت ہی حسین اور بہت پیاری ایک نسل ہماری آنکھوں کے سامنے دیکھتے دیکھتے اپنے آپ کو خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(خطبہ جمعہ 3/اپریل 1987ء
خطباتِ طاہر جلد 6 صفحہ 250-2460)

میری اولاد کو تُو ایسی ہی کر دے پیارے

کوئی ضائع نہیں ہوتا جو ترا طالب ہے
کوئی رُسوا نہیں ہوتا جو ہے جویاں تیرا

آسماں پر سے فرشتے بھی مدد کرتے ہیں
کوئی ہو جائے اگر بندۂ فرماں تیرا

جس نے دل تجھ کو دیا ہو گیا سب کچھ اُس کا
سب ثنا کرتے ہیں جب ہووے ثناخواں تیرا

اِس جہاں میں ہے وہ جنت میں ہی بے رَیب و گماں
وہ جو اِک پختہ توکّل سے ہے مہماں تیرا

میری اولاد کو تُو ایسی ہی کر دے پیارے
دیکھ لیں آنکھ سے وہ چہرۂ تاباں تیرا

عمر دے ، رِزق دے اور عافیت و صحت بھی
سب سے بڑھ کر یہ کہ پا جائیں وہ عرفاں تیرا

اِس جہاں کے نہ بنیں کیڑے ، یہ کر فضل ان پر
ہر کوئی اِن میں سے کہلائے مُسلماں تیرا

(درِثمین)

واقفین نو کے لئے

پانچ بنیادی اخلاق

بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

1۔ سچائی

2۔ نرم اور پاک زبان کا استعمال

3۔ وسعت حوصلہ

4۔ دوسروں کی تکلیف کا احساس اور اسے دور کرنا

5۔ مضبوط عزم و ہمت

مذہبی قومیں بغیر اخلاقی تعمیر کے تعمیر نہیں ہوسکتیں اور یہ تصور بالکل باطل ہے کہ انسان بد اخلاق ہو اور باخدا ہو اس لئے سب سے اہم بات مذہبی قوموں کی تعمیر میں ان کے اخلاق کی تعمیر ہے اور یہ تعمیر جتنی جلدی شروع ہو بہتر اور اتنی ہی آسان ہوتی ہے۔ پس اس پہلو سے لجنہ اماء اللہ نے سب سے ابتدائی اور بنیادی کام کرنے ہیں اور یہی ابتدائی اور بنیادی کام عمر کے دوسرے حصوں میں خدام کے سپرد بھی ہوں گے اور انصار کے بھی سپرد ہوں گے لیکن بنیادی طور پر ایک ہی چیز ہے جو مختلف عمر کے حصوں میں مختلف مجالس کو خصوصیت سے سرانجام دینی ہیں۔

سب سے پہلی بات سچ کی عادت ہے۔ آج دنیا میں جتنی بدی پھیلی ہوئی ہے اس میں سب سے بڑا خرابی کا عنصر جھوٹ ہے۔ وہ قومیں جو ترقی یافتہ ہیں جو بظاہر اعلیٰ اخلاق والی کہلاتی ہیں وہ بھی اپنی ضرورت کے مطابق جھوٹ بولتی ہیں، اپنوں سے نہیں بولتی تو غیروں سے جھوٹ بولتی ہیں۔ ان کے فلسفے جھوٹ پر مبنی ہیں۔ ان کا نظام حیات جھوٹ پر مبنی ہے۔ ان کی اقتصادیات جھوٹ پر مبنی ہے... اس لئے بہت ہی اہم بات ہے کہ ہم اپنے بچوں کو شروع ہی سے نرمی سے بھی اور سختی سے بھی سچ پر قائم کریں اور کسی قیمت پر ان کے جھوٹے مذاق کو بھی برداشت نہ کریں۔...

دوسرا پہلو تربیت کا نرم اور پاک زبان استعمال کرنا اور ایک دوسرے کا ادب کرنا ہے۔ یہ بھی بظاہر چھوٹی سی بات ہے ابتدائی چیز ہے لیکن جہاں تک میں نے جائزہ لیا ہے وہ سارے جھگڑے جو جماعت کے اندر رنجی طور پر پیدا ہوتے ہیں یا ایک دوسرے سے تعلقات میں پیدا ہوتے ہیں ان میں جھوٹ کے بعد سب سے بڑا دخل اس بات کا ہے کہ بعض لوگوں کو نرم خوئی کے ساتھ کلام کرنا نہیں آتا۔ ان کی زبان میں درشتگی پائی جاتی ہے۔ ان کی باتوں اور طرز میں تکلیف دینے کا ایک رجحان پایا جاتا ہے جس سے بسا اوقات وہ باخبر ہی نہیں ہوتے۔...

تیسری چیز وسعت حوصلہ ہے۔ بچپن ہی سے اولاد کو یہ سکھانا چاہیے کہ اگر تھوڑی سی تمہیں کسی نے کوئی بات کہی ہے یا کچھ تمہارا نقصان ہوگیا ہے تو گھبرانے کی ضرورت نہیں اپنا حوصلہ بلند رکھو اور یہ حوصلہ کی تعلیم بھی زبان سے نہیں بلکہ اس سے بڑھ کر اپنے عمل سے دی جاتی ہے۔

چوتھی بات غریب کی ہمدردی اور دکھ دور کرنے کی عادت ہے۔ یہ بھی بچپن ہی سے پیدا کرنی چاہیے۔ جن بچوں کو نرم مزاج مائیں غریب کی ہمدردی کی باتیں سناتی ہیں اور غریب کی ہمدردی کا رجحان ان کی طبیعتوں میں پیدا کرتی ہیں وہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مستقبل میں ایک عظیم الشان قوم پیدا کر رہی ہوتی ہیں ہیں۔ جو خَیْرَ اُمَّۃٍ بننے کی اہل ہو جاتی ہیں۔...

پانچویں بات آج کے خطاب کے لئے جو میں نے چُنی ہے وہ مضبوط عزم اور ہمت ہے۔ مضبوط عزم اور ہمت اور نرم دل اکٹھے رہ سکتے ہیں۔ اگر یہ اکٹھے نہ ہوں تو ایسا انسان کمزور تو ہو گا با اخلاق نہیں ہو گا۔ نرم دلی جب آپ پیدا کرتے ہیں تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ایسا نرم دل انسان اور ایسا نرم خُو انسان مشکلات کے وقت گھبرا جائے اور مصائب کا سامنا کرنے کی طاقت نہ پائے۔...

پانچ بنیادی اخلاق ہیں جو میں سمجھتا ہوں کہ ہماری تنظیموں کو خصوصیت کے ساتھ اپنے تربیتی پروگرام میں پیش نظر رکھنے چاہئیں۔ ان پر اگر وہ اپنے سارے منصوبوں کی بناء ڈال دیں اور سب سے زیادہ توجہ ان اخلاق کی طرف کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کا فائدہ آئندہ سو سال ہی نہیں بلکہ سینکڑوں سال تک بنی نوع انسان کو پہنچتا رہے گا کیونکہ آج کی جماعت احمدیہ اگر ان پانچ اخلاق پر قائم ہو جائے اور مضبوطی کے ساتھ قائم ہو جائے اور ان کی اولادوں کے متعلق بھی یہ یقین ہو جائے کہ یہ بھی آئندہ انہی اخلاق کی نگران اور محافظ بنی رہیں گی اور ان اخلاق کی روشنی دوسروں تک پھیلاتی رہیں گی تو پھر میں یقین رکھتا ہوں کہ ہم امن کی حالت میں اپنی جان دے سکتے ہیں سکون کے ساتھ اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر سکتے ہیں اور یقین رکھ سکتے ہیں کہ جو عظیم الشان کام ہمارے سپرد کئے گئے تھے ہم نے جہاں تک ہمیں توفیق ملی ان کو سرانجام دیا۔

(اقتباسات از خطبہ جمعہ 24 نومبر 1989ء)

ایک خادمِ دین کے لئے جامع نصائح

عہد شکنی نہ کرو اہلِ وفا ہو جاؤ　　اہلِ شیطاں نہ بنو اہلِ خدا ہو جاؤ

گِرتے پڑتے درِمولیٰ پہ رسا ہو جاؤ　　اور پروانے کی مانند فِدا ہو جاؤ

جو ہیں خالِق سے خفا اُن سے خفا ہو جاؤ　　جو ہیں اِس دَر سے جُدا اُن سے جُدا ہو جاؤ

حق کے پیاسوں کے لئے آبِ بقا ہو جاؤ　　خُشک کھیتوں کے لئے کالی گھٹا ہو جاؤ

غنچۂ دیں کے لئے بادِصبا ہو جاؤ　　کُفر و بِدعَت کے لئے دَستِ قَضا ہو جاؤ

سرخرُو رُوبرُوئے داورِ محشَر جاؤ　　کاش تم حَشر کے دن عُہدہ برَآ ہو جاؤ

بادشاہی کی تمنّا نہ کرو ہرگز تم　　کوچۂ یارِیگانہ کے گدا ہو جاؤ

بحرِعرفان میں تم غوطے لگاؤ ہر دم　　بانئِ کعبہ کی تم کاش دُعا ہو جاؤ

وَصلِ مولیٰ کے جو بھُوکے ہیں انہیں سیر کرو　　وہ کرو کام کہ تم خوانِ ہُدیٰ ہو جاؤ

قُطب کا کام دو تم ظُلمت و تاریکی میں　　بھُولے بھٹکوں کے لئے راہ نما ہو جاؤ

پنبۂ مَرہمِ کافُور ہو تم زخموں پر　　دلِ بیمار کے دَرمان و دَوا ہو جاؤ

طالبانِ رُخِ جاناں کو دِکھاؤ دِلبر　　عاشِقوں کے لئے تم قِبلہ نُما ہوجاؤ

اَمرِ مَعروف کو تعوِیذ بناؤ جاں کا　　بے کسوں کے لئے تم عُقدہ کُشا ہو جاؤ

دمِ عیسیٰؑ سے بھی بڑھ کر ہو دُعاؤں میں اثَر　　یدِ بیضا بنو، مُوسیٰؑ کا عَصا ہو جاؤ

راہِ مولیٰ میں جو مرتے ہیں وہی جیتے ہیں　　موت کے آنے سے پہلے ہی فَنا ہو جاؤ

راہِ مولیٰ میں جو مرتے ہیں وہی جیتے ہیں　　عاشقِ احمدؐ و محبُوبِ خدا ہو جاؤ

کلام محمود

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک سے

تحریک وقفِ نو کی اہمیت، ذمہ داریاں اور لائحہ عمل

خطبہ جمعہ فرمودہ مؤرخہ 28/اکتوبر 2016ء

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں بچوں کو وقف کرنے کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ روزانہ مجھے والدین کے خط ملتے ہیں۔ بعض دنوں میں ان کی تعداد بیس پچیس ہو جاتی ہے جس میں ماں باپ اپنے ہونے والے بچوں کو وقف نو میں شامل کرنے کی درخواست کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے جب یہ تحریک فرمائی تھی، پہلے مستقل نہیں تھی پھر آپ نے اسے مستقل کر دیا اور جماعت نے بھی خاص طور پر ماؤں نے اس پر ہر ملک میں لبیک کہا۔ آج سے بارہ تیرہ سال پہلے جماعت کی جو اس طرف توجہ ہوئی تھی اس کی وجہ سے جو تعداد واقفین نو کی 28000 سے اوپر تھی اب یہ تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے 61000 کے قریب پہنچ چکی ہے جس میں سے چھتیس ہزار سے اوپر لڑکے ہیں اور باقی لڑکیاں۔ گویا وقت کے ساتھ ساتھ یہ رجحان بڑھ رہا ہے کہ ہم نے اپنے بچوں کو پیدائش سے پہلے وقف کرنا ہے۔ لیکن صرف بچوں کو وقف کے لئے پیش کرنے سے ماں باپ کی ذمہ داریاں ختم نہیں ہو جاتیں بلکہ پہلے سے زیادہ ہو جاتی ہیں۔ بیشک ایک احمدی بچے کی تربیت والدین پر ہے اور والدین اپنے بچے کی بہتری ہی چاہتے ہیں۔ اس کی دنیاوی تعلیم بھی چاہتے ہیں۔ تربیت بھی چاہتے ہیں۔ دینی تعلیم بھی چاہتے ہیں اگر وہ دینی رجحان رکھنے والے والدین ہیں۔ لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہر بچہ اور خاص طور پر وقف نَو بچہ ان کے پاس جماعت کی امانت ہے جس کی تربیت اور اسے جماعت اور معاشرے کا بہترین حصہ بنانا والدین کا فرض ہے لیکن واقفین نَو بچوں کی تربیت ان کی دینی اور دنیاوی تعلیم پر خاص توجہ اور انہیں بہتر طور پر تیار کر کے جماعت کو دینا اس لحاظ سے بھی ذمہ داری بن جاتی ہے کہ پیدائش سے پہلے ماں باپ یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم جو کچھ بھی ہمارے ہاں پیدا ہونے والا ہے، لڑکا ہے یا لڑکی اسے خدا کے لئے، اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے مشن کی تکمیل کے لئے جو تکمیل اشاعت ہدایت کا مشن ہے، جو اسلام کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کا مشن ہے، جو خدا تعالیٰ کا حق ادا کرنے کی طرف دنیا کو توجہ دلانے کا مشن ہے، جو ایک دوسرے کا حق ادا کرنے کی اسلامی تعلیم دنیا کے ہر فرد تک پہنچانے کا مشن ہے، اس کے لئے پیش کرتے ہیں۔

پس یہ کوئی معمولی ذمہ داری نہیں ہے جو وقف نو بچوں کے والدین خاص طور پر ماں اپنے ہونے والے بچے کی پیدائش سے پہلے خدا تعالیٰ کے ساتھ ایک عہد کرتے ہوئے پیش کرتی ہے اور خلیفہ وقت کو لکھتے ہیں کہ ہم حضرت مریمؑ کی ماں کی طرح اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کرتے ہوئے اپنے بچے کو وقف نَو سکیم میں پیش کر رہے ہیں کہ رَبِّ اِنِّیۡ نَذَرۡتُ لَکَ مَا فِیۡ بَطۡنِیۡ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلۡ مِنِّیۡ اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ (آل عمران:۳۶) کہ اے میرے رب! جو کچھ میرے پیٹ میں ہے میں تیرے لئے پیش کر رہی ہوں۔ یہ تو مجھے نہیں پتا کہ کیا ہے، لڑکا ہے یا لڑکی لیکن جو بھی ہے میری خواہش ہے میری دعا ہے کہ یہ دین کا خادم بنے۔ فَتَقَبَّلۡ مِنِّیۡ۔ میری اس خواہش اور دعا کو قبول فرما اور اسے قبول فرما لے۔ اِنَّکَ

اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ۔ تو بہت سننے والا اور جاننے والا ہے۔ پس میری عاجزانہ دعا بھی سن لے۔ تجھے علم ہے کہ یہ دعا میرے دل کی آواز ہے۔ یہ بچے کی ماؤں کی خواہش ہوتی ہے وقف سے پہلے اور ہونی چاہئے ایک احمدی ماں کی جب وہ اپنے بچے کو وقفِ نو کے لئے پیش کرتی ہے اور اس میں باپ بھی شامل ہے۔

پس جب یہ دعا وقفِ نو میں شامل کرنے والے بچے کی ماں کرتی ہے تو ان ذمہ داریوں کا بھی احساس رہنا چاہئے جو اس عہد کے نبھانے اور اس دعا کے قبول ہونے کے لئے ماؤں پر بھی اور باپوں پر بھی عائد ہوتی ہیں۔ وقفِ نو میں بچہ ماں اور باپ دونوں کی رضامندی سے پیش ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قرآن کریم میں محفوظ اس لئے نہیں فرمائی کہ

اللہ تعالیٰ کو یہ دعا اس قدر پسند آئی اور اسے اس لئے محفوظ فرمایا کہ آئندہ آنے والی مائیں بھی یہ دعا کر کے اپنے بچوں کو دین کی خاطر غیر معمولی قربانیاں کرنے والا بنائیں۔

پرانے زمانے کا ایک قصہ سنانا مقصود تھا بلکہ اللہ تعالیٰ کو یہ دعا اس قدر پسند آئی اور اسے اس لئے محفوظ فرمایا کہ آئندہ آنے والی مائیں بھی یہ دعا کر کے اپنے بچوں کو دین کی خاطر غیر معمولی قربانیاں کرنے والا بنائیں۔ گو کہ ہر مومن دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کرتا ہے لیکن وقف کرنے والے ان معیاروں کی انتہاؤں کو چھونے والے ہونے چاہئیں۔

پس جب ابتدا سے مائیں اور باپ اپنے بچوں کے ذہنوں میں ڈالیں گے کہ تم وقف ہو اور ہم نے تمہیں خالصۃً دین کی خدمت کے لئے وقف کیا تھا اور یہی تمہاری زندگی کا مقصد ہونا چاہئے اور ساتھ ہی دعائیں بھی کر رہے ہوں گے تو پھر بچے اس سوچ کے ساتھ پروان چڑھیں گے کہ انہوں نے دین کی خدمت کرنی ہے۔ اس سوچ کے ساتھ پروان نہیں چڑھیں گے کہ ہم نے بزنس مین بننا ہے، ہم نے کھلاڑی بننا ہے، ہم نے فلاں شعبہ میں جانا ہے، ہم نے فلاں شعبہ میں جانا ہے، بلکہ ان کی طرف سے یہ سوال کیا جائے گا کہ میں وقفِ نو ہوں مجھے جماعت بتائے، مجھے خلیفۂ وقت بتائے کہ میں کس شعبہ میں جاؤں۔ مجھے اب دنیا سے کوئی غرض نہیں۔ جو عہد میری ماں نے پیدائش سے پہلے کیا تھا اور جو دعائیں اس نے میری پیدائش سے پہلے مانگی تھیں اور پھر میری تربیت ایسے رنگ میں کی کہ میں دنیا کی بجائے دین کو تلاش کروں میری یہ خوش قسمتی ہے کہ میری ماں کی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ نے سنا اور میری ماں کی کوششوں کو جو اس نے میری تربیت کے لئے کیں اللہ تعالیٰ نے پھل لگایا۔ اب میں بغیر کسی دنیاوی لالچ اور خواہش کے صرف اور صرف دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کرتا ہوں۔

اس سوچ کا اظہار پہلے تو واقفینِ نو کو اپنے وقف کی تجدید کرتے ہوئے پندرہ سال کی عمر میں کرنا ضروری ہے۔ اس کے لئے میں نے متعلقہ انتظامیہ جو ہے ان کو ہدایت بھی کی ہوئی ہے کہ پندرہ سال کی عمر میں باقاعدہ تحریری طور پر ان سے لیں کہ وہ وقف کو جاری رکھیں گے یا جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ پھر بیس اکیس سال کی عمر میں جب پڑھائی سے فارغ ہو جاتے ہیں تو ان سب کے لئے ضروری ہے جو جامعہ میں داخل نہیں ہوئے کہ وہ اس بونڈ (Bond) کو دوبارہ لکھیں۔ پھر اگر کسی کو یہ کہا جائے کہ کسی شعبہ میں کچھ تربیت لے لو تو پھر دوبارہ تحریر کریں۔ گویا کہ ہر مرحلے پر وقفِ نو کو خود اپنی دلی خواہش کے مطابق اپنے وقف کو قائم رکھنے کا اظہار کرنا چاہئے۔

اس بارے میں جیسا کہ میں نے کہا میں پہلے تفصیلاً کئی مرتبہ بیان کر چکا ہوں۔ کسی وقفِ نو بچے کی یہ سوچ نہیں ہونی چاہئے کہ ہم نے اگر وقف کیا تو ہم دنیاوی طور پر کس طرح گزارہ کریں گے یا یہ وسوسہ دل میں پیدا ہو جائے کہ ہم ماں باپ کی مالی خدمت کس طرح کریں گے یا جسمانی طور پر خدمت کس طرح کریں گے۔ گزشتہ دنوں میری یہاں واقفینِ نو کے ساتھ کلاس تھی تو ایک لڑکے نے یہ سوال کیا کہ اگر ہم وقف کر کے جماعت کو ہمہ وقت اپنی خدمات پیش کر دیں تو ہم اپنے والدین کی مالی یا جسمانی یا عمومی خدمت کس طرح کر سکیں گے۔ یہ سوال پیدا ہونا اس بات کا اظہار ہے کہ ماں باپ نے بچپن سے اپنے واقفینِ نو بچوں کے دل میں یہ بات بٹھائی ہی نہیں کہ تمہیں ہم نے وقف کر دیا ہے اور اب تم ہمارے پاس صرف اور صرف جماعت کی امانت ہو۔ دوسرے بہن بھائی ہماری خدمت کر لیں گے۔ تم نے صرف اپنے آپ کو خلیفۂ وقت کو پیش کر دینا ہے اور اس کے حکموں کے مطابق چلانا ہے۔

حضرت مریم کی والدہ کی دعا میں جو لفظ مُحَرَّرًا استعمال ہوا ہے اس کا یہی مطلب ہے کہ میں نے اس بچہ کو دنیاوی ذمہ داریوں سے بالکل علیحدہ کیا اور میری دعا ہے کہ خالصۃً دین کی ذمہ داری ہی اس کی ترجیح ہو جائے۔

پس ان ماؤں اور باپوں سے سب سے پہلے تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ واقفِ نو کا صرف نام ہونا ہی کافی نہیں ہے بلکہ وقف تو ایک اہم ذمہ داری ہے۔ ایک وقفِ نو کے جوانی تک پہنچنے تک ماں باپ کی اور اس کے بعد خود اس کی اپنی یہ ذمہ داری بن جاتی ہے۔ بعض لڑکے لڑکیاں جنہوں نے دنیاوی تعلیم حاصل کی ہے بظاہر بڑا جوش دکھاتے ہیں، اپنی خدمات پیش کر دیتے ہیں لیکن بعد میں ایسی مثالیں بھی سامنے آئیں کہ اس لئے چھوڑ جاتے ہیں کہ جماعت جو الاؤنس دیتی ہے اس میں ان کا گزارہ نہیں ہوتا۔ جب ایک بڑا مقصد حاصل کرنا ہے تو تنگی اور قربانی تو کرنی پڑتی ہے۔ پس اگر بچپن سے یہ بات واقفین کے دماغوں میں بٹھا دی جائے کہ وقفِ زندگی سے بڑی کوئی چیز نہیں ہے۔ دنیاوی

وقفِ نو کا صرف نام ہونا ہی کافی نہیں ہے بلکہ وقف تو ایک اہم ذمہ داری ہے۔ ایک وقفِ نو کے جوانی تک پہنچنے تک ماں باپ کی اور اس کے بعد خود اس کی اپنی یہ ذمہ داری بن جاتی ہے۔

طور پر دوسرے کی طرف دیکھنے کی بجائے، یہ سوچنے کی بجائے کہ میرا فلاں کلاس فیلو میری جتنی تعلیم حاصل کر کے لاکھوں کما رہا ہے اور میں ایک مہینہ بھی اس کے ایک دن کی آمد کے جتنا نہیں کما رہا، یہ سوچ ہونی چاہئے کہ جو مقام

مجھے خدا تعالیٰ نے دیا ہے وہ دنیاوی مال سے بہت بڑھ کر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو سامنے رکھیں کہ دنیاوی مال و اسباب کے لحاظ سے اپنے سے کمتر کو دیکھو اور روحانی لحاظ سے اپنے سے بڑھے ہوئے کو دیکھو تا کہ مادی دوڑ میں بڑھنے کی بجائے روحانی دوڑ میں بڑھنے کی کوشش کرو۔

(بخاری کتاب الرقاق باب لینظر الیٰ من ھو اسفلہ منہ ... الخ حدیث 6490)(فتح الباری شرح صحیح البخاری کتاب الرقاق باب لینظر الیٰ من ھو اسفلہ منہ ...الخ حدیث 6490 جلد 11 صفحہ 392 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی)

پس جو واقفین نو لڑکے خاص طور پر اپنی تعلیم مکمل کر چکے ہیں خود بھی اپنی ظاہری اور مالی حالت کی بہتری کی بجائے روحانی حالت میں بہتری کی کوشش کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو ہر احمدی سے اس بات کی توقع رکھتے

پس جو واقفین نو لڑکے خاص طور پر اپنی تعلیم مکمل کر چکے ہیں خود بھی اپنی ظاہری اور مالی حالت کی بہتری کی بجائے روحانی حالت میں بہتری کی کوشش کریں۔

ہیں کہ اس کا معیار انتہائی بلند ہو تو ایک شخص جس کے ماں باپ نے پیدائش سے پہلے اس کو دین کے لئے وقف کر دیا اور اس کے لئے دعائیں بھی کی ہوں اس کو کس قدر ان معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ”میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اُسے سُنے یا نہ سُنے کہ اگر کوئی نجات چاہتا ہے۔ اور حیات طیّبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے۔ اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اور حضرت ابراہیمؑ کی طرح اُس کی رُوح بول اٹھے اَسۡلَمۡتُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ (البقرۃ:132)“ کہ میں تو اپنے ربّ کا فرمانبردار ہو چکا ہوں۔ فرمایا ”جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا، خدا میں ہو کر نہیں مرتا وہ نئی زندگی پا نہیں سکتا۔ پس تُم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف مَیں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں۔“ یہی بنیاد ہے اور یہی مقصد ہے ”پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اِس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں۔“

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 100۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس واقفین نو کو عام احمدی سے بلند ہو کر یہ مقام حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ دین کی خاطر دوسرے بھی وقف کرتے ہیں اور ہر ایک وقف کر بھی نہیں سکتا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم میں سے ایک گروہ ہونا چاہئے جو دین کا علم حاصل کرے اور پھر جا کے اپنے لوگوں کو بتائے۔ دنیاوی کاموں میں بھی الجھے ہوئے ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعودؑ نے یہ بھی فرمایا کہ دنیاوی کام کرتے ہوئے بھی خدا کا خوف اور دین مقدم ہونا چاہئے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد دوم صفحہ 91۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

واقفین نو کو تو اپنے قناعت کے معیاروں کو بہت بڑھانا چاہئے۔ اپنی قربانی کے معیاروں کو بہت بڑھانا چاہئے۔ یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ ہم مالی لحاظ سے کمزور ہوں گے تو ہمیں شاید ہمارے بہن بھائی کمتر سمجھیں یا والدین ہمیں اس طرح توجہ نہ دیں جس طرح باقیوں کو دے رہے ہیں۔ اول تو والدین کو ہی یہ خیال کبھی دل میں نہیں لانا چاہئے کہ واقفین زندگی کمتر ہیں۔ واقفین زندگی کا معیار اور مقام ان کی نظر میں بہت بلند ہونا چاہئے۔ لیکن واقفین زندگی کو خود اپنے آپ کو ہمیشہ دنیا کا عاجز ترین بندہ سمجھنا چاہئے۔ واقفین نو کو جہاں قربانی کا معیار بڑھانا ہے وہاں اپنی عبادتوں کے معیار کو بھی بلند کرنا چاہئے، اپنی وفا کے معیار کو بھی بڑھانا چاہئے۔ اپنے اور اپنے والدین کے عہد کو پورا کرنے کے لئے اپنی تمام صلاحیتوں اور استعدادوں سے کام لینے کی کوشش کرنی چاہئے۔ دین کی خاطر، دین کی سربلندی کی خاطر کام کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ تب اللہ تعالیٰ بھی نوازتا ہے اور کسی کو بغیر جزا کے اللہ تعالیٰ نہیں چھوڑتا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ایک موقع پر اپنے عہدوں کو وفا کے ساتھ پورا کرنے کے بارے میں نصیحت فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ”خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں اسی لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعریف کی ہے جیسا کہ فرمایا ہے: وَاِبۡرٰہِیۡمَ الَّذِیۡ وَفّٰۤی (النجم:38) کہ اس نے جو عہد کیا اسے پورا کر کے دکھایا“۔

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 234۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس عہدوں کو پورا کرنا کوئی معمولی چیز نہیں ہے اور وہ عہد جو وقف زندگی کا عہد ہے جس کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درد بھرے الفاظ ہم سن چکے ہیں یہ کیسا عظیم عہد ہے۔ اگر ہر وقف نو لڑکا اور لڑکی اپنے اس عہد کو وفا کے ساتھ پورا کرنے والا ہو تو ہم دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر سکتے ہیں۔ بعض نوجوان جوڑے میرے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں بھی وقف نَو ہوں، میری بیوی بھی وقف نَو ہے، میرا بچہ بھی وقف ہے۔ یا ماں کہے گی کہ میں وقف نَو ہوں، باپ کہے گا میں وقف نَو ہوں اور میرا بچہ وقف نَو ہے تو یہ بڑی قابل تعریف بات ہے۔ لیکن اس کا حقیقی فائدہ تو جماعت کو تبھی ہو گا جب وفا کے ساتھ اپنے

پس جب تک خالص خدا تعالیٰ ہی کے لئے نہیں ہو جاتا اور اس کی راہ میں ہر مصیبت کی برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا صدق اور اخلاص کا رنگ پیدا ہونا مشکل ہے

وقف کے عہد کو پورا کریں گے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حوالے سے وفا کے مضمون کو ایک جگہ مزید کھولا ہے اور اس طرح کھولا ہے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی راہ یہ ہے کہ اس کے لئے صدق دکھایا جائے"۔ سچائی پر قائم ہو۔ وفا تمہاری سچی ہو۔ اللہ تعالیٰ سے "حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو قرب حاصل کیا تو اس کی وجہ یہی تھی۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰۤى (النجم:38) کہ ابراہیم وہ ابراہیم ہے جس نے وفاداری دکھائی۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری اور صدق اور اخلاص دکھانا ایک موت چاہتا ہے۔ جب تک انسان دنیا اور اس کی ساری لذّتوں اور شوکتوں پر پانی پھیر دینے کو تیار نہ ہو جاوے اور ہر ذلّت اور سختی اور تنگی خدا کے لئے گوارا کرنے کو تیار نہ ہو یہ صفت پیدا نہیں ہوسکتی۔ بُت پرستی یہی نہیں کہ انسان کسی درخت یا پتھر کی پرستش کرے بلکہ ہر ایک چیز جو اللہ تعالیٰ کے قرب سے روکتی اور اس پر مقدم ہوتی ہے وہ بُت ہے اور اس قدر بُت انسان اپنے اندر رکھتا ہے کہ اس کو پتا بھی نہیں لگتا کہ میں بُت پرستی کر رہا ہوں"۔ کہیں آجکل کے زمانے میں ڈرامے بت بن گئے ہیں۔ کہیں انٹرنیٹ بت بن گیا ہے۔ کہیں دنیا کمانا بت بن گیا ہے۔ کہیں اور خواہشات بت بن گئی ہیں۔ پر آپ نے فرمایا کہ انسان کو پتا ہی نہیں لگتا کہ میں بت پرستی کر رہا ہوں اور وہ اندر ہی اندر کر رہا ہوتا ہے۔ پس فرمایا کہ

"پس جب تک خالص خدا تعالیٰ ہی کے لئے نہیں ہو جاتا اور اس کی راہ میں ہر مصیبت کی برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا صدق اور اخلاص کا رنگ پیدا ہونا مشکل ہے"۔ فرمایا کہ "ابراہیم علیہ السلام کو جو یہ خطاب ملا یہ یونہی مل گیا تھا؟ نہیں۔ اِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰۤى کی آواز اُس وقت آئی جب وہ بیٹے کی قربانی کے لئے تیار ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ عمل کو چاہتا ہے اور عمل ہی سے راضی ہوتا ہے اور عمل دکھ سے آتا ہے۔" عمل دکھ سے آتا ہے یعنی انسان کو جو نیک اعمال ہیں ان کے بجالانے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والے اعمال کے لئے قربانی کرنی پڑتی ہے۔ اپنے آپ کو تکلیف اور دکھ میں ڈالنا پڑتا ہے۔ لیکن دکھ میں ہمیشہ نہیں رہتا انسان۔ عمل کرنے میں بیشک دکھ ہے لیکن دکھ میں ہمیشہ نہیں رہتا انسان۔ فرمایا"، لیکن جب انسان خدا کے لئے دکھ اٹھانے کے لئے تیار ہو جاوے تو خدا تعالیٰ اُس کو دکھ میں بھی نہیں ڈالتا۔... ابراہیم علیہ السلام نے جب اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کے لئے اپنے بیٹے کو قربان کر دینا چاہا اور پوری تیاری کر لی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بیٹے کو بچالیا"۔ بیٹے کی جان بھی بچ گئی اور باپ کو بیٹے کی قربانی کی وجہ سے جو دکھ ہونا تھا اس دکھ سے بھی نجات ہو گئی۔ فرمایا کہ "وہ آگ میں ڈالے گئے (حضرت ابراہیم علیہ السلام) لیکن آگ ان پر کوئی اثر نہ کر سکی"۔ فرماتے ہیں کہ اگر انسان "اللہ تعالیٰ کی راہ میں تکلیف اٹھانے کو تیار ہو جاوے تو خدا تعالیٰ تکالیف سے بچالیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 430-429۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ وہ معیار ہے اللہ تعالیٰ کا پیار جذب کرنے کے لئے اور اس کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے سامنے پیش فرمایا ہے اور ہم سے اس کے حصول کی توقع رکھی ہے۔ یہ معیار نہ صرف ہر واقف نو کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے بلکہ ہر واقف زندگی کو یاد رکھنا چاہئے کہ جب تک قربانیوں کے معیار نہیں بڑھیں گے ہمارے وقف زندگی کے دعوے سطحی دعوے ہوں گے۔

بعض مائیں کہہ دیتی ہیں ہم کینیڈا آ گئے ہیں ہمارا بیٹا پاکستان میں مربی ہے یا وقف زندگی ہے اسے بھی یہاں بلالیں اور یہیں اس کی ڈیوٹی لگا دیں یا ہمارے پاس آ جائے۔ جب وقف کر دیا تو پھر مطالبے کیسے؟ پھر یہ خواہشیں کیسی؟ خواہشیں تو ختم ہو گئیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ واقفین نو میں شامل کرنے کا رجحان بڑھ رہا ہے یہ بڑی اچھی بات ہے تو اس رجحان کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالص کرتے ہوئے بڑھائیں نہ کہ حالات کے بدلنے سے اپنے عہدوں کو کمزور کرنے والے یا توڑنے والے بن جائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ بغیر دکھ کے، بغیر تکلیف کے قربانی نہیں ہوسکتی۔ حالات اگر بدلے ہیں تو ہم نے اس کو برداشت کرنا ہے خاص طور پر انہوں نے جنہوں نے اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کیا یا جن کے ماں باپ نے اپنے بچوں کو پیش کیا اور پھر انہوں نے اس کی تجدید کی کہ ہم اپنے عہد جاری رکھیں گے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب انسان خدا کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار ہو جاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ نوازتا ہے، اللہ تعالیٰ نہیں چھوڑتا اور بے انتہا نوازتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ تمام واقفین نو بھی اور ان کے ماں باپ بھی وقف کی حقیقت کو سمجھتے ہوئے اپنے عہدوں کو پورا کرنے والے ہوں اور اپنی وفاؤں کے معیاروں کو بلند سے بلند تر کرتے چلے جانے والے ہوں۔

مختصراً بعض انتظامی باتوں اور واقفین کے لئے لائحہ عمل کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ بعض لوگ سوال اٹھاتے ہیں۔ بعض واقفین نو کے ذہنوں میں غلط فہمیاں ہیں کہ وقف نو ہو کر ان کی کوئی علیحدہ ایک شناخت بن گئی ہے۔ شناخت تو بیشک بن گئی ہے لیکن اس شناخت کے ساتھ ان سے غیر معمولی طور پر امتیازی سلوک نہیں ہو گا بلکہ اس شناخت کے ساتھ ان کو اپنی قربانیوں کے معیار بڑھانے ہوں گے۔ بعض لوگ اپنے واقفین نو بچوں کے دماغوں میں یہ بات ڈال دیتے ہیں کہ تم بڑے سپیشل بچے ہو جس کا نتیجہ یہ ہے کہ بڑے ہو کر بھی ان کے دماغوں میں سپیشل ہونا رہ جاتا ہے۔ اور یہاں بھی اس قسم کی باتیں مجھے پہنچی ہیں۔ وہ وقف کی حقیقت کو پیچھے کر دیتے ہیں اور وقف نو کے ٹائٹل کو اپنی زندگی کا مقصد سمجھ لیتے ہیں کہ ہم سپیشل ہو گئے۔

بعض کے دل میں یہ خیال پیدا ہو گیا ہے کہ کیونکہ ہم وقف نو میں ہیں اس لئے ہمیں اگر لڑکیاں ہیں تو ناصرات اور لجنہ اور لڑکے ہیں تو اطفال اور خدام کے پروگراموں میں شامل ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہماری تنظیم ایک علیحدہ تنظیم بن گئی۔ یہ بالکل غلط تصور ہے اگر کسی کے دل میں ہے۔ جماعت کا تو کوئی عہدیدار بھی حتی کہ امیر جماعت بھی اپنی عمر کے لحاظ سے متعلقہ ذیلی تنظیم کا ممبر ہوتا ہے۔

پس ہر واقف نو لڑکی اور لڑکے کو یاد رکھنا چاہئے کہ وہ عمر کے لحاظ سے اپنی تنظیموں کے ممبر ہیں جس جس عمر میں ہیں اور ان کے لئے ان کے پروگراموں میں حصہ لینا ضروری ہے اور جو حصہ نہیں لیتا ان کے بارے میں متعلقہ تنظیم کا صدر جو ہے وہ رپورٹ کرے اور اگر اس وقف نو کی اصلاح نہیں ہوتی تو پھر ایسے بچے کو یا لڑکے کو یا نوجوان کو

وقف نو سکیم سے نکال دیا جائے گا۔ ہاں اگر بعض جماعتی پروگرام ہیں، وقف نو کا پروگرام ہے، ذیلی تنظیموں کے پروگرام ہیں تو آپس میں مل جل کر ایک ایسے وقت رکھے جا سکتے ہیں جس میں ذیلی تنظیمیں اپنے پروگرام کریں اور وقف نَو والے اپنے۔ اور کوئی clash نہ ہو۔ پس اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔

وقف نو جیسا کہ میں نے کہا بڑے سپیشل ہیں لیکن سپیشل ہونے کے لئے ان کو ثابت کرنا ہوگا۔ کیا ثابت کرنا ہوگا؟ کہ وہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں دوسروں سے بڑھے ہوئے ہیں تب وہ سپیشل کہلائیں گے۔ ان میں خوف خدا دوسروں سے زیادہ ہے تب وہ سپیشل کہلائیں گے۔ ان کی عبادتوں کے معیار دوسروں سے بہت بلند ہیں تب وہ سپیشل کہلائیں گے۔ وہ فرض نمازوں کے ساتھ نوافل بھی ادا کرنے والے ہیں تب وہ سپیشل کہلائیں گے۔ ان کے عمومی اخلاق کا معیار انتہائی اعلیٰ درجہ کا ہے۔ یہ ایک نشانی ہے سپیشل ہونے کی۔ ان کی بول چال، بات چیت میں دوسروں کے مقابلے میں بہت فرق ہے۔ واضح پتا لگتا ہے کہ خالص تربیت یافتہ اور دین کو دنیا پر ہر حالت میں مقدم کرنے والا شخص ہے تب سپیشل ہوں گے۔ لڑکیاں ہیں تو ان کا لباس اور پردہ صحیح اسلامی تعلیم کا نمونہ ہے جسے دوسرے لوگ بھی دیکھ کر رشک کرنے والے ہوں اور یہ کہنے والے ہوں کہ واقعی اس ماحول میں رہتے ہوئے بھی ان کے لباس اور پردہ ایک غیر معمولی نمونہ ہے تب سپیشل ہوں گی۔ لڑکے ہیں تو ان کی نظریں حیا کی وجہ سے نیچے جھکی ہوئی ہوں نہ کہ ادھر ادھر غلط کاموں کی طرف دیکھنے والی تب سپیشل ہوں گے۔ انٹرنیٹ اور دوسری چیزوں پر لغویات دیکھنے کی بجائے وہ وقت دین کا علم حاصل کرنے کے لئے صرف کرنے والے ہوں تو تب سپیشل ہوں گے۔ لڑکوں کے حلیے دوسروں سے انہیں ممتاز کرنے والے ہوں تو تب سپیشل ہوں گے۔ وقف نَو لڑکے اور لڑکیاں روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے اور اس کے احکامات کی تلاش کر کے اس پر عمل کرنے والے ہوں گے تو پھر سپیشل کہلا سکتے ہیں۔ ذیلی تنظیموں اور جماعتی پروگراموں میں دوسروں سے بڑھ کر اور باقاعدہ حصہ لینے والے ہیں تو پھر سپیشل ہیں۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک اور ان کے لئے دعاؤں میں اپنے دوسرے بہن بھائیوں سے بڑھے ہوئے ہیں تو یہ ایک خصوصیت ہے۔ رشتوں کے وقت لڑکے بھی اور لڑکیاں بھی دنیا دیکھنے کی بجائے دین دیکھنے والے ہیں اور پھر وہ رشتے نبھانے والے بھی ہیں تو تب کہہ سکتے ہیں کہ ہم خالصۃً دینی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے اپنے رشتے نبھانے والے ہیں تو سپیشل کہلائیں گے۔ ان میں برداشت کا مادہ دوسروں سے زیادہ ہے، لڑائی جھگڑا اور فتنہ وفساد کی صورت میں اس سے بچنے والے ہیں بلکہ صلح کروانے والے ہیں تو سپیشل ہیں۔ تبلیغ کے میدان میں سب سے آگے آکر اس فریضہ کو سرانجام دینے والے ہیں تب سپیشل ہیں۔ خلافت کی اطاعت اور اس کے فیصلوں پر عمل میں صف اول میں ہیں تو سپیشل ہیں۔ دوسروں سے

سپیشل ہونے کے لئے ان کو ثابت کرنا ہوگا کہ وہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں دوسروں سے بڑھے ہوئے ہیں تب وہ سپیشل کہلائیں گے۔

زیادہ سخت جان اور قربانیاں کرنے والے ہیں تو بالکل سپیشل ہیں۔ عاجزی اور بے نفسی میں سب سے بڑھے ہوئے ہیں، تکبر سے نفرت اور اس کے خلاف جہاد کرنے والے ہیں تو بڑے سپیشل ہیں۔ ایم ٹی اے پر میرے خطبے سننے والے اور میرے ہر پروگرام کو دیکھنے والے ہیں تاکہ ان کو رہنمائی ملتی رہے تو بڑے سپیشل ہیں۔

اگر تو یہ باتیں اور تمام وہ باتیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں یہ سب کرنے والے ہیں اور وہ تمام باتیں جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں اور ان سے اس نے روکا ہے اس سے رکنے والے ہیں تو یقینا سپیشل بلکہ بہت سپیشل ہیں ورنہ آپ میں اور دوسروں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ یہ ماں باپ کو بھی یاد رکھنا چاہئے اور اپنے بچوں کی اس نہج سے تربیت کرنی چاہئے کیونکہ اگر یہ چیزیں ہیں تو اس وقت دنیا میں انقلاب لانے کا ذریعہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے۔ اگر یہ نہیں اور اس وجہ سے دنیا آپ کے نمونے کو دیکھنے والی نہیں تو سپیشل کیا؟ اپنے عہدوں کو پورا نہ کرنے اور اپنی وفا کے معیار پر پورا نہ اترنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بے وفاؤں اور بدعہدوں میں شمار ہوں گے۔ پس تربیت کے دور میں سے گزارتے وقت ماں باپ اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ اس لحاظ سے انہیں سپیشل بنائیں اور بڑے ہو کر یہ واقفین نَو خود اس سپیشل ہونے کے معیار کو حاصل کریں۔

جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ اپنی دنیاوی تعلیم کے دوران مختلف دوروں سے گزرتے وقت بجائے خود فیصلے کرنے کے جماعت سے پوچھیں کہ ہمیں کس لائن میں جانا ہے۔ لائن منتخب کرنے کے بارے میں پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں کہ واقفین نَو لڑکے جامعات میں جا کر مربی اور مبلغ بننے کو پہلی ترجیح دیں۔ اس وقت اس کی ضرورت ہے۔ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھیل رہی ہے۔ نہ صرف ان ملکوں میں نئی جماعتیں قائم ہو رہی ہیں جہاں جماعت کے قیام کو لمبا عرصہ گزر گیا ہے بلکہ نئے نئے ممالک بھی اللہ تعالیٰ جماعت کو عطا فرما رہا ہے اور وہاں جماعتیں قائم ہو رہی ہیں اور ہمیں ہر ملک میں بے شمار مربیان اور مبلغین چاہئیں۔ پھر ہمارے ہسپتالوں کے لئے ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ پاکستان میں ربوہ میں بہت سے ڈاکٹروں کی جو مختلف شعبوں کے ماہر ہوں ان کی ضرورت ہے۔ قادیان میں ہسپتال میں ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ دنیا والے میرا خطبہ سن رہے ہیں اگر یہاں سے نہیں بھی جا سکتے تو اپنے اپنے ملکوں میں واقفین نَو اس طرف توجہ دیں اور ماہرین ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ بہت بڑا خلاء ہے کہ ہمارے پاس ماہرین ڈاکٹر کم ہیں۔ افریقہ میں ڈاکٹروں کی ضرورت ہے اور ہر شعبہ کے ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ پھر اب گوئٹے مالا میں بڑا ہسپتال بن رہا ہے۔ وہاں تو کینیڈا سے بھی جا سکتے ہیں۔ یہاں ڈاکٹروں کی ضرورت ہے اور یہ ضرورت آئندہ بڑھے گی۔ انڈونیشیا میں ضرورت ہے اور جوں جوں جماعت پھیلے گی یہ ضرورت بڑھتی جائے گی۔ اس لئے سپیشلائز کر کے ان ممالک سے اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے اور تجربہ لے کر واقفین نَو بچوں کو جو

ڈاکٹر بن رہے ہیں ان کو آگے آنا چاہئے اور جن ملکوں میں جانا آسان ہے وہاں جانا چاہئے۔ اپنے آپ کو پیش کریں پھر جماعت بھیج دے گی۔ اسی طرح سکولوں کے لئے ٹیچرز کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹرز اور ٹیچرز کے لئے تو لڑکیاں اور لڑکے دونوں ہی کام آسکتے ہیں اس لئے اس طرف توجہ کریں۔

کچھ آرکیٹکٹ اور انجنیئرز بھی چاہئیں جو تعمیرات کے شعبہ کے ماہر ہوں تاکہ مساجد مشن ہاؤسز سکول ہسپتال وغیرہ کی تعمیر کے کاموں میں صحیح نگرانی کر کے اور پلاننگ کر کے جماعتی اموال کو بچایا جاسکے۔ کم پیسے میں زیادہ بہتر سہولت مہیا کی جاسکے۔ پھر پیرا میڈیکل سٹاف بھی چاہئے اس میں بھی آنا چاہئے تو یہ تو وہ چند بعض اہم شعبے ہیں جن کی جماعت کو فی الحال ضرورت ہے۔ آئندہ ضروریات حالات کے مطابق بدلتی بھی رہیں گی۔

بعض واقفین نو کی اپنی دلچسپی بھی بعض مضامین میں زیادہ ہوتی ہے اور جب میرے سے پوچھتے ہیں تو میں ان کی دلچسپی دیکھتے ہوئے ان کو اجازت بھی دے دیتا ہوں کہ وہ پڑھیں لیکن یہاں میں طلباء کو یہ بھی کہوں گا کہ وہ سائنس کے مختلف شعبوں میں ریسرچ میں بھی جائیں اور اس میں عمومی طور پر واقفین نو بھی اور دوسرے سٹوڈنٹس بھی شامل ہیں۔ سائنس کے مختلف شعبہ جات کی ریسرچ میں ہمارے بہترین سائنس دان پیدا ہو جائیں تو آئندہ جہاں دین کا علم دینے والے احمدی ہوں گے اور دنیا دین سیکھنے کے لئے آپ کی محتاج ہو گی وہاں دنیاوی علم دینے والے بھی احمدی مسلمان ہوں گے اور دنیا آپ کی محتاج ہو گی۔ ایسی صورت میں واقفین نو بیشک دنیا کا کام کر رہے ہوں گے لیکن ان کا مقصد اس علم اور کام کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی وحدانیت کو دنیا پر ثابت کرنا ہو گا، اس کے دین کو پھیلانا ہو گا۔

اسی طرح دوسرے شعبہ جات میں واقفین نو جا سکتے ہیں لیکن بنیادی مقصد یہ ہے اور جس کو ہر ایک کو جاننا چاہئے کہ میں واقف زندگی ہوں اور کسی وقت بھی مجھے دنیاوی کام چھوڑ کر دین کی ضرورت کے لئے پیش ہونے کا کہا جائے تو بغیر کسی عذر کے، بغیر کسی حیل وحجت کے آ جاؤں گا۔

ایک اہم بات جو ہر واقف نو کو یاد رکھنی چاہئے کہ دنیا کے کام کرنے کی اجازت انہیں دی جاتی ہے لیکن یہ دنیا کے کام انہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت اور دین کا علم اور دین کی خدمت سے محروم کرنے والا نہ ہو بلکہ اس کے اعلیٰ معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش ان کی اولین ترجیح ہو۔ قرآن کریم کی تفسیر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ ہر وقف نو کے لئے ضروری ہے۔ وقف نو شعبہ نے غالباً اکیس سال کی عمر تک سلیبس بنایا ہوا ہے وہ موجود ہے اس کے بعد خود اپنے دینی مطالعہ کو بڑھائیں یہ ضروری ہے۔

ماں باپ کو بھی میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ جتنی چاہے اپنے بچوں کی زبانی تربیت کر لیں اس کا اثر اس وقت تک نہیں ہو گا جب تک اپنے قول و فعل کو اس کے مطابق نہیں کریں گے۔ ماں باپ کو اپنی نمازوں کی حالتوں کو نمونہ بنانا ہو گا۔ قرآن کریم کے پڑھنے پڑھانے کے لئے اپنے نمونے قائم کرنے ہوں گے۔ اعلیٰ اخلاق کے لئے نمونہ بننا ہو گا۔ دینی علم سیکھنے کی طرف خود بھی توجہ کرنی ہو گی۔ جھوٹ سے نفرت کے اعلیٰ نمونے قائم کرنے ہوں گے۔ باوجود اس کے کہ بعض کو کسی عہدیدار سے تکلیف پہنچی ہو گھروں میں نظام کے خلاف یا عہدیداروں کے خلاف بولنے سے پرہیز کرنا ہو گا۔ ایم ٹی اے پر کم از کم میرے خطبات جو ہیں وہ باقاعدگی سے سننے ہوں گے اور یہ باتیں صرف واقفین نو کے والدین کے لئے ضروری نہیں بلکہ ہر وہ احمدی جو چاہتا ہے کہ ان کی نسلیں نظام جماعت سے وابستہ رہیں انہیں چاہئے کہ اپنے گھروں کو احمدی گھر بنائیں، دنیاداروں کے گھر نہ بنائیں ورنہ اگلی نسلیں دنیا میں پڑ کر نہ صرف احمدیت سے دور چلی جائیں گی بلکہ خدا تعالیٰ سے بھی دور ہو جائیں گی اور اپنی دنیا و عاقبت دونوں برباد کریں گی۔

خدا کرے کہ نہ صرف تمام واقفین نو بچے خدا تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرنے والے اور تقویٰ پر چلنے والے ہوں بلکہ ان کے عزیزوں کے عمل بھی ان کو ہر قسم کی بدنامی سے بچانے والے ہوں۔ بلکہ ہر احمدی وہ حقیقی احمدی بن جائے جس کی بار بار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں تلقین فرمائی ہے تاکہ دنیا میں جلد تر ہم احمدیت اور حقیقی اسلام کا جھنڈا اٹھتا ہوا دیکھیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

”انسان ایک دو کاموں سے سمجھ لیتا ہے کہ میں نے خدا کو راضی کر لیا حالانکہ یہ بات نہیں ہوتی۔“ فرمایا کہ ” اطاعت ایک بڑا مشکل امر ہے۔ صحابہ کرام کی اطاعت، اطاعت تھی“۔ وہ حقیقی اطاعت تھی جس کا نمونہ ہمارے سامنے ہے۔ فرماتے ہیں کہ

” ... کیا اطاعت ایک سہل امر ہے؟ جو شخص پورے طور پر اطاعت نہیں کرتا وہ اس سلسلہ کو بدنام کرتا ہے۔ حکم ایک نہیں ہوتا بلکہ حکم تو بہت ہیں جس طرح بہشت کے کئی دروازے ہیں کہ کوئی کسی سے داخل ہوتا ہے اور کوئی کسی سے داخل ہوتا ہے۔ اسی طرح دوزخ کے کئی دروازے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ تم ایک دروازہ تو دوزخ کا بند کرو اور دوسرا کھلا رکھو“۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 74-73۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

” آدمی کو بیعت کر کے صرف یہی نہ ماننا چاہئے کہ یہ سلسلہ حق ہے اور اتنا ماننے سے اسے برکت ہوتی ہے۔ ...صرف ماننے سے اللہ تعالیٰ خوش نہیں ہوتا جب تک اچھے عمل نہ ہوں۔ کوشش کرو کہ جب اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہو تو نیک بنو۔ متقی بنو۔ ہر ایک بدی سے بچو۔ ...زبانوں کو نرم رکھو۔ استغفار کو اپنا معمول بناؤ۔ نمازوں میں دعائیں کرو۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 274۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم بھی اور ہماری نسلیں بھی نیکی اور تقویٰ پر قائم ہونے والی ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو پورا کرنے والی ہوں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 28/ اکتوبر 2016ء
بمقام مسجد بیت الاسلام، ٹورانٹو، کینیڈا)

جماعت احمدیہ جرمنی کا

43واں

جلسہ سالانہ 2018ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت شمولیت اور روح پرور خطابات

99 ممالک کی نمائندگی، 40ہزار افراد کی شرکت، انڈونیشیا سے 95 افراد پر مشتمل خصوصی قافلہ کی شرکت

وفاقی وزیر انصاف جرمنی کی جلسہ گاہ میں آمد اور خواتین سے خطاب

(رپورٹ: عرفان احمد خان۔ ناظم رپورٹنگ)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کے قیام کے جلد بعد احباب جماعت کے تقویٰ کا معیار بڑھانے، آخرت پر یقین میں اضافہ کرنے، باہمی محبت واخوت اور مؤدت کا رشتہ مضبوط کرنے، ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے والے حقائق ومعارف اور ربانی باتوں کے سننے کے لئے جلسہ سالانہ کا آغاز فرمایا تھا۔ اس جلسہ کے شاندار مستقبل کے بارہ میں آپ کا ارشاد ہے کہ

’’اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 341)

مسیح پاک کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے یہ خدائی الفاظ یوں تو ابتداء سے ہی اپنی شان دکھانے لگ گئے تھے تاہم جب اس جلسہ کی شاخیں قادیان سے نکل کر پہلے ربوہ، امریکہ، انگلستان، غانا، نائیجیریا، انڈونیشیا، جرمنی اور پھر دنیا کے بہت سے ممالک پر سایہ فگن ہونے لگیں تو ان الفاظ کے پورا ہونے کی الگ ہی شان نظر آنے لگی۔ ان جلسوں میں دور دراز کے ممالک سے مختلف اقوام کے احباب جماعت کے شامل ہونے کا منظر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درج ذیل الفاظ سے مزیّن ہوتا ہے آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی‘‘

جلسہ سالانہ کی انہی شاخوں میں سے ایک شاخ یورپ کے ایک اہم ملک جرمنی پر بھی سایہ فگن ہے۔ یہاں جلسہ کا آغاز 1975ء میں ہوا جس میں شاملین کی تعداد بھی قریباً 70 تھی اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ تعداد 40ہزار سے تجاوز کر چکی ہے۔ امسال جماعت احمدیہ جرمنی کا 43واں جلسہ سالانہ مؤرخہ 7 تا 9 ستمبر 2018ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار فرینکفرٹ سے 180 کلومیٹر دور بلیک فارسٹ کے دامن میں واقع شہر کارلسروہے کے Exhibition

Center میں منعقد ہوا۔ یاد رہے کہ 2011ء سے جرمنی کا جلسہ سالانہ اسی جگہ منعقد ہو رہا ہے اور اس کے لئے پورا Exhibition Center کرائے پر حاصل کیا جاتا ہے۔ جس کا رقبہ ایک لاکھ پچاس ہزار مربع میٹر ہے جس میں سے ستر ہزار مربع میٹر Covered ہے۔ اس میں چار بڑے ہالز اور متعدد چھوٹے بڑے کمرے شامل ہیں۔ ہر ہال کا رقبہ 12500 مربع میٹر ہے۔ علاوہ ازیں چھوٹے بڑے خیمہ جات لگا کر جلسہ کی ضروریات پوری کی جاتی ہیں۔

جلسہ سالانہ کو برکت بخشنے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ یکم ستمبر بروز ہفتہ جرمنی تشریف لائے تھے اور حضور نے 12 ستمبر بروز بدھ تک جرمنی میں قیام فرمایا۔ جلسہ سالانہ کی انتظامیہ سال کے شروع سے ہی بذریعہ خطوط حضور سے ہدایات اور رہنمائی حاصل کر رہی تھی۔

یکم ستمبر کو حضور ایدہ اللہ کی آمد کے بعد جلسہ سالانہ کے انتظامات براہِ راست حضور کی نگرانی میں شروع ہو گئے۔ چنانچہ انتظامیہ روزانہ کی بنیاد پر جلسہ سالانہ کے ہونے والے کاموں سے حضور کو آگاہ کرتی رہی۔ امسال جلسہ سالانہ سے متعلق حضور کے ارشادات بشمول خطبہ جمعہ یکم ستمبر 2017ء جرمن اور اردو میں شائع کر کے بہت بڑی تعداد میں تقسیم کیے گئے تا کہ انتظامیہ اور جلسہ میں شرکت کرنے والے احباب و خواتین حضور کی ہدایات کو ذہن نشین کر لیں۔ امسال خدا کے فضل سے 99 ممالک سے کم و بیش 40 ہزار افراد جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے جن میں انڈونیشیا سے تشریف لائے ہوئے 95 افراد پر مشتمل قافلہ بھی شامل تھا، یہ پہلا موقع تھا کہ اتنی بڑی تعداد میں انڈونیشیا سے احباب جماعت جلسہ سالانہ جرمنی میں شریک ہوئے۔ بطور مہمان مقرر قادیان سے مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب ناظر دعوت الی اللہ تشریف لائے۔

جلسہ گاہ کی کارروائی ایم ٹی اے پر براہِ راست نشر کی گئی اور 14 زبانوں میں رواں ترجمہ پیش کیا جاتا رہا۔ تبلیغی نمائش کے علاوہ امسال تاریخ احمدیت کمیٹی جرمنی کی طرف سے بھی ایک خصوصی نمائش کا انتظام کیا گیا تھا جس میں جماعت احمدیہ جرمنی کی ابتدائی تاریخ کو چارٹس، نوادرات اور تصاویر کے ساتھ پیش کیا گیا تھا۔ 1923ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی طرف سے احمدی عورتوں کے چندہ سے برلن میں مسجد بنانے کی سکیم کو بڑی وضاحت کے ساتھ تاریخی نمائش کا حصہ بنایا گیا تھا۔ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشاد کی روشنی میں اس تحریک میں چندہ دینے والی احمدی مستورات کی فہرست، مسجد کا نقشہ، تعمیر کے لئے کی جانے والی خط و کتابت اور عالمی جنگ کی وجہ سے مسجد نہ بن سکنے کے واقعات پیش کئے گئے تھے۔ اس تاریخی نمائش کو جرمن مرکزی وزیر انصاف مسز Katarina Barley نے بھی ملاحظہ کیا۔ یہ جلسہ سالانہ کی تاریخ میں پہلا موقع تھا کہ جرمنی کی مرکزی حکومت کے وزیر نے جلسہ میں شرکت کی۔ موصوفہ نے گھوم پھر کر جلسہ گاہ دیکھا اور خواتین سے حضور کی موجودگی میں خطاب بھی کیا۔ امسال جلسہ کی ایک خاص بات احمدیہ مسلم پان افریقین ایسوسی ایشن کا اجلاس بھی تھا جس میں یورپ میں رہائش رکھنے والے افریقن احمدی شریک ہوئے۔

جلسہ کا انتظامی ڈھانچہ

جلسہ سالانہ کے انتظامات میں ہر سال پہلے سے زیادہ وسعت پیدا ہو رہی ہے۔ اس کے لئے دفتر جلسہ سالانہ سارا سال کام کرتا ہے۔ سال کے شروع میں ہی جلسہ سالانہ کے بورڈ کی منظوری حضور سے حاصل کی جاتی ہے جس میں امسال افسر جلسہ سالانہ، افسر جلسہ گاہ اور افسر خدمت خلق اور ان کی معاونت کے لئے 13 نائب افسران شامل تھے۔ اس بورڈ کی نگرانی میں 71 شعبہ جات کے ناظمین اور ان کے 7 ہزار سے زائد معاونین نے خدمت کی توفیق پائی، الحمدللہ۔

افسر جلسہ سالانہ مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب تھے جبکہ ان کے نائب مکرم حافظ فرید احمد خالد صاحب، مکرم ظفر احمد ناگی صاحب، مکرم ابرار الحق صاحب، مکرم راشد ارشد خان صاحب، مکرم احسان الحق صاحب اور مکرم ملک سکندر حیات صاحب تھے۔

افسر جلسہ گاہ مکرم حافظ مظفر عمران صاحب جبکہ نائبین مکرم منور احمد صاحب مکرم عمران ذکاء صاحب اور مکرم مظفر احمد صاحب تھے۔

افسر خدمتِ خلق مکرم حسنات احمد صاحب تھے جبکہ نائبین مکرم توقیر سہیل احمد صاحب، مکرم عطاء الحلیم احمد صاحب، مکرم سجاد حیدر عتیق صاحب اور مکرم مبشر احمد باجوہ صاحب تھے۔

مستورات کی طرف ناظمہ اعلیٰ مکرمہ عطیہ نور احمد ہیوبش صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی تھیں۔

انتظامات میں وسعت

2017ء کے جلسہ کے دوران جو توجہ طلب اُمور نوٹ کئے گئے تھے ان کے پیش نظر اس سال لجنہ کے لئے ضیافت اور بازار کے انتظامات ہالوں سے باہر مار کیاں لگا کر کئے گئے تا کہ خواتین

کے جلسہ گاہ کو وسیع کیا جاسکے۔ ہالوں کی درمیانی جگہ میں بھی خیمہ جات لگا کر شاملین جلسہ کے بیٹھنے اور نماز پڑھنے کے ساتھ ساتھ بڑی سکرین لگا کر جلسہ کی کارروائی سننے کا بھی انتظام کیا گیا تھا مرکزی دفاتر کے خیمہ جات کے حصے میں بھی سکرین اور نمازوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ چھوٹے بچوں والی خواتین کے لئے بھی ہال سے باہر الگ مارکی لگائی گئی تھی۔ مردانہ اور زنانہ جلسہ گاہوں میں بیٹھنے کے لئے امسال پہلی مرتبہ نرم گدے کا فرش بھی بچھایا گیا۔

انتظامی کمیٹی کا خصوصی اجلاس

یوں تو انتظامی بورڈ کی دوران سال متعدد میٹنگز ہوتی رہیں تاہم تیاری جلسہ سالانہ کا شعبہ وائز جائزہ لینے کے لیے وسیع تر انتظامی کمیٹی کا ایک خصوصی اجلاس مؤرخہ 12/اگست 2018ء کو مسجد بیت الواحد Hanau میں منعقد ہوا جس میں امیر صاحب جرمنی اور مبلغ انچارج صاحب جرمنی بھی شریک ہوئے۔ دعا کے بعد محترم امیر صاحب، افسر جلسہ سالانہ مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب، مبلغ انچارج مکرم صداقت احمد صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کی روشنی میں مختلف انتظامی امور کی طرف توجہ دلائی نیز تربیتی اور اخلاقی پہلوؤں سے نصائح فرمائیں۔ اسی طرح ناظمین شعبہ جات سے تفصیل سے مشورے اور تجاویز لی گئیں۔

جلسہ گاہ میں وقارِ عمل کا آغاز

31/اگست بروز جمعۃ المبارک کالسروہے میں جلسہ گاہ کی تیاری کا کام شروع ہو گیا جس کا آغاز اجتماعی دعا سے کیا گیا۔ اس موقع پر کارکنان سے مبلغ انچارج محترم صداقت احمد صاحب اور افسر جلسہ سالانہ محترم محمد الیاس مجوکہ صاحب نے خطاب کرتے ہوئے نصائح کیں اور خصوصی ہدایات دیں۔ بعدہ محترم امیر صاحب جرمنی نے جلسہ گاہ میں آ کر نماز جمعہ پڑھائی۔ اپنے خطبہ جمعہ میں عبادات، دعاؤں اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ یہ وقارِ عمل 6/ستمبر تک جاری رہا۔ اس دوران جلسہ گاہ کے دونوں ہالوں کی آرائش، قالین بچھانا، کرسیوں کو ترتیب سے رکھنا، نیز دیگر دو ہالوں کو رہائش لئے تیار کرنا، چالیس ہزار افراد کی ضیافت کے لئے خیمہ جات لگا کر عارضی لنگر خانے کا انتظام، چھوٹے بچوں اور ان کی ماؤں کے لئے علیحدہ خیمہ جات اور ہر جگہ جلسہ کی کارروائی سننے کا انتظام مکمل کیا گیا۔ جلسہ کی انتظامی ضرورت پورا کرنے کے لئے 130 خیمہ جات لگائے گئے۔

معائنہ جلسہ سالانہ

6/ستمبر بروز جمعرات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ فرمایا۔ حضور انور بیت السبوح فرینکفرٹ سے روانہ ہو کر 19:15 پر مقام جلسہ گاہ ورود فرما ہوئے۔ کچھ دیر کے لئے اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے اور 19:35 پر تشریف لا کر جلسہ گاہ کا معائنہ شروع فرمایا سب سے پہلے حضور انور نے سکیننگ سسٹم کا معائنہ کیا۔ ایم ٹی اے ایڈیٹنگ کا شعبہ دیکھا پھر شعبہ ٹرانسلیشن میں تشریف لے گئے جہاں 18 کیبنز اور زبانوں سے متعلق تفاصیل پوچھیں۔ اس کے بعد جلسہ سالانہ سٹور سے ہوتے ہوئے لنگر خانہ میں تشریف لائے اور سب سے پہلے گوشت کی کٹائی کی نئی مشینوں کا معائنہ فرمایا۔ گزشتہ سال کٹے کٹائے گوشت کی خرید بند کر دی گئی تھی اور گوشت ٹھنڈا رکھنے کے لئے نئے کولنگ سسٹم مہیا کئے گئے تھے۔ امسال سالم بکرے خرید کر خدام نے خود کٹائی کی اور تین روز میں ساڑھے دس ٹن گوشت پکوائی کے لئے تیار کیا گیا۔ حضور جب لنگر خانہ میں تشریف لائے تو شام کے کھانے کی چند دیگیں پک چکی تھیں۔ یہاں حضور نے چاول، دال، آلو گوشت کے چند لقمے تناول فرمائے۔ کھانے کے معیار کے بارے میں منتظمین سے گفتگو کی خصوصاً غیر ملکیوں کا جو کھانا تیار کیا جاتا ہے اس بارے میں منتظمین کو ہدایات دیں۔ لنگر خانہ جرمنی کی یہ روایت چلی آ رہی ہے کہ وہ حضور کی لنگر میں آمد کی خوشی میں کیک تیار کرتے ہیں جس کو حضور سے متبرک کروا کر لنگر خانے میں کام کرنے والے کارکنان میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ امسال بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت کارکنان لنگر کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے کیک کاٹا اور کارکنان کے ساتھ گروپ فوٹو بھی بنوایا۔ دیگوں کی دھلائی کی مشینوں کو بھی حضور انور نے ملاحظہ فرمایا۔ یہاں سے حضور انور پرائیوٹ خیمہ

مکرم صداقت احمد صاحب، مبلغ انچارج جماعت احمدیہ جرمنی وقارِ عمل میں حصہ لینے والے کارکنان سے خطاب کر رہے ہیں۔

جات اور Caravan کے علاقہ میں تشریف لے گئے اور وہاں مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ علیحدہ بنائے گئے غسل خانوں کی تفصیل سے آگاہی حاصل کی۔ امسال 475 خیمہ جات لگائے گئے اور 15 احباب کاروان لے کر آئے اس پرائیوٹ رہائشی علاقے میں مجموعی طور پر 3230 افراد نے قیام کیا۔ اس علاقے کے گرد امسال باڑ لگادی گئی تھی اور داخلے کے لئے مخصوص گیٹ بنائے گئے تھے جہاں کارڈ سے ہی داخلہ ممکن تھا۔ یہاں سے حضور انور لجنہ جلسہ گاہ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے اور وہاں قائم تمام شعبہ جات کا جائزہ لیا اور منتظمات کو حسب ضرورت ہدایات دیں۔

اس کے بعد حضور دوبارہ مردانہ جلسہ گاہ کے علاقہ میں تشریف لائے اور ایم ٹی اے سٹوڈیوز کا تفصیلی معائنہ کیا۔ بہت سے امور دریافت فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔ اس سے ملحق شعبہ اشاعت کی طرف سے لگائے جانے والے بک سٹال کے معائنہ کے دوران حضور نے ہدایت فرمائی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی کتاب ہستی باری تعالیٰ کے دس دلائل کا جرمن ترجمہ شائع کیا

لنگر خانہ کے معائنہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ کھانے کا معیار ملاحظہ فرما رہے ہیں

جائے۔ یہاں سے حضور انور مرکزی دفاتر کے احاطہ میں تشریف لے گئے۔ ہیومینیٹی فرسٹ کے سٹال پر افریقہ میں استعمال کے لئے 20 منٹ تک جلتے رہنے والے قمقمہ کا مشاہدہ کیا۔ ہیومینیٹی فرسٹ نے ہنگامی صورتحال کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک خصوصی پیکٹ تیار کیا تھا جس میں موجود اشیاء سے انسان دو ہفتے تک ہنگامی حالت کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے ازراہِ شفقت ایک پیکٹ خرید کر اس کی ادائیگی کی۔

حضور انور کا کارکنان سے خطاب

شعبہ جات کے معائنہ کے بعد حضور انور مردانہ جلسہ گاہ کے سٹیج پر تشریف لائے جہاں حضور انور نے کارکنانِ جلسہ سے خطاب فرمایا۔ اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم انیق احمد صاحب نے کی۔ اس کے بعد حضور نے اپنے خطاب میں فرمایا

”ہاں تک جلسے کے انتظامات کا تعلق ہے اس میں ہر سال کچھ نہ کچھ بہتری ہوتی ہے۔ لیکن کمی پر بھی نظر رہنی چاہیے۔ کام کرنے والے بہتر طور پر کام کریں تو محسوس ہونے والی کمی ختم ہو جائے گی۔ میں نے عورتوں میں WC کی تعداد میں کمی محسوس کی ہے۔ اس طرف فوری توجہ کریں اور 12 گھنٹے کے اندر جو کچھ کیا جا سکتا ہے اس کا انتظام کیا جائے۔ اب ہر شعبہ میں کارکنان تربیت یافتہ ہو گئے ہیں لیکن کام میں بہتری تبھی آتی ہے جب کام کرنے والے عمدہ رنگ میں کام کریں۔ ہر کارکن میں یہ خصوصیت ہونی چاہیے کہ وہ مسکراتے چہرے کے ساتھ خدمت سرانجام دیں۔ گزشتہ سال لجنہ کی طرف بعض نوجوان لڑکیوں کی بڑی عمر کی عورتوں کے ساتھ روکھے پن سے پیش آنے کی شکایات ملی تھیں۔ خوش اخلاقی سے پیش آنا ہر احمدی عورت کا طرۂ امتیاز ہے۔ کارکن اپنی برداشت بڑھائیں اور مہمانوں کے ساتھ اچھی طرح پیش آئیں۔ جو شکایات کئی سالوں سے جرمنی کے کارکنوں کے بارے میں میرے علم میں لائی جا رہی ہیں یہ شکایات اس سال پیدا نہ ہوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت مسکراتے چہروں کے ساتھ کرنی ہے۔ اگر اپنی طبیعت کے لحاظ سے ایسا نہیں کر سکتے تو پھر ڈیوٹی سے معذرت کر لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خدا تعالیٰ کی نظر میں آپ کی خدمت قبولیت کا درجہ پانے والی ہو۔

20:45 پر حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی اور نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں سے واپس قیام گاہ کی طرف جاتے ہوئے حضور انور نے تبلیغی نمائش، سٹال ریویو آف ریلیجنز، القلم پروجیکٹ اور تاریخ احمدیت کمیٹی کی طرف سے لگائی جانے والی نمائش کو بھی ملاحظہ فرمایا۔

مہمانوں کی آمد کا سلسلہ رات بھر جاری رہا۔ شعبہ ٹرانسپورٹ ریلوے سٹیشن اور مین بس سٹاپ سے مہمانوں کو جلسہ گاہ لانے، لنگر خانہ اور شعبہ ضیافت مہمانوں کی مہمان نوازی اور شعبہ رہائش رہائش مہیا کرنے پر ساری رات مستعد و مصروف رہا۔

جلسہ کا پہلا دن 7/ستمبر بروز جمعۃ المبارک

آج جلسہ کا پہلا دن تھا۔ جس کا آغاز صبح نماز تہجد سے ہوا جو مکرم احمد کمال صاحب واقفِ زندگی نے پڑھائی۔ اس کے بعد نماز فجر حضور کی اقتداء میں پڑھی گئی۔ اس سے پہلے مکرم رانا شیراز احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی نے اذان دی۔ نماز کے بعد مکرم مبارک احمد صاحب تنویر مبلغ سلسلہ نے آداب جلسہ سالانہ اور ہماری ذمہ داریاں کے موضوع پر اردو اور جرمن زبان میں درس دیا۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق نماز فجر پر تقریباً پانچ ہزار مرد حضرات شامل تھے۔ صبح ہی سے رجسٹریشن اور سکیننگ پر آنے والوں کا تانتا بندھ گیا۔ جرمنی کے دور دراز کے شہروں سے کاروں پر آنے والے احمدی جلسہ گاہ پہنچتے رہے جن کی رہنمائی کے لئے موٹروے سے اُترنے کے بعد جلسہ گاہ تک جگہ جگہ خدام ڈیوٹی پر موجود تھے۔ جلسہ ریڈیو بھی صبح سے لوگوں کو جلسہ گاہ کے حالات کے علاوہ ٹریفک اور راستہ گائیڈ کرنے کی خدمت سرانجام دے رہا تھا۔ دوپہر ایک بجے تک جلسہ گاہ ہزاروں افراد سے پُر ہو چکا تھا۔ جرمن پریس کی ٹیمیں جلسہ گاہ میں گھوم پھر کر فلم بندی کرنے اور لوگوں کے انٹرویوز کرنے میں مصروف تھیں۔

تقریب پرچم کشائی

حسبِ روایت نماز جمعہ سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ 13:55 پر اپنی رہائش گاہ سے تشریف لائے اور لوائے احمدیت لہرایا جبکہ محترم امیر صاحب جرمنی نے جرمنی کا قومی پرچم لہرایا۔ اس موقع پر جرمن پریس ٹیمیں موجود تھیں جنہوں نے اس کی فلمبندی کی اور رات کو جرمن ٹی وی پر جلسہ سالانہ کی خبر نشر کرنے کے ساتھ پرچم کشائی کا منظر بھی ناظرین کو دکھایا۔ حضور کی وہاں آمد پر اطفال اور ناصرات کے دو گروپس دینی ترانے اور دعائیہ نظمیں پڑھتے رہے۔ اطفال کا گروپ Main Kinzig Kreis کی جماعتوں کے اطفال پر مشتمل تھا جبکہ ناصرات کا گروپ Baden Region سے تھا۔

خطبہ جمعہ

لوائے احمدیت لہرائے جانے کے بعد دعا کا منظر

پرچم کشائی سے حضور انور سیدھے پنڈال میں تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس سے جماعت احمدیہ جرمنی کے 43ویں جلسہ سالانہ کا آغاز ہوا۔ خطبہ جمعہ سے قبل مکرم ساجد نسیم صاحب مبلغ سلسلہ نے اذان دی۔ جس کے بعد حضور نے خطبہ جمعہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ جلسہ کے مقاصد کے حوالہ سے تقویٰ میں ترقی کرنے اور جلسہ کے ماحول سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہونے کی طرف توجہ دلائی۔

اسی طرح کارکنوں اور میزبانوں کو اپنے جذبات پر قابو رکھتے ہوئے ہر حال میں مہمانوں کا خیال رکھنے، نرم زبان استعمال کرنے، عاجزی دکھانے، آپس کے تعلقات میں محبت، اخلاص اور بھائی چارہ کا مظاہرہ کرتے ہوئے مہمانوں کی خدمت کرنے کی طرف توجہ دلائی کہ اپنے جذبات کو قابو میں رکھنا جلسہ کی تربیت کا حصہ ہے۔ کھانے کے بارہ میں اگر کہیں کوئی کمی بیشی ہو جائے تو برداشت کرنا چاہیے۔ اصل غذا جس کے لئے آپ لوگ یہاں آئے ہیں روحانی اور علمی غذا ہے، اسے حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

حضور انور کے اس خطبہ کا جلسہ گاہ سے 14 زبانوں میں رواں ترجمہ کیا گیا۔ جسے غیر ملکی مہمانوں نے ہیڈ فون لگا کر براہِ راست سنا۔ جلسہ ریڈیو نے بھی حضور انور کا خطبہ جمعہ لائیو پیش کیا اور ایم ٹی اے کے ذریعہ پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔ نماز جمعہ سے اپنی رہائش گاہ پر واپس جاتے ہوئے الیکٹرانک اور پریس میڈیا کے نمائندگان نے حضور کی تصاویر اتاریں اور جلسہ کی خبر کو اپنی پریس کوریج کا حصہ بنایا۔

پریس کانفرنس

جلسہ سالانہ کی کوریج کے لئے صبح سے پریس کی مختلف ٹیمیں جلسہ گاہ میں موجود تھیں جنہوں نے پرچم کشائی اور خطبہ جمعہ کے علاوہ جلسہ کے انتظامی شعبہ جات کو بھی دیکھا اور ہزاروں افراد کی آمد اور جلسہ گاہ میں ان کی موجودگی، آپس میں محبت و اخوت سے باہمی ملنے ملانے کے نظاروں کو فلمبند کیا۔ غیر ملکی مہمانوں سے انٹرویوز کرتے رہے۔ اجلاس اوّل شروع ہونے سے قبل درمیانی وقفہ میں محترم عبداللہ واگس ہاوزر صاحب امیر جماعت جرمنی، مکرم ڈاکٹر داؤد مجوکہ صاحب پریس سیکرٹری و سیکرٹری امور خارجیہ نیز مکرمہ خولہ ہیوبش صاحبہ نے پریس نمائندگان سے ملاقات کی اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔ اس پریس بریفنگ میں مندرجہ ذیل پریس نمائندگان شامل ہوئے۔

انٹرنیشنل میڈیا

Reuters World نیوز ایجنسی

Epa-european Pressphoto Agency نیوز ایجنسی

Congo TV

TV Kanal 8

Kocani میسیڈونین ٹی وی چینل

TV Malesnet میسیڈونین ٹی وی چینل

TV Iris Stip میسیڈونین ٹی وی چینل

TV Nova 12 Gevgelija میسیڈونین ٹی وی چینل

Alislam.mk Macedonia

Kars Komentaras Lithuania

Israel Hayom Online

Ruptly World Online

نیشنل میڈیا

Welt پرنٹ میڈیا۔ ZDF ٹی وی چینل۔ ATL ٹی وی چینل۔ Chrismon پرنٹ Online میڈیا

Evangelischer Pressedienst (EPD)

DPA Karlsruhe نیوز ایجنسی۔

Deutsche Welle (Samstag) ریڈیو چینل

SWR-National ARD ٹی وی چینل

لوکل میڈیا

Badische Neuste Nachrichten

پرنٹ میڈیا

Baden TV-KA-News Online-SWR Hörfunk (Studio Karlsruhe)- ٹی وی SWR Aktuell (Studio Karlsruhe) ریڈیو چینل۔ Bayrischer Rundfunk ریڈیو چینل

اجلاس اوّل

اجلاس اوّل شام 17:00 بجے شروع ہوا۔ اجلاس اوّل کی صدارت مکرم نیشنل امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن کریم کا اعزاز مکرم طارق احمد صاحب چیمہ کو حاصل ہوا جس کا جرمن ترجمہ مکرم جناح الدین سیف مربی سلسلہ حال کوسوو اور اردو ترجمہ مکرم طاہر محمود صاحب سیکرٹری رشتہ ناطہ جرمنی نے پڑھ کر سنایا۔ جس کے بعد مکرم اکبر بیگ صاحب نے نظم پیش کی۔ آج کے اجلاس کی پہلی تقریر مکرم صداقت احمد صاحب مبلغ انچارج جرمنی کی تھی جس کا عنوان ”رضائے الٰہی مقصد حیات“ تھا۔ اس کے بعد مکرم رانا شیراز احمد صاحب نے نظم ”وہ آیا منتظر تھے جس کے دن رات۔ معمہ کھل گیا روشن ہوئی بات“ پیش کی۔ اگلے مقرر مکرم حسنات احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی تھے آپ ”بعثت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے نئے ارض و سما کی تخلیق“ کے عنوان سے حاضرین سے مخاطب ہوئے۔ درمیان میں مہمان مقررین کو بھی اپنے تاثرات پیش کرنے کا موقع دیا گیا۔ ان میں Dr.Frau Buchholz, Herr Ottmar von Holz, Herr Dr.Blume, Herr Sofuoglu شامل تھے۔ Frau Buchholz چارصد کلومیٹر کا سفر طے کر کے Chemnitz سے تشریف لائی تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقاتیں

حضور کا قیام اور دفتر جلسہ گاہ کے احاطہ میں ہی تھا چنانچہ آج شام حضور نے سنگاپور، سینیگال، تاجکستان (11 افراد)، لتھوینیا (50 افراد) اور افریقن ممالک سے آنے والے وفود سے ملاقاتیں کیں۔ افریقن ممالک کی آرگنائزیشن PAAMA پان افریقن احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن ہر سال جلسہ سالانہ یوکے پر اپنا اجلاس منعقد کرتی ہے۔ اس دفعہ پہلی بار جلسہ جرمنی کے موقع پر بھی افریقن ممالک سے آئے ہوئے تمام احمدی احباب و خواتین نے بڑے ہال میں PAAMA کے بینر تلے حضور سے ملاقات کی۔ سٹیج کے دائیں طرف مرد حضرات تشریف فرما تھے اور بائیں طرف خواتین موجود تھیں۔ PAAMA کے صدر ٹامی کالون صاحب خاص طور پر برطانیہ سے تشریف لائے تھے۔ انہوں نے بعض افریقن دوستوں کو حضور سے متعارف کروایا۔ اس موقع پر حضور نے فرمایا ”آج گیمبیا کے احمدیوں کی تعداد زیادہ ہے یوکے میں غانا سے زیادہ لوگ آئے تھے“ حضور نے اس ملاقات میں شرکاء کے سوالات کے جوابات دیئے اور بعد ازاں جلسہ گاہ کے ہال میں تشریف لا کر مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھائیں۔

میٹنگ انتظامیہ کمیٹی

نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد جلسہ کی انتظامیہ کمیٹی کی میٹنگ امیر صاحب جرمنی کی صدارت میں ہوئی۔ جس میں انتظامی شعبہ جات کی کارکردگی کا عمومی جائزہ لیا گیا۔ الحمد للہ آج کسی بڑی دشواری کا سامنا نہیں کرنا پڑا تاہم معمول کے پیش آنے والے بعض مسائل کا جائزہ لیا گیا۔ انتظامیہ کمیٹی کی یہ میٹنگ رات 12 بجے تک جاری رہی۔

جلسہ کا دوسرا دن 8/ستمبر 2018ء

آج کے دن کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا جس میں 4 ہزار افراد نے شرکت کی۔ نماز تہجد مکرم صادق احمد بٹ صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ فجر کی اذان ایک عربی دوست مکرم محمد قصاوت صاحب نے دی۔ حضور انور ایدہ اللہ کی اقتداء میں نماز فجر ادا کی گئی۔ جس کے بعد مکرم عمر شکیل صاحب مبلغ سلسلہ نے درود شریف کی اہمیت پر درس دیا۔

اجلاس اوّل

اجلاس اوّل کا آغاز صبح 10 بجے مکرم طارق ولید صاحب امیر جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ خواجہ احتشام احمد متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی نے کی۔ اردو ترجمہ مکرم اُسامہ احمد صاحب مبلغ سلسلہ اور جرمن ترجمہ مستنصر احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے پڑھا۔ اس کے بعد مکرم منصور راشد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ”وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا“ پیش کیا۔ آج کے پہلے مقرر مکرم طارق احمد صاحب ظفر استاد جامعہ احمدیہ جرمنی تھے جنہوں نے انسانی اقدار کا کامل نمونہ اسوۂ رسول ﷺ کے موضوع پر جرمن زبان میں تقریر کی۔ اس تقریر کے بعد ڈاکٹر شکیل احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ”قرآں کتاب رحماں سکھلائے راہِ عرفاں“ پیش کیا۔ جس کے بعد مکرم عبد الباسط صاحب طارق مربی سلسلہ نے ”قرآن کریم روزمرہ کی زندگی کے لئے راہنمائی“ کے موضوع پر پُر اثر تقریر کی۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا لجنہ جلسہ گاہ میں خطاب ہوا۔

جلسہ گاہ مستورات میں خصوصی اجلاس

پروگرام کے مطابق 12 بجے دوپہر حضور انور جلسہ گاہ مستورات میں تشریف لے گئے اور لجنہ اماء اللہ سے خطاب فرمایا جسے مردانہ جلسہ گاہ میں بھی سنا گیا۔ اجلاس کے آغاز میں جرمنی کی وفاقی وزیر انصاف Katarina Barley نے تقریر کی۔ وہ صبح سے جلسہ گاہ میں موجود تھیں اور آپ نے مردانہ جلسہ گاہ کا بھی پورا جائزہ لیا۔ بہت سے شعبہ جات کی ضرورت اور کام کی تفصیل پر سیر حاصل گفتگو کی۔ وزیر موصوفہ نے اپنی تقریر میں جلسہ گاہ میں لوائے احمدیت کے ساتھ جرمنی کے قومی پرچم کے موجود ہونے پر خوشی کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ لوگوں سے ملنے ملانے، بات چیت کرنے اور سوسائٹی کی خدمت کرنے کی شہرت رکھتی ہے جس کو ہم قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ مذہب کی آزادی جرمنی کے دستور کا حصہ ہے۔ یہ آزادی دنیا میں ہر جگہ نہیں ہے۔ یہ بات جماعت احمدیہ سے زیادہ کون جانتا ہے۔ کیونکہ بعض ممالک میں جماعت

وفاقی وزیر انصاف محترمہ Katarina Barley جلسہ گاہ میں محترمہ خولہ ہیوبش صاحبہ کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے

احمدیہ پر پابندیاں ہیں۔ جماعت کا ماٹو محبت سب سے، نفرت کسی سے نہیں ”بہت اہم ہے۔ اور ہمیں جرمنی میں ایسے لوگوں کی ضرورت ہے۔

جرمنی کی وزیر انصاف کی تقریر کے بعد مکرمہ دُرّ عجم ہیوبش نے قرآن کریم کی تلاوت کی جس کا اردو اور جرمن ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ اس کے بعد مکرمہ انیقہ شاکر باجوہ صاحبہ نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام ”خدا سے چاہیے لَو لگانی“ پیش کیا۔ اس کے بعد حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اعلیٰ پوزیشن حاصل کرنے والی 61 خوش قسمت طالبات میں اسناد تقسیم کیں اور سیدہ بیگم صاحبہ حرم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان خواتین کے گلوں میں میڈل پہنائے۔ انعام حاصل کرنے والوں میں جرمنی کے علاوہ کینیڈا، پاکستان، ڈنمارک، انڈونیشیا، نائجیریا، سوئٹزرلینڈ، فرانس، سویڈن، کینیا، اور سعودی عرب سے احمدی طالبات شامل تھیں۔ جن کی فہرست ریکارڈ کی غرض سے شائع کی جارہی ہے۔

تعلیم	نام	نمبر شمار
Habilitation in Psycholgy	پروفیسر ڈاکٹر مدیحہ رانا صاحبہ	1
PhD in Biosciences	ڈاکٹر سائرہ افضل صاحبہ	2
PhD in English language and literature studies	ڈاکٹر رداء انعام صاحبہ	3
State Examination in Human Medicin	صفورہ چیمہ صاحبہ	4
State Examination in Human Medicin	صائمہ انعم باجوہ صاحبہ	5
2nd State Examination in Teaching	غزالہ احمد صاحبہ	6
Magistra Artium in Political Science & German language and literature	طلعت زبیر صاحبہ	7
1st State Examination in Teaching	طلعت زبیر صاحبہ	8
1st State Examination in Teaching	صائقہ روبینہ اختر صاحبہ	9
1st State Examination in Teaching	نائلہ ارشد صاحبہ	10
1st State Examination in Teaching	عفیفہ شبیر احمد صاحبہ	11
1st State Examination in Teaching	عمارہ بھٹی صاحبہ	12
1st State Examination in Teaching	نداحنا احمد صاحبہ	13
1st State Examination in Teaching	سمن ماجد شیخ صاحبہ	14
1st State Examination in Teaching	سلمیٰ احمد صاحبہ	15
1st State Examination in Teaching	مدیحہ احمد صاحبہ	16
1st State Examination in Teaching	ندا رانجھا صاحبہ	17
1st State Examination in Teaching	عفت احمد صاحبہ	18
1st State Examination in Teaching	نوشین احمد صاحبہ	19
Master of Science in Health Science	منتھیٰ شفیق صاحبہ	20
Master of Arts in Research in Social Work	عظمیٰ حنیف صاحبہ	21
Master of Arts in Sociology	ماریہ وحید صاحبہ	22
Master of Arts in Anglophone Literatures, Cultures and Media	بشریٰ نور محمود صاحبہ	23
Master in Economics and Finance Sociology	سائرہ احمد صاحبہ	24
Master of Education in Teachning	ماریہ عباس صاحبہ	25
Master of Science in Cardiovascular Science	عائشہ منور گھمن صاحبہ	26
Master of Science in Mechanical Engineering	انیلہ اختر احمد صاحبہ	27
Master of Education in Teachning	Svea Ahmad Sahiba	28
Master of Education in Teachning	منصورہ سعید صاحبہ	29
Bachelor of Sceince in psychology	انعم حیدر صاحبہ	30
Bachelor of Arts in Teaching Masters in Aeronautical Engineering	تمثیلہ محمود صاحبہ	31
Bachelor of Arts in Social Work	زینب احمد صاحبہ	32
Bachelor of Education in Education for Secondary School	فرح محمود احمد صاحبہ	33
Bachelor of Science in Medical Physics	فاطمہ طاہرہ بابر صاحبہ	34
Bachelor of Arts in Education Sciences	سمیرہ احمد صاحبہ	35

36	امۃ النور احمد صاحبہ	Bachelor of Arts in Education Sciences
37	ملیحہ گوہر رانا صاحبہ	Bachelor of Science in Psychology
38	نبیلہ احمد صاحبہ	Bachelor of Arts in Islamic Sciences & Gender Studies
39	سجیلہ حسین صاحبہ	Bachelor of Arts in Sociology & Cultural Anthropology
40	سلطانہ کاہلوں صاحبہ	Bachelor of Arts in Social Work
41	نائلہ وہاب صاحبہ	Bachelor of Arts in Social Work
42	قرۃ العین خالد صاحبہ	Bachelor of Arts in Childhood Studies
43	لبنیٰ راٹھور رزاق صاحبہ	Bachelor of Science in Teaching
44	ثمینہ شاہ صاحبہ	A- Levels (Abitur)
45	سلمانہ احمد کاہلوں صاحبہ	A- Levels (Abitur)
46	رخشندہ غفار صاحبہ	A- Levels (Abitur)
47	حرمین احمد صاحبہ	A- Levels (Abitur)
48	ملیحہ سید صاحبہ	High Schlool

جرمنی کے علاوہ دیگر ممالک سے اسناد و میڈ وصول کرنے والی طالبات کے نام درج ذیل ہیں			
49	Dr. Jeannine Khan Sahiba	PhD in Educational psychology & Didactics	سوئٹزرلینڈ
50	آمنہ محمود صاحبہ	Bachelor of Medicine in Human Medicine	سوئٹزرلینڈ
51	ڈاکٹر مصور احمد صاحبہ	PhD in Medical	کینیڈا
52	نور الآصفہ منور صاحبہ	Master of Science in Occupational Health, Safety and the Environment	انڈونیشیا
53	شائستہ سنبل احمد صاحبہ	Master in Communication Marketing	ڈنمارک
54	صادقہ بشارت صاحبہ	Gymnasium	ڈنمارک
55	حفصہ انجم صاحبہ	BS (Hons) in Zoology	پاکستان
56	ثاقبہ نصیر صاحبہ	BS (Hons) in Microbiology	پاکستان
57	انیسہ عابد صاحبہ	Bachelor of Agricultural Technology in Food Science and Nutrition	نائیجیریا
58	ندا کاہلوں صاحبہ	Primary School Teaching	فرانس
59	نبا مہین صاحبہ	Secondary School	سویڈن
60	ملیحہ نباہت ظفر صاحبہ	Secondary School	کینیا
61	نوال مبشر صاحبہ	Secondary School	سعودی عرب

حضور انور ایدہ اللہ کا مستورات سے خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرالعزیز نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا ”یہ خیال کیا جاتا ہے کہ مذہب کی تاریخ میں صرف مرد کو اہمیت دی گئی ہے عورت کی حیثیت مرد سے کم ہے۔ خاص طور پر اسلام پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ عورت کی ثانوی حیثیت ہے۔ جبکہ حقیقت میں عورت ہمیشہ سے اسلامی سوسائٹی کا فعال حصہ بن کر رہی۔

عورتوں کی قربانیوں میں جنگوں میں حصہ لینا، جہاد میں شامل ہونا، فنون جنگ کی تربیت حاصل کرنا، جنگوں میں زخمیوں کی مرہم پٹی میں حصہ لینے کے واقعات کا خصوصی تذکرہ کیا گیا ہے اور ایسی عورتوں کو مالِ غنیمت میں سے حصہ بھی دیا گیا۔ اب لٹریچر اور تبلیغ سے جہاد کرنے کا زمانہ ہے۔ جس میں مردوں کے ساتھ عورتوں کو بھی حصہ لینا ہے۔ احمدی عورت مرد کے ساتھ شانہ بشانہ قربانیاں پیش کرتی چلی آرہی ہے۔ حضور نے مذہب کی تاریخ میں خواتین کی مثالی قربانیوں کا بھی ذکر فرمایا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیات کے ساتھ ساتھ احمدی خواتین کی قربانیوں کے واقعات بھی بیان کئے۔ آخر میں دعا دی کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے کہ آپ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کو نبھانے والی ہوں، خدا اور اس کے رسول کی محبت سب محبتوں پر غالب رہے، اسلامی تعلیم کے حقیقی نمونے احمدی عورتوں میں نظر آتے رہیں۔

زیر تبلیغ مہمانوں کے ساتھ خصوصی اجلاس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

جلسہ سالانہ جرمنی کی یہ روایت چلی آرہی ہے کہ ہفتہ کے روز نمازِ ظہر وعصر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کے بعد زیر تبلیغ مہمانوں کے لئے خصوصی سیشن منعقد کیا جاتا ہے۔ جس کے لئے دعوت نامے دو ماہ پہلے سے جاری کرنا شروع کر دیئے جاتے ہیں۔ جلسہ گاہ میں پہنچنے کے بعد شعبہ تبلیغ کے کارکنان بڑے منظم انداز میں ان کی مہمان نوازی کرتے رہے۔ ابتداء میں چھوٹی چھوٹی نشستوں کے دوران مہمانوں کے ذہنوں میں اسلام، جماعت احمدیہ اور خلافت سے متعلق اٹھنے والے سوالات کے جوابات دیئے جاتے رہے۔ بعدہ جلسہ گاہ کے مردانہ ہال میں مہمانوں کو لایا گیا۔ حضور کی تقریر سے قبل تمام حاضرین کو ایک خصوصی فلم دکھائی گئی جو جماعت احمدیہ عالمگیر کی خدمت انسانیت اور حضور انور کی غیر ملکی اہم شخصیات سے ملاقات پر مشتمل تھی۔

خصوصی سیشن کے لئے پورے 16:00 بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سٹیج پر رونق افروز ہوئے۔ پہلے صادق احمد بٹ صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ بعد ازاں حضور نے حاضرین سے انگریزی میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جرمنی نے یورپ کے دوسرے ممالک کی نسبت پناہ گزینوں کی بڑی تعداد کو قبول کیا ہے۔ جس پر بعض جرمن اپنے کو غیر محفوظ یا حالات سے خوفزدہ محسوس کر رہے ہیں۔ جس کے نتیجے میں معاشرے میں بعض تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ مشرق وسطیٰ میں جاری جنگ کے متاثرین جن میں زیادہ تعداد مسلمانوں کی ہے انہوں نے بھی جرمنی میں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خصوصی اجلاس میں زیر تبلیغ مہمانوں سے خطاب فرمارہے ہیں

ہجرت کی۔ اس لئے سوسائٹی کے ایک طبقہ نے اسلام کو مسئلہ بنالیا۔ مہاجرین کے خلاف جتنی بھی ریلیاں جرمنی میں نکالی گئیں اس میں اصل نشانہ اسلام رہا۔ ایسے لوگ یہ نظریہ پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں کہ اسلام مغربی معاشرہ سے مطابقت نہیں رکھتا مسلمان مغربی سوسائٹی کا حصہ نہیں بن سکتے۔ اس لئے یہ مسلمان لوگ مقامی شہریوں کے لئے خطرہ ہیں۔ اس مخالفت نے جماعت احمدیہ کی طرف بھی رُخ موڑا اور ہمیں مساجد بنانے میں مخالفت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ بعض شہروں میں مساجد کی تعمیر کے خلاف تحریک بھی چلائی گئی۔ حالانکہ ہمارا ماٹو ''محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں'' ہے۔ جہاں مسجدیں تعمیر ہو چکی ہیں وہاں کے ہمسائے ہمارے حق میں گواہی دے رہے ہیں کہ ہم پُر امن شہری ہیں۔ بعض مسلمانوں کی طرف سے بھی ایسے ردّ عمل کا اظہار کیا گیا جس سے جرمنوں کے خوف میں اضافہ ہوا۔ اس بارہ میں حضور نے اخبارات میں شائع ہونے والی بعض مثالوں کا تذکرہ بھی کیا۔ اسلام کی اصل تعلیم ہر مسلمان سے تقاضا کرتی ہے کہ وہ معاشرے میں امن سے رہے اور امن کی بہتری کے لئے مثبت اقدامات اٹھائے۔ وہ مسلمان جو جہاد کا دعویٰ کرتے ہیں اور غیر مسلموں پر حملے کرتے ہیں یا غیر مسلموں کو زبردستی اسلام میں داخل کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہ نظریہ بالکل باطل ہے۔ ایسے عمل اور عقائد کا اسلام کی تعلیمات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ حضور نے حاضرین کو اس بارہ میں اسلامی تعلیمات سے آگاہ کیا اور بتایا کہ اسلام نے معاشرے کو ہر قسم کے ظلم اور ناانصافی سے محفوظ بنا دیا ہے۔ اسلام ہر فرد معاشرہ کے جان و مال کی حفاظت کرتا ہے۔ دنیا اب ایک گلوبل ویلیج کی طرح ہے۔ اب کسی ایک ملک میں ہونے والے فساد اور تنازع کے نتائج پوری دنیا پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ہماری کوشش ہونی چاہیے کہ مسائل کو برداشت اور محبت سے باہم مل بیٹھ کر حل کریں تا کہ دنیا کے ہر گاؤں اور شہر میں امن قائم ہو۔ حضور کا یہ پُر اثر خطاب 16:45 منٹ تک جاری رہا۔

دوسرے دن کا اجلاس دوم

جلسہ سالانہ جرمنی کے دوسرے روز کا دوسرا اجلاس خلافت کے موضوع پر تقاریر کے لئے مخصوص تھا۔ اس اجلاس کی صدارت امام مسجد فضل لندن مکرم عطاء المجیب صاحب راشد مبلغ انچارج برطانیہ نے کی۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ ذاکر مسلم صاحب نے کی جس کا اردو ترجمہ مکرم رحمت اللہ بندیشہ مبلغ سلسلہ اور جرمن ترجمہ مکرم حماد ہیرٹر صاحب (Härter) نے کیا۔ بعد ازاں مکرم خواجہ فواد احمد صاحب نے دُرِّثمین سے نظم ''ڈوبنے کو ہے یہ کشتی، آمیرے اے ناخدا!'' خوش الحانی سے پیش کی۔ آج کے اجلاس کی پہلی تقریر جرمن زبان میں تھی جو مکرم سعید احمد صاحب عارف مبلغ سلسلہ برلن نے ''خلافت عہد انتشار میں اتحاد کی سبیل'' کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد اطفال کے گروپ نے ترانہ ''خلافت کی محبت میں دلوں کو یوں فنا رکھنا، کوئی مسلک اگر رکھنا تو تسلیم و رضا رکھنا'' پڑھا۔ آج کے اجلاس کے دوسرے مقرر مولانا محمد حمید کوثر صاحب ناظر دعوۃ الی اللہ مرکزیہ قادیان تھے۔ جن کو جماعت احمدیہ جرمنی نے اپنے اس 43ویں جلسہ سالانہ کے لئے بطور مہمان خاص مدعو کیا تھا۔ آپ نے ''اطاعت خلافت کامرانی کی کلید'' کے عنوان پر اردو زبان میں ولولہ انگیز تقریر کی۔

انتظامیہ اجلاس کمیٹی

جلسہ کے دوسرے دن بھی حسب معمول انتظامی امور کا جائزہ لینے کے لئے انتظامیہ کمیٹی کا اجلاس رات 22:15 بجے دعا سے شروع ہوا۔ اس اجلاس میں جلسہ کے دوسرے دن کے حالات و واقعات کی روشنی میں انتظامات کا جائزہ لیا گیا اور رہ جانے والی کمیوں کو دور کرنے کے لئے تجاویز اور ہدایات دی گئیں۔

جلسہ کا تیسرا روز 09/ ستمبر 2018ء بروز اتوار

جلسہ کے تیسرے روز کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا جس کے لئے شعبہ تربیت نے رہائش گاہوں

میں جاکر احباب وخواتین کو بیدار کرنے کی ڈیوٹی سرانجام دی۔ نماز تہجد مکرم حافظ عبدالناصر صاحب مبلغ سلسلہ گھانا نے پڑھائی۔ فجر کی اذان مکرم اشفاق احمد سندھو صاحب نے دی۔ 5:50 پر حضور ایدہ اللہ کی اقتداء میں نماز فجر ادا کی گئی جس کے بعد مبلغ سلسلہ مکرم افتخار احمد صاحب نے نماز کی اہمیت پر درس دیا۔ محتاط اندازے کے مطابق نماز فجر میں مردوں کی طرف حاضری 7500 سے زائد تھی۔

اجلاس اوّل

اجلاس کی کارروائی ٹھیک 10 بجے شروع کر دی گئی۔ صدارت کے فرائض مکرم فرید احمد صاحب نوید پرنسپل جامعہ احمدیہ گھانا نے ادا کئے۔ مکرم حافظ اویس احمد قمر صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی جس کا جرمن ترجمہ مکرم اطہر سہیل صاحب اور اردو ترجمہ مکرم صادق بٹ صاحب واقفین زندگی نے پیش کیا۔ مکرم میر نسیم الرشید صاحب نے صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ کی نظم ”میری نظر میں گھر ہے وہ میرے عزیز دوستو- جہاں بسر زندگی محبتوں کی چھاؤں میں ہو“۔ ترنم سے پیش کی۔ آج کے اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولانا طاہر احمد صاحب مبلغ سلسلہ جرمنی نے ”الفت ومؤدت عائلی زندگی کا جزو لاینفک“ کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد مہمان مقرر جن کا تعلق ملک جارجیا سے تھا اور وہاں وہ عیسائی بشپ کے عہدہ پر فائز ہیں، حاضرین سے مخاطب ہوئے اور انہوں نے اسلام اور جماعت احمدیہ کے بارہ میں اپنے جذبات کا اظہار کیا اور دنیا میں قیام امن کے لئے جماعت احمدیہ کی کوششوں کو سراہا۔ اجلاس کی دوسری تقریر جرمن زبان میں مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انداز تبلیغ کے عنوان سے کی اور عزیزم مدبر آسان صاحب نے رواں اردو ترجمہ کیا۔

بیعت کی تقریب

آج نمازوں کی ادائیگی سے قبل 15:45 بجے بیعت کی تقریب منعقد ہوئی جس میں حضور ایدہ اللہ کے دست مبارک پر البانیہ، افغانستان، بوسنیا، بلغاریہ، کروشیا، فرانس، جرمنی، ہنگری، کوسوو، کردش، لبنان، ناروے، پاکستان، ملک شام، ترکی اور عرب ممالک سے تعلق رکھنے والے کل 42 افراد نے بیعت کرنے کی سعادت پائی جن میں 26 مرد اور 16 خواتین شامل تھیں۔ بیعت میں جلسہ گاہ میں موجود تمام حاضرین شامل ہوئے اور یہ تقریب ایم ٹی اے پر بھی براہ راست نشر کی گئی۔

بیعت کی اس تقریب کے بعد حضور ایدہ اللہ نے نماز ظہر وعصر پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد 43ویں جلسہ سالانہ جرمنی کے اختتامی اجلاس کے لئے جونہی حضور سٹیج پر تشریف لائے تو پورا جلسہ گاہ بڑی دیر تک فلک شگاف اسلامی نعروں سے گونجتا رہا۔ حضور انور کے کرسی صدارت پر متمکن ہونے کے بعد مکرم محمد الیاس منیر صاحب مبلغ سلسلہ نے تلاوت قرآن کریم کرنے اور اس کا اردو ترجمہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ جس کا جرمن ترجمہ مکرم شعیب عمر صاحب مربی سلسلہ نے پیش کیا۔ مکرم مرتضیٰ منان صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ”جو خاک میں ملے اُسے ملتا ہے آشنا- اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما“ پیش کیا۔

بعد ازاں سینیگال سے تشریف لانے والے ایک معزز مہمان Alhaji Falou Silla جو فرقہ ”مرید“ کے خلیفہ کے نمائندے کے طور پر جلسہ سالانہ میں شرکت کر رہے تھے، نے فرنچ زبان میں تقریر کی۔ انہوں نے کہا کہ اخوت ومحبت اور امن کا پیغام پھیلانے میں ہم جماعت احمدیہ کے دستِ راست ہیں۔ سینیگال میں موجود ہمارے خلیفہ کا بھی یہی پیغام اور کام ہے۔ ہمیں اکٹھے مل کر اس کام کو آگے بڑھانا ہے۔ میں خلیفہ مرید کی طرف سے حضور کو سینیگال آنے کی دعوت دیتا ہوں۔ اس موقع پر انہوں نے سینیگال کا لباس اور لکڑی کی بنی کشتی حضور کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کی۔

مہمان مقرر کے خیالات کے اظہار کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کارکردگی دکھانے والے احمدی طلباء کو تمغہ جات اور اسناد عطا فرمائیں۔ تعلیمی ایوارڈ حاصل کرنے والے خوش قسمت طلباء میں جرمنی کے علاوہ انڈونیشیا، گھانا، فن لینڈ، ہالینڈ، سپین، فرانس، آسٹریا، نائجیریا، پاکستان، لتھوینیا، رومانیہ، اور نائیجر کے طالب علم شامل تھے۔ جن کی فہرست ریکارڈ کی غرض سے درج کی جارہی ہے۔

جلسہ سالانہ جرمنی کے تیسرے روز بیعت کا منظر جس میں ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر کے احباب جماعت نے بھی شمولیت کی

نمبرشمار	نام	تعلیم
1	ڈاکٹرعبیدہ رشید راناصاحب	Habilitation in Internal Medicine
2	ڈاکٹرمحمدسرفراز بلوچ صاحب	Consultant as Neurosurgery
3	ڈاکٹرفرقان احمد راجپوت صاحب	Consultant as Radiology
4	ڈاکٹرملک وسیم احمد صاحب	Consultant as Internal Medicine
5	ڈاکٹرعمیر باجوہ صاحب	Consultant as Orthopedics
6	ڈاکٹرخرم شہزاد احمد صاحب	Consultant as General Surgery
7	ڈاکٹرابرار مرزا صاحب	Consultant as General Medicine
8	ڈاکٹرشہزاد احمد کھوکھر صاحب	PhD in Biology
9	ڈاکٹروجاہت احمد وڑائچ صاحب	PhD in Biology Internal Medicine
10	ڈاکٹرروون والٹر صاحب	PhD in Computer Science
11	ڈاکٹرمحمد ولید احمد سیٹھی صاحب	PhD in Medicine
12	ظفراللہ ظہیر احمد صاحب	State Examination in Human Medicine
13	ملک ولید احمد صاحب	State Examination in Human Medicine
15	نادر احمد سندھو صاحب	State Examination in Human Medicine
16	عفان احمد غفور صاحب	State Examination in Human Medicine
17	باسل احمد مرزا صاحب	2nd State Examination in Teaching
18	مطہر احمد باجوہ صاحب	1st State Examination in Law Sciences
19	دانیال پرویز صاحب	1st State Examination in Law Sciences
20	عطاء الرحمان علی صاحب	MSC Technical Biology
21	نعمان محمود صاحب	International MA in Islamic Science
22	راشد احمد باجوہ صاحب	International MA in Islamic Science
23	کاشف احمد صاحب	MSC in Power Electronic
24	عدیل بابر صاحب	M Eng. in Civil Engineering
25	عبدالمقیت غفار صاحب	MSC in Business Management
26	فراز احمد صاحب	MSC in Mechatronic
27	مصوّر احمد صاحب	Master of Law in International Licensing Law
28	عدیل رحمان بھٹی صاحب	MSC in Management
29	عدنان طاہر صاحب	International MA in Islamic Science
30	مصوّر احمد باجوہ صاحب	MSC in Information Management
31	عظمت احمد صاحب	MSC in Business Infomatics
32	ساجد سیف اللہ صاحب	MSC in Economics & Finance
33	بشارت احمد صاحب	MSC in Economics & Finance
34	گوہر کریم زیروی صاحب	MSC Business Administration
35	ثمر اعظم صاحب	MSC in Business Sciences
36	سرمد محمد صاحب	MSC in Economic Sciences
37	خلیل احمد	MSC in Business Administration
38	نجیب احمد صاحب	MA in Economic Geography
39	بلال احمد صاحب	BSC in Physics
40	کامران احمد خان صاحب	BSC in Orient Sciences
41	چوہدری سہیل احمد صاحب	BSC in Computer Science
42	ذیشان احمد صاحب	BCS in Computer Science
43	مصور احمد فاروقی صاحب	BSC in Economic Computer Science
44	طلال محمد دائم صاحب	Bachelor of Engineering in Informations- and Electronics
45	سلیم مقبول صاحب	BA in Teaching
46	اسامہ کمال پاشا صاحب	Bachelor of Engineering in Technical Logistic Management
47	راناولید احمد جنجوعہ صاحب	BSC in Physics
48	نوید بھٹی صاحب	BSC in Economic Computer Science
49	فیاض احمد صاحب	A-Levels (Abitur)
50	غلام قادر احمد بندیشہ صاحب	A-Levels (Abitur)
51	سید وجاہت احمد شاہ صاحب	A-Levels (Abitur)
52	رضا شریف الرحمٰن صاحب	Doctor Medic in Medicine
53	فرحان حید رصاحب	MSC in Economics and Business

جرمنی کے علاوہ دیگر ممالک کے طلباء

نمبرشمار	نام	تعلیم	ملک
54	Danang صاحب Crysnanto	Master of Science in Quantitative Genetics and Genome Analysis	انڈونیشیا
55	ڈاکٹر رفیع احمد صاحبزادہ صاحب	Master of Business Administration in Project Planning and Management	غانا
56	محمد شہزاد انور صاحب	MSC in Computer Science	فن لینڈ
57	انس احمد صاحب	MA in English	بینن
55	یاسر محمود صاحب	MSC in Mathematical Logic	فن لینڈ
59	فہیم احمد مسعود صاحب	MSC in Network Systems & Cloud Computing	فرانس
60	ملک فیضان احمد صاحب	MSC in Information Systems	آسٹریا
61	مونس احمد صاحب	Bachelor of Engineering in Mechatronics Engineering	نائیجیریا
62	محمد اسد اللہ صاحب	BSC in Electrical Engineering	پاکستان
63	بشارت احمد شاہد صاحب	Uzbek& Kyrgyz Language and Literature	لتویا

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ جرمنی 2018ء کے اختتامی اجلاس میں خطاب فرما رہے ہیں

64	حسنین مظفر صاحب	Bachelor of Engineering in Information and Communication	ہالینڈ
65	فراز جمیل صاحب	BS Information Technology	پاکستان
66	رضوان اللہ صاحب	BSC in Industrial & Manufacturing Engineering	فن لینڈ
67	فضہ عامر صاحبہ (عامر ارشاد مربی سلسلہ نے ان کا میڈل وصول کیا۔)	Masters in Business and Communication Management	نائیجر

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب

شام 17:05 بجے حضور ایدہ اللہ جلسہ سالانہ کے اختتامی خطاب کے لئے ڈائس پر تشریف لائے تو ایک بار پھر حاضرین جلسہ نے اپنے آقا سے عقیدت کے اظہار کے لئے فلک شگاف اسلامی نعرے بلند کئے۔ حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب میں سورۃ التوبہ کی آیات کے حوالہ سے بتایا کہ یہ وہ آیات ہیں جو لوگوں پر واضح کر رہی ہیں کہ اسلام ہی وہ دین ہے جس نے دنیا میں اپنی خوبصورت تعلیم کے ساتھ پھیلنا ہے۔ قرآن کریم وہ کامل شریعت ہے جس میں دنیا کی ہدایت کا سامان موجود ہے۔ اس کے علاوہ نجات کا سامان کسی اور شریعت میں نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ البتہ اللہ تعالیٰ مسیح موعود و مہدی موعود کو ظلّی اور غیر شرعی نبی کا درجہ دے کر مبعوث کرے گا جو اسلام کو پوری دنیا میں پھیلائے گا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں امریکہ اور یورپ میں اسلام کو ماننے والے پیدا ہو گئے تھے۔ پھر آپ نے وہ جماعت قائم کی جو اس کام کو خلافت کے نظام کے تحت جاری رکھے ہوئے ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو براہین احمدیہ میں 17 سال پہلے خدا تعالیٰ نے بشارت دی تھی کہ تو مسیح موعود ہے۔ چنانچہ اسلام کا نور خلافت کے نظام کے تابع پوری دنیا میں پھیلتا چلا جا رہا ہے۔ حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے والوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی راہنمائی کے متعدد ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ ان واقعات کو سن کر اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین بڑھتا چلا جاتا ہے۔ حضور کا خطاب 18:10 بجے تک جاری رہا۔ جس کے آخر پر حضور نے پُرسوز اجتماعی دعا کروائی۔ بعد ازاں جرمن، افریقن، عرب، سپینش، میسڈونین، زبان میں مختلف گروپس نے مخصوص روایتی انداز میں دعائیہ نظمیں و ترانے پیش کئے۔ جامعہ احمدیہ کے طلباء نے اردو زبان میں خلافت کے ساتھ عہد وفا کے تعلق میں دعائیہ نظم پڑھی اور یوں دعاؤں اور فدائیت کے ماحول میں، جماعت احمدیہ جرمنی کا 43واں جلسہ سالانہ اختتام پذیر ہوا۔ حضور کی طرف سے الوداعی السلام علیکم کی آواز کانوں میں پڑتے ہی مومنین نے وعلیکم السلام کہتے ہوئے ایک بار پھر اسلامی نعرے لگا کر حضور سے اپنی عقیدت کا اظہار کیا۔

حاضری جلسہ سالانہ

امسال جلسہ سالانہ میں دنیا کے 99 ممالک سے 39710 (اُنتالیس ہزار سات سو دس) افراد شامل ہوئے۔ ان میں مستورات کی تعداد 19568 اور مردوں کی حاضری 19013 رہی۔ اس کے علاوہ 1129 تبلیغی مہمانوں نے ہفتہ کے روز خصوصی اجلاس میں شرکت کی۔ بیرون از جرمنی مہمانوں کی تعداد 3833 تھی۔ حاضری کے اعتبار سے پہلے دس ممالک کی شرح اس طرح رہی۔ برطانیہ 1129، سوئٹزرلینڈ 358، فرانس 349، پاکستان 232، ہالینڈ 198، کینیڈا 163، بیلجیئم 143، انڈونیشیا 95، اٹلی 83، سویڈن 71۔ گزشتہ سال 2017ء میں بیرون از جرمنی شرکت کرنے والوں کی تعداد 6118 تھی جبکہ امسال 3833 افراد بیرون از جرمنی شامل ہوئے۔ گزشتہ سال انگلستان سے 2278 افراد جلسہ جرمنی میں شامل ہوئے جبکہ امسال 1180 افراد برطانیہ سے آئے۔ بیرون از جرمنی آنے والے مہمانوں کی تعداد میں کمی کی وجہ سے جلسہ سالانہ جرمنی 2018ء کی حاضری 2017ء کی نسبت (1363 افراد) کم رہی۔

حضور انور ایدہ اللہ کی اختتامی اجلاس کے بعد مصروفیات اور روانگی

اختتامی اجلاس کے بعد بیت السبوح روانگی سے قبل حضور نے جلسہ گاہ میں قائم اپنے دفتر میں 24 نومبائعات اور ان کے 6 بچوں سے مشترکہ ملاقات کی۔ ان کا تعلق جرمنی، ترکی، کرد، کوسوو، فرانس، شام اور بنگلہ دیش سے تھا۔ اس کے بعد 25 نومبائعین جن کا تعلق جرمنی، ترکی اور عرب ممالک سے تھا، نے حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

ملاقاتوں سے فراغت کے بعد حضور کی اقتداء میں نماز مغرب و عشاء جلسہ گاہ میں ادا کی گئیں۔ اختتامی اجلاس کے بعد جلسہ کے مہمانان اپنے گھروں کو روانہ ہو رہے تھے اور جگہ جگہ دیکھے جانے والے جذباتی مناظر بھی جلسہ سالانہ جرمنی کا حصہ تھے۔ بیرونی شہروں سے جو لوگ بسوں میں آئے تھے، بسوں کی واپسی کے مناظر جلسہ سالانہ قادیان اور ربوہ کی یاد تازہ کر رہے تھے۔ شعبہ ضیافت نے سفر پر جانے والے مہمانوں کے لئے کھانے کا خصوصی بندوبست کیا تھا۔ جلسہ گاہ سے روانگی کے اسی جذباتی اور روح پرور ماحول میں حضور انور کا قافلہ بیت السبوح کے لئے روانہ ہوا۔ حضور انور کو روانہ ہوتے دیکھ کر احباب جماعت نے والہانہ انداز میں اسلامی نعرے لگائے۔

اختتامی دعا اور ترانوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ الوداعی سلام کرتے ہوئے جلسہ گاہ سے تشریف لے جا رہے ہیں

جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والے بیرونی وفود

امسال 3833 افراد بیرون از جرمنی جلسہ سالانہ میں شریک ہوئے ان میں ایک بڑی تعداد Eastren Europe اور بلقان ممالک سے آنے والوں کی تھی۔ انڈونیشیا کا 95 افراد پر مشتمل بڑا وفد بھی جلسہ میں شامل ہوا۔ ان بیرونی مہمانوں کی میز بانی کے فرائض شعبہ تبلیغ کے ذمہ تھے۔ ان میں بہت سے افراد بذریعہ ہوائی جہاز اور ایک بڑی تعداد سپیشل بسوں پر جرمنی آئی۔ جہاز سے آنے والوں کا ائیر پورٹ پر استقبال کیا جاتا رہا اور ان کو قریب ترین جماعت والڈورف میں احمدیہ مشن ہاؤس لے جا کر حتی المقدور مہمان نوازی کی جاتی رہی۔ بعد ازاں ان کو ان کی رہائش گاہوں تک پہنچایا گیا۔ اس عمل میں لوکل امارت والڈورف کے ممبران نے شعبہ تبلیغ اور جلسہ سالانہ کے ساتھ خصوصی تعاون کیا۔ بیرونی ممالک سے آنے والے مہمانوں کا زیادہ تر انتظام جامعہ احمدیہ جرمنی کی عمارت میں کیا گیا تھا۔ جن کو جلسہ کے بعد ہائیڈل برگ، کو بلنس، رائن ویلی اور فرینکفرٹ شہر کی سیر کروائی گئی۔ جلسہ کے تمام بیرونی مہمانوں کو جامعہ احمدیہ جرمنی دکھایا گیا اور انڈونیشین وفد نے جلسہ سالانہ بیلجیئم میں بھی شرکت کی جس کا انتظام شعبہ تبلیغ جرمنی نے کیا تھا۔

جلسہ سالانہ کے اہم انتظامی امور

لنگرخانہ

تیاری جلسہ سالانہ کے لئے وقارِ عمل کے آغاز کے ساتھ ہی لنگرخانہ حضرت مسیح موعودؑ بھی جلسہ گاہ میں کام شروع کر دیتا ہے۔ ابتدائی دنوں میں تیاری جلسہ سالانہ کے شعبہ کے تحت وقارِ عمل میں شامل ہونے والوں کے لئے کھانا تیار کیا جاتا ہے۔ جمعرات کا روز جو معائنہ جلسہ سالانہ کا دن ہے لنگرخانہ مکمل انتظام سنبھال لیتا ہے جو جلسہ کے آخری دن تک کھانا پکانے کے تمام امور کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ سوموار کے روز سے وائنڈ اپ کی ٹیم اپنے کارکنان کے لئے لنگرخانہ میں کھانا تیار کرتی

کارکنان لنگر خانہ کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ گروپ فوٹو

ہے۔امسال بھی احسان الحق صاحب بطور نائب افسر جلسہ سالانہ لنگر خانہ کے نگران تھے ان کے ساتھ انچارج لنگر خانہ مکرم شیخ محمد عمران صاحب اور دو نائبین مکرم عبد القدوس ناصر صاحب اور مکرم افتخار احمد صاحب تھے۔لنگر خانہ میں کام کی تقسیم کے اعتبار سے 13 ذیلی شعبہ جات قائم کئے گئے اور ہر شعبہ کا انچارج ایک منتظم تھا جن کے ساتھ 417 کارکنان کو دن رات خدمت کی توفیق ملی۔امسال جلسہ کے دوران لنگر خانہ میں جو کھانا تیار ہوا اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

آلو گوشت 508 دیگیں، دال 393 دیگیں، چاول 369 دیگیں، پاستہ 63 دیگیں، چائنہ فوڈ اینڈ نوڈلز 56 دیگیں، آلو چنا 23 دیگیں، زردہ 10 دیگیں، بون لیس چکن 32 دیگیں، ابلے ہوئے آلو 14 دیگیں، پرہیزی کھانا 9 دیگیں، سبزی 9 دیگیں۔

شعبہ ضیافت نے 15 ہزار افراد کو بیک وقت کھانا کھلانے کا انتظام کر رکھا تھا۔بڑے خیمہ میں 372 میزوں پر 6 ہزار افراد کے ایک ساتھ کھانا کھانے کی گنجائش موجود تھی۔سینئر سٹیزن میں 600 افراد کے کھانا کھانے کا انتظام تھا۔اسی طرح پرہیزی اور تبلیغی گیسٹ کے علاوہ ریزرو میں بھی کھانا کھلانے کا انتظام کیا گیا تھا۔چائے 24 گھنٹے میسر تھی۔

دیگر اہم شعبہ جات

شعبہ امانات بھی 5 دن 24 گھنٹے کھلا رہا، جہاں 125 کارکنان نے ڈیوٹی دی اور 5100 افراد نے شعبہ امانات کی سہولت سے فائدہ اٹھایا۔شعبہ نظافت (صفائی) بھی 24 گھنٹے کام کرتا رہا۔انہوں نے پورے جلسہ گاہ کی اندرونی وبیرونی صفائی کا خیال رکھا۔40 ہزار افراد کے زیر استعمال بیوت الخلاء کو صاف رکھنے کا کام، 21 مقامات سے کوڑا ہر 2 گھنٹے بعد اٹھانے کا فریضہ بطور خدمت سرانجام دینے میں ناظم کے ساتھ 8 نائب ناظمین، 18 منتظمین اور 100 سے زائد کارکنان شامل تھے۔ٹرانسپورٹ کے شعبہ نے ریلوے سٹیشن، مین بس سٹیشن کے علاوہ مرکزی مہمانوں کو قیام گاہوں سے جلسہ گاہ آنے اور لے جانے کی ذمہ داری بڑی خوش اسلوبی سے ادا کی۔مہتمم اطفال کی زیر نگرانی 300 چھوٹے بچوں نے جلسہ گاہ میں پانی پلانے کا فریضہ سرانجام دیا۔ایم ٹی اے کی ٹیمیں پورے جلسہ کی کوریج کرنے میں دن رات مصروف رہیں۔فوٹو گرافی کی نظامت نے جلسہ سالانہ اور اس کے انتظامات کو کیمرے کی آنکھ سے محفوظ بنا کر تاریخ کے سپرد کرنے میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا۔شعبہ نظم وضبط میں 6 مربیان کرام، 5 طلباء جامعہ احمدیہ، 11 منتظمین اور متعدد کارکنان احباب کو جلسہ گاہ میں بھجوانے کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔جلسہ ریڈیو کی نشریات 30 فیصد جرمن اور 70 فیصد اردو میں جاری رہیں۔وہ ہر 10 منٹ کے بعد پارکنگ اور ٹریفک کی صورتحال بتاتے رہے۔علماء ومہمانان کے انٹرویوز نشر کئے گئے۔پانچ افراد کی ٹیم جلسہ کی رپورٹنگ کر کے ریڈیو پر نشر کرتی رہی۔لوگوں کی طرف سے موصول ہونے والے پیغامات سے بھی شرکائے جلسہ کو آگاہی دینے کا فریضہ سرانجام دیا۔جمعرات سے اتوار تک 50 گھنٹے کی نشریات جلسہ ریڈیو نے نشر کیں۔ترجمانی کے شعبہ نے 14 زبانوں میں رواں ترجمہ کر کے مہمانوں کو جلسہ کی کارروائی وتقاریر کے نفس مضمون سے آگاہ کیا۔شعبہ وصیت، سمعی وبصری، تعلیم، رشتہ ناطہ، جائیداد، سو مساجد سکیم، جامعہ احمدیہ، ہیومینیٹی فرسٹ، انٹرنیشنل آرکیٹیکٹ ایسوسی ایشن، وقف نو انٹرنیشنل، النصرت، امور عامہ اور شعبہ اشاعت نے جلسہ گاہ میں اپنے دفاتر قائم کئے تھے۔جہاں سے ضرورت مند اپنے لئے مفید معلومات حاصل کرتے رہے۔شعبہ فرسٹ ایڈ نے 1420 افراد کو فوری طبی امداد مہیا کی۔اس شعبہ میں 24 ڈاکٹرز اور 22 معاونین نے خدمت سرانجام دی۔

7053 کاریں 7 پارکنگ بلاکس میں پارک کروائی گئیں۔آخری پارکنگ 13 کلومیٹر دور تھی جہاں سے جلسہ گاہ لانے کے لئے شٹل سروس موجود تھی۔امسال 450 پرائیوٹ خیمہ جات کی جگہ رکھی گئی تھی۔اس ایریا میں WC اور نہانے کے انتظام کو بھی وسیع کرنا پڑا۔جو مہمان اجتماعی رہائش گاہ میں قیام کر رہے ہیں ان کے لئے مردوں کی طرف 3600 اور عورتوں کی طرف 3250 گدے مہیا کئے گئے۔

امسال شعبہ تربیت بڑے منظم اور مربوط انداز میں جلسہ کے دوران احباب کو اجلاسات کے دوران جلسہ گاہ میں بیٹھنے اور کارروائی سننے کی طرف توجہ دلاتا رہا، اسی طرح نمازوں کے لئے بھی احباب کو توجہ دلائی جاتی رہی۔خصوصاً نماز فجر سے پہلے بیدار کرنے کی خدمت بڑی محنت سے انجام دی گئی۔

اس بار جلسہ سالانہ پر کارکنان کو Stapler چلانے کی خصوصی تربیت دی گئی جس کے لئے شعبہ صنعت وتجارت، جماعت جرمنی کے تعاون سے ایک مستند کمپنی سے رابطہ قائم کیا گیا جنہوں نے پورے ایک دن کا سیمینار جلسہ گاہ میں منعقد کیا۔اس میں تھیوری کے علاوہ عملی تربیت بھی دی گئی اور امتحان میں کامیاب ہونے والے نوجوانوں کو باقاعدہ سندات دی گئیں۔اس سیمینار کا فائدہ یہ بھی ہوگا کہ جلسہ میں مدد کرنے کے علاوہ بھی حاصل شدہ سندات کی بناء پر ملازمت حاصل کر سکیں گے۔اس سیمینار میں 70 خدام نے حصہ لیا اور سندات حاصل کیں۔

دفتر افسر جلسہ سالانہ، دفتر افسر جلسہ گاہ اور خدمت خلق کے شعبہ میں بھی ہمہ وقت کارکنان خدمت پر مستعد رہے۔اللہ تعالیٰ خدمت کرنے والے تمام کارکنان کی خدمت قبول فرمائے اور بہترین جزاء عطا فرمائے۔آمین

سانحہ ارتحال

مؤرخہ 11/اپریل 2019ء کو جماعت احمدیہ جرمنی کے ایک دیرینہ کارکن اور خادم خاکسار کے والد مکرم عبد القیوم کھوکھر صاحب ایک طویل علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پاگئے، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم محترم عبد العزیز کھوکھر آف ربوہ کے فرزند تھے۔آپ کو مختلف حیثیتوں میں جماعتی خدمت کی توفیق ملی۔گروس گیراؤ کے سٹی پریذیڈنٹ اور حلقہ ایشر زہائم کے صدر رہے۔وفات کے وقت انسپکٹر بیت المال کی ذمہ داری ادا کر رہے تھے۔مرحوم کا ہمیشہ جماعت سے ایک گہرا تعلق رہا۔نظام جماعت اور خلافت کے وفادار اور صوم وصلوۃ کے پابند تھے۔

انہوں نے اپنے پیچھے بیوہ اور چھ بچے یادگار چھوڑے ہیں جن میں چار بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔اُن کے ایک بیٹے مکرم ظفر احمد کھوکھر صاحب عرصہ 25 سال سے ایم ٹی اے جرمنی سٹوڈیوز میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔

مرحوم کی بلندی درجات کے لئے درخواست ہے۔اللہ تعالیٰ اُنہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے، آمین۔

(منصور احمد کھوکھر۔حلقہ گریس ہائم فرانکفورٹ)

خلافت سے
عقیدت و محبت کے نظارے

مکرم عابد وحید خان صاحب انچارج پریس اینڈ میڈیا آفس کی ڈائری (دورہ جرمنی 2018ء) سے انتخاب

(انگریزی سے ترجمہ: سید سعادت احمد)

محبت کے آنسو

ایک احمدی انڈونیشین بزرگ جب سکیورٹی اور سکیننگ سے گزر کر مسجد بیت السبوح کے احاطہ میں تشریف لائے تو میری نظر ان پر پڑی، ان کا چہرہ جانا پہچانا سا لگا۔ مجھے ایسا لگا کہ میں نے ان کو پہلے بھی کہیں دیکھا ہے مگر نام یاد نہ آیا۔ میں نے اپنا تعارف کروایا اور جلد ہی مجھے معلوم ہوا کہ میں ایک نہایت ہی محترم شخصیت جو سلسلہ کے دیرینہ خادم اور مبلغ جناب حاجی سیوطی عزیز احمد (بعمر 74 سال) جامعہ احمدیہ انڈونیشیا میں بطور پرنسپل خدمت بجالا رہے ہیں، سے متعارف ہو رہا ہوں۔

ابھی وہ جرمنی پہنچے ہی تھے اور انہیں یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ رہائش کہاں ہے اور کیا پروگرام ہے، فکر تھی تو اس بات کی تھی کہ کہیں (حضور انور کی اقتداء میں) باجماعت نماز ظہر وعصر سے محروم نہ ہو گیا ہوں۔ میں نے انہیں بتایا کہ ابھی نمازیں ادا ہونی ہیں اس وقت حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقاتوں کا سلسلہ ابھی جاری ہے۔ یہ سن کر انہیں اطمینان ہوا، یوں مجھے بھی ان سے گفتگو کرنے کا کچھ موقع میسر آ گیا۔

ان چند لمحوں میں سیوطی صاحب نے اپنی زندگی اور خلافت احمدیہ کے بارہ میں اپنے دلی جذبات و مشاہدات بیان کیے۔ سیوطی صاحب نے بتایا کہ انڈونیشیا میں تقرری سے پہلے انہوں نے جامعہ احمدیہ ربوہ سے 1966-1972ء تک تعلیم حاصل کی اور اپنی خدمات دینیہ کے دوران نہ صرف انڈونیشیا بلکہ اس کے قریبی ممالک اور جزائر میں بھی تبلیغ کے سلسلہ میں سفر کرنے کی توفیق ملی۔ دوران گفتگو سیوطی صاحب کے لہجہ سے خلافت سے محبت اور ادب و احترام کا اظہار بہت نمایاں تھا۔ خاکسار کے ہر سوال کے جواب میں سیوطی صاحب خلافت سے اپنی محبت کا اظہار کرتے اور اس بات پر زور دیتے تھے کہ ایک حقیقی احمدی مسلمان کے لئے خلافت کے ساتھ اطاعت اور وفاداری کا تعلق نہایت ضروری ہے۔ سیوطی صاحب نے بیان کیا کہ درحقیقت میری زندگی کا سب سے اہم سبق یہی ہے اور اس کا اظہار میں اپنے شاگردوں میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ سیوطی صاحب نے بیان کیا۔

"مجھے 50 سال سے زائد عرصہ بطور واقفِ زندگی خدمت کرنے کی توفیق ملی ہے۔ اگر میں نے کوئی چیز سیکھی ہے تو یہ ہے کہ ہم اسی وقت کامیابی اور ترقی حاصل کر سکتے ہیں جب ہم دل کی گہرائیوں سے لبیک (ہم اطاعت کرتے ہیں) کہتے ہیں۔ ہماری ترقی ہمیشہ خلافت کی اطاعت کے ساتھ ہی وابستہ ہے اور اگر ہم تھوڑا سا بھی ادھر ادھر ہو گئے تو ناکام رہیں گے۔"

سیوطی صاحب نے یہ بھی بتایا کہ جماعت انڈونیشیا کو بھی مخالفت کا سامنا ہے اور گزشتہ چند سالوں میں یہ مخالفت انتہائی شدت اختیار کر چکی ہے اور کئی جگہوں پر حالات انتہائی کشیدہ ہیں۔ سیوطی صاحب نے بتایا کہ

"حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمیشہ صبر کی تلقین فرماتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ دعاؤں کے کرنے پر زور دیتے ہیں۔ ان مظالم کا سامنا کرنے کا یہی طریقہ ہے۔ خاص طور پر لمبک جزیرے میں بہت زیادہ مخالفت کا سامنا ہے۔ حضور انور کی ہدایت ہے کہ جماعت جزیرے کو نہ چھوڑے اور احمدی احباب صبر سے کام لیں، میری دعائیں ان کے ساتھ ہیں۔ ان کی دعاؤں اور محبت نے ہی ہمیں اس قابل بنایا ہے کہ ہم ہر قربانی کرنے کے لیے تیار ہیں اور یہ چیز ہمیں ہر قسم کے مظالم کو برداشت کرنے کے لئے ہماری ہمت اور طاقت کو بڑھاتی ہیں"۔

اس بات کو بیان کرتے ہوئے سیوطی صاحب انتہائی جذباتی ہو گئے اور اپنی آنکھوں سے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے کہا کہ انہیں ان سب پر فخر ہے۔

"جب خلافت کے بارہ میں بات ہوتی ہے تو ہم انڈونیشین اپنے آنسوؤں پر قابو نہیں کر سکتے۔ ہماری حضور سے اور نظام خلافت سے محبت بیان سے باہر ہے۔ درحقیقت میں یقین رکھتا ہوں کہ خلافت کے لئے محبت کے آنسو ظاہر کرنے کے لیے دنیا بھر میں جماعت انڈونیشیا پہلے نمبر پر ہے۔"

بطور پرنسپل جامعہ احمدیہ انڈونیشیا سیوطی صاحب نے مشاہدہ کیا اور دیکھا کہ حضور انور کی خواہش ہے کہ اسلام احمدیت کا پیغام مشرقی ایشیا میں پھیلے اور مزید تیزی کے ساتھ پھیلے۔ اس بات کا بھی مشاہدہ کیا اور دیکھا کہ حضور انور کے دل میں بھی ان لوگوں کے لئے بہت زیادہ محبت ہے جنہوں نے اپنی زندگیاں اس عظیم مقصد کے لئے وقف کر دیں۔ سیوطی صاحب بیان کرتے ہیں۔

”پہلے انڈونیشیا میں مبشر کلاس تک نصاب پڑھایا جاتا تھا مگر حضور انور کے ارشاد کے مطابق اس کو بڑھا کر شاہد تک کر دیا گیا ہے۔ یہ بہت بڑا چیلنج تھا مگر حضور انور کی دعاؤں کے طفیل پیارے آقا کی اس خواہش کو پورا کرنے کے قابل ہو گئے اور اب پہلی شاہد کلاس 2020 میں انشاءاللہ فارغ التحصیل ہو گی۔“

سیوطی صاحب نے اپنی گفتگو کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔

”حضور انور ہر معاملے میں ہدایات سے نوازتے ہیں اور جب بھی اساتذہ اور طلبا کو کسی مشکل کا سامنا ہوتا ہے تو حضور ذاتی طور پر توجہ دے کر راہنمائی فرماتے ہیں۔ حضور انور از راہ شفقت انہیں تبرک بھیجتے رہتے ہیں اور ان کے خطوط کا جواب بھی عطا فرماتے ہیں۔ جو دعائیں اور محبتیں حضور انور کی طرف سے ہمیں ملتی ہیں ہم کبھی بھی اس کا شکر ادا نہیں کر سکتے۔“

اس کے ساتھ ہی سیوطی صاحب نے اپنے حج کرنے کے بارہ میں اور جو برکات اس سے انہیں حاصل ہوئیں بیان کرتے ہوئے کہنے لگے۔

”مارچ 1999ء کا سال خاکسار کے لئے انتہائی خوش قسمتی کا سال تھا جس میں مجھے حج پر جانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ حج پر جانے سے پہلے امیر صاحب انڈونیشیا نے مجھے کہا دعا کریں کہ خلیفہ وقت انڈونیشیا تشریف لائیں۔ جب میری پہلی نظر ہی خانہ کعبہ پر پڑی تو میں نے یہی دعا کی اور اس کے بعد جب بھی مجھے موقع میسر آیا تو میں یہی دعا کرتا رہا اور پھر اگلے سال ہی 2000ء میں خلیفہ وقت کا تاریخی اور انتہائی اہمیت کا حامل بابرکت دورہ ہوا۔“

سیوطی صاحب اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔

”اب اس بات کی نہایت اشد ضرورت ہے کہ ہمارے انڈونیشین احمدی مسلمان حج کرنے جائیں اور خانہ کعبہ میں جا کر خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر دعائیں کریں کہ حضور انور کے بابرکت قدم پھر سرزمین انڈونیشیا پر رکھیں۔ ہم بیتاب ہیں اس محبت کے لئے اس روشنی کے لئے جو ہمارے لوگوں کے اندر بھی جاگزیں ہو۔“

اس کے بعد سیوطی صاحب خاموش ہو گئے۔ میں ان کی جذباتی کیفیت کو سمجھ رہا تھا وہ خلافت کی محبت میں گم ہو گئے تھے اور یہ کہ انڈونیشیا کو گذشتہ اٹھارہ سالوں سے خلیفہ وقت کی میزبانی کا شرف حاصل نہیں ہوا تھا۔

خاموشی کے ان چند لمحوں بعد سیوطی صاحب نے کہا کہ اب انھیں مسجد میں جانا چاہیے تا کہ نمازوں کے لئے دیر نہ ہو جائے۔

میں بہت شکر گزار تھا کہ مجھے ذاتی طور پر مسیح موعود علیہ السلام کے ایک انتہائی مخلص خادم سے گفتگو کرنے کا موقع ملا۔

سیوطی صاحب نے 19 نومبر 2018ء کو 74 سال کی عمر میں وفات پائی۔ حضور انور نے 30 نومبر 2018ء کے خطبہ جمعہ میں مرحوم کا تفصیل سے ذکر خیر کیا اور ان کے لئے دعا کی کہ خدا تعالیٰ انھیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین۔

جب ان کی وفات کی خبر ملی تو مجھے بہت ہی دکھ ہوا مگر خوش قسمتی کے جذبات بھی تھے کہ مجھے کچھ وقت جرمنی میں ان کے ساتھ گزارنے کا موقع ملا۔

خوشی اور خوشی ہی خوشی

حضور انور کے دورہ جرمنی کے دوران ایک نوجوان مبلغ مکرم حافظ خلیق بشیر صاحب (بعمر 30 سال) کے ساتھ ملنے کا موقع ملا۔ وہ گھانا سے جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت کے لئے اپنی فیملی کے ساتھ آئے ہوئے تھے۔ خاکسار خلیق صاحب سے پہلی دفعہ بالمشافہ مل رہا تھا اس سے پہلے ای میل کے ذریعہ ہمارا رابطہ رہا ہے۔ خلیق صاحب فیصل آباد میں پیدا ہوئے، بہت چھوٹی عمر میں ربوہ جا کر قرآن کریم حفظ کرنے کی سعادت پائی۔ سال 2007ء تا 2014ء جامعہ احمدیہ ربوہ میں زیر تعلیم رہے اور شاہد کی ڈگری حاصل کی اور 2016 میں بطور مبلغ گھانا بھجوا دیئے گئے جہاں مدرستہ الحفظ میں افریقن بچوں کو قرآن کریم حفظ کروا رہے ہیں۔ خلیق صاحب نے بتایا کہ انہوں نے حضور انور کو بچپن میں خلافت سے پہلے کئی مرتبہ دیکھا تھا۔ حضور انور جب ناظر اعلیٰ تھے تو آپ مدرستہ الحفظ ربوہ میں تشریف لاتے اور اس بات کا مشاہدہ کرتے کہ بچے کیسے حفظ کر رہے ہیں۔

اس طرح کا ایک واقعہ خلیق صاحب نے بیان کیا کہ۔

”جب آپ ناظر اعلیٰ تھے تو حضور مدرستہ الحفظ میں تشریف لائے، مجھے ابھی تک یاد ہے کہ حضور نے جناح کیپ کے ساتھ سوٹ پہنا ہوا تھا میری طبیعت اس وقت کچھ ٹھیک نہیں تھی اور میں ایک طرف بیٹھا ہوا تھا۔ حضور انور نے پرنسپل صاحب سے دریافت کیا کہ یہ یہاں کیوں بیٹھا ہوا ہے۔ یہ سن کر میں فوراً کھڑا ہو گیا اور عرض کی کہ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ حضور انور نے یہ سن کر بڑی شفقت سے بخار دیکھنے کے لئے میرے ماتھے پر ہاتھ رکھا اور ہومیو پیتھک نسخہ تجویز فرمایا۔ اسی طرح حضور بچوں کا بھی ذاتی طور پر خیال رکھتے تھے۔“

خلیق صاحب نے اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ ”اس دورے کے بعد حضور انور نے ہدایت جاری فرمائی کہ مدرستہ الحفظ کے تمام بچوں کی ہاسٹل کی فیس ختم کر دی جائے۔ اس سے پہلے ہمیں فیس دینی پڑتی تھی جو کھانے پینے اور دیگر ضروریات کے لیے ہوتی تھی۔ اسی طرح ہم نے یہ بھی دیکھا کہ حضور کے دورہ کے بعد کھانے کا معیار بھی پہلے سے زیادہ بہتر ہو گیا۔ یہ سب حضور انور کی شفقت اور ذاتی محبت تھی ان سب بچوں کے لئے اور حضور انور کی یہ خواہش تھی کہ بچوں کو ہر قسم کی سہولت اور آسائش میسر ہو۔“

بحیثیت مبلغ جامعہ احمدیہ سے فراغت کے بعد ربوہ ہی میں دفاتر میں خدمت کرنے کی توفیق ملی اور وہاں انہیں خط ملا کہ انہیں گھانا بھجوایا جا رہا ہے، روانگی کے وقت ان کی اہلیہ حمل کے چھٹے مہینہ میں تھیں۔ خلیق صاحب نے بتایا۔

”اپنی زوجہ کو اس حالت میں چھوڑ کر جانا آسان نہ تھا اور یہ کہ بچی کی پیدائش کے بعد میں اسے چھ ماہ تک نہیں مل سکا۔ البتہ، مجھے فخر اور خوشی ہوئی کیونکہ میں جانتا تھا کہ ہم جماعت کی خاطر جدا ہوئے تھے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ اعزاز کی بات ہے۔ میری اہلیہ کو بھی اس بات کا علم تھا کہ بحیثیت مبلغ اس قسم کے امتحان اور وقتی جدائی ممکن ہے۔“

خلیق صاحب نے اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ ”سب

سے زیادہ خوشی مجھے اس بات کی ہے کہ میں اس ملک میں خدمت کر رہا ہوں جہاں حضور انور خود رہ چکے ہیں اور اس ملک کے لیے حضور کے دل میں بہت پیار ہے، دنیاوی لحاظ سے یہاں پر رہنا پاکستان کے نسبت بہت مشکل ہے مگر میں نے کبھی اس بات کی پرواہ نہیں کی اور ہمیشہ اس بات کو مدنظر رکھا کہ آجکل کے حالات 35 سال پہلے کے حالات سے سے بہت زیادہ بہتر ہیں جب حضور انور اور آپا جان یہاں رہا کرتے تھے۔"

میں نے خلیق صاحب سے پوچھا کہ گھانا میں رہ کر کیا سیکھا اور کیا دیکھا ہے۔

"ہر چیز سے بڑھ کر یہ دیکھا کہ گھانا میں خلافت کے لیے دلوں میں بہت زیادہ شدت سے محبت اور احترام پایا جاتا ہے شاید اس سے بڑھ کر جو میں نے پاکستان میں رہ کر محسوس کیا۔ خلافت کی اطاعت کا معیار ناقابل یقین حد تک ہے۔ اگرچہ میں ایک مشنری ہوں مگر مجھے محسوس ہوتا ہے کہ میں ان گھانین سے پیچھے رہ گیا ہوں۔"

جرمنی کے دورے کے دوران خلیق صاحب کو اپنی بیگم کے ساتھ پہلی مرتبہ حضور انور سے ملاقات کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ خلیق صاحب نے کہا۔

"میں آپ کی ڈائری کئی سالوں سے پڑھتا آ رہا ہوں اور حضور انور کو بھی ایم ٹی اے پر بے شمار موقعوں پر دیکھا ہے، لیکن آج مجھے احساس ہوا کہ حضور کو روبرو دیکھنا ایک الگ ہی بات ہے۔ حضور بہت ہی شفقت اور محبت سے ملے حضور کا غیر رسمی انداز سے ملنا حیران کن تھا۔ حضور ایسے ملے جیسے کہ ہم بہت خاص لوگ ہیں اور حضور ہمیں اچھی طرح سے جانتے ہیں۔"

خلیق صاحب نے بتایا۔ "مجموعی طور پر میرے جذبات خوشی خوشی اور بہت زیادہ خوشی والے تھے۔ میری ہمیشہ سے خواہش رہی ہے اور خواب تھا کہ حضور انور مجھے ذاتی طور پر جانتے ہوں۔ یہ میرے لیے بہت اہم ہے۔ حضور مجھے نام سے جانتے اور پہنچانتے ہیں۔ اس سے زیادہ بڑھ کر اور کیا اعزاز ہو گا کہ خدا کے محبوب انسان کو میرا نام معلوم ہے"۔

دعوتِ الی اللہ

کارکردگی شعبہ تبلیغ جرمنی

اللہ تعالیٰ کا خاص فضل واحسان ہے کہ امسال 68 جماعتوں کو نئے سال کی مناسبت سے تبلیغی پروگرام منعقد کرنے کی توفیق ملی جس میں 2000 سے زائد مہمانوں نے شرکت کی۔ 240 اخبارات میں خبریں شائع ہوئیں۔ مہمانوں میں عوام الناس کے علاوہ بڑے بڑے سیاسی وسماجی لیڈرز، ممبران نیشنل وصوبائی اسمبلی۔ میئرز ولارڈز میئرز نے شرکت کی۔ جماعت کی طرف سے تمام شاملین کو یادگاری تحائف اور تبلیغی لٹریچر پیش کیا گیا۔ امسال درج ذیل شہروں میں یہ پروگرام منعقد ہوئے۔

1	Bad Kreuznach	18	Großzimmern	35	Mannheim	52	Regensburg
2	Bad Segeberg	19	Hanau	36	Marburg	53	Reinheim
3	Bad Vilbel	20	Hannover	37	Mönchengladbach	54	Rheine
4	Battenberg	21	Hattersheim	38	Mörfelden	55	Riedstadt
5	Bensheim	22	Hollern-Twielenfleth	39	Münster	56	Rödermark
6	Bremerhaven	23	Husum	40	Nahe	57	Rodgau
7	Bruchsal	24	Karben	41	Nauheim	58	Schlüchtern
8	Darmstadt	25	Karlsruhe	42	Neufahrn	59	Stuhr-Brinkum
9	Delmenhorst	26	Kiel	43	Offenbach	60	Usingen
10	Dietzenbach	27	Koblenz	44	Oftersheim	61	Vechta
11	Düsseldorf	28	Lampertheim	45	Osnabrück	62	Waldshut
12	Eppertshausen	29	Langenbach	46	Osnabrück	63	Wetter
13	Erfurt	30	Leipzig	47	Petersberg	64	Wiesbaden
14	Flörsheim	31	Leverkusen	48	Pfungstadt	65	Wittlich
15	Friedberg	32	Limburg	49	Pinneberg	66	Worms
16	Gießen	33	Maintal	50	Radevormwald	67	Würzburg
17	Groß-Gerau	34	Mainz	51	Raunheim	68	Ginsheim

ویزبادن میں ہونے والے نئے سال کے استقبالیے سے محترم امیر صاحب جرمنی خطاب کر رہے ہیں

لوکل امارت مورفیلڈن

محض اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے 13/مارچ 2019ء کو Soka Gakkai International-Deutschland کے معزز سینئر ممبران کو مسجد سبحان مورفیلڈن مدعو کیا گیا۔ بدھ مت کے اس فرقہ کا یورپین ہیڈ کوارٹر مورفیلڈن میں ہے۔ جملہ معزز مہمانانِ کرام کے ساتھ مکرم مولانا عبدالباسط طارق صاحب مبلغ سلسلہ گروس گیراؤ، خاکسار نفیس احمد عتیق مبلغ سلسلہ مورفیلڈن اور اکرم خان صاحب امیر لوکل امارت مورفیلڈن نے مختلف موضوعات خصوصاً اسلام احمدیت کا تعارف، آزادی ضمیر اور مذہب کی ضرورت پر خوشگوار ماحول میں گفتگو کی۔ بعد میں معزز مہمانان کرام کو قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف اسلامی اصول کی فلاسفی جرمن زبان میں پیش کی گئی، الحمدللہ۔ مہمانان کرام نے اسلام احمدیت کے پیغام کو سراہا اور اپنا لٹریچر بھی تحفۃً دیا۔ (رپورٹ: نفیس احمد عتیق۔ مربی سلسلہ)

نظام خلافت ہے پائندہ تر
اس سے ہے یہ خاکی تابندہ تر

مرسلہ: صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی

جلسہ سالانہ لجنہ اماء اللہ جرمنی

(مؤرخہ 7/ تا 9/ ستمبر 2018ء بمقام کالسروئے جرمنی)

محض اللہ تعالیٰ خُدا کے فضل و احسان سے جماعت احمدیہ جرمنی کا 43واں جلسہ سالانہ اپنی برکات بانٹتا ہوا جماعت جرمنی کی تاریخ میں نئے باب رقم کر کے کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ جلسہ سالانہ کی برکات میں سے ایک بہت بڑی برکت سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی بنفسِ نفیس شرکت ہے۔ جس سے ہمارے جلسہ کی رونقیں دوبالا ہو جاتی ہیں اور ہر دل خوشی کے جذبات سے لبریز شکر خداوندی بجا لاتا ہے۔

ذیل میں جلسہ گاہ مستورات کے انتظامات اور پروگراموں سے متعلق مختصر رپورٹ پیش ہے۔

انتظامات جلسہ

امسال پہلی مرتبہ مکرمہ ناظمہ اعلیٰ محترمہ عطیہ نور ہیوبش صاحبہ نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی نے مؤرخہ 28/ جنوری 2018ء کو اپنی گیارہ نائب ناظمات اعلیٰ کے ہمراہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے خصوصی ملاقات کر کے زریں ہدایات حاصل کیں اور اُن کی روشنی میں جُملہ انتظامی اُمور ترتیب دیئے۔

جلسہ گاہ مستورات میں انتظامی امور کی انجام دہی کیلئے ناظمہ اعلیٰ جلسہ گاہ مستورات کی زیر نگرانی 12/ نائب ناظماتِ اعلیٰ اور 66 ناظمات پر مشتمِل انتظامیہ کمیٹی تشکیل دی گئی۔ جُملہ کارکنات کے لئے مسکراہٹ اور خوش خلقی کا ماٹو مقرر کیا گیا۔

اس سال بھی نائب ناظمات اعلیٰ و ناظمات کی متعدد میٹنگز ہوئیں جن میں جُملہ انتظامی اُمور کا تفصیلی جائزہ لیا گیا اور انتظامات میں مزید بہتری کیلئے اقدامات طے کئے گئے۔ ناظمات نے پھر اپنی الگ الگ ٹیمیں تشکیل دیں۔ اور دورہ جات کے علاوہ بذریعہ کانفرنس کال میٹنگز کر کے انفرادی رابطے کئے۔

افسر صاحب جلسہ سالانہ اور افسر صاحب جلسہ گاہ کے ساتھ بھی میٹنگز کی گئیں اور متفرق اہم اُمور سے متعلق حکمت عملی طے کی گئی۔

بڑھتی ہوئی تعداد کو مدِّنظر رکھتے ہوئے جلسہ گاہ مستورات میں دو اہم تبدیلیاں کی گئیں، ان میں ہال نمبر 2 میں رہائش اور بیرونی احاطہ میں ضیافت کی مارکی کا لگایا جانا تھا۔ اسی طرح کم عمر بچوں والی ماؤں کیلئے بھی مارکیاں جلسہ گاہ مستورات کے بیرونی احاطہ میں لگائی گئیں۔

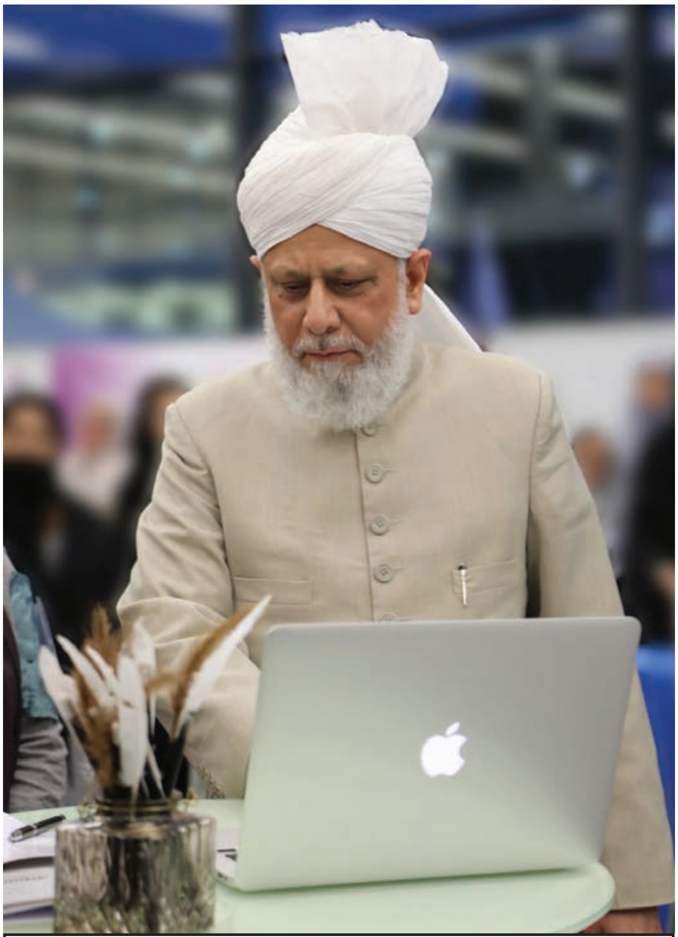

حضور انور ''مجلس انصار سلطان القلم'' لجنہ کی ویب سائیٹ Stimme der Muslima کا افتتاح فرما رہے ہیں

اِمسال بھی جلسہ گاہ مستورات میں جلسہ کی تیاریوں کے سلسلہ میں ماہ اگست میں نیشنل شعبہ تربیت کے زیر اہتمام جلسہ سالانہ اور ہماری ذمہ داریاں'' کے عنوان سے مجلس کی سطح پر جلسہ سیمینارز منعقد کئے گئے۔

شعبہ تجنید میں فوٹو آئی ڈی کارڈ کے ذریعہ سکیننگ کی گئی اور سیکیورٹی چیکنگ کے بعد شعبہ استقبال کے تحت مہمانوں کو خوش آمدید کہنے کے علاوہ ٹرالیوں کی مدد سے سامان اٹھانے میں مدد دی جاتی رہی۔ گرمی کی شدت کے باعث شعبہ آب رسانی کی طرف سے شاملین کو ٹھنڈا پانی پلانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ شعبہ حاضری نگرانی کی کارکنات جلسہ گاہ مستورات کے احاطہ میں شاملین کی گنتی کرنے مصروف رہیں۔ بیمار اور بزرگ خواتین کو وہیل چیئرز کی مدد سے جلسہ گاہ پہنچایا گیا۔ نیز شعبہ کارڈز ایشو کے تحت کرسیوں کے کارڈ مع ہدایات جلسہ سے قبل بذریعہ پوسٹ بھجوانے کے علاوہ جلسہ گاہ میں بھی بنوا کر دیئے جاتے رہے۔

جلسہ گاہ مستورات میں داخلی دروازے کے قریب دونوں ہالوں کے درمیان گیلری میں دفتر معلومات قائم کیا گیا۔

اِمسال اجتماعی رہائش گاہ میں تقریباً 4600 لجنہ ممبرات، ناصرات و بچگان کو رہائش کی سہولت بہم پہنچائی گئی۔ امانات کے شعبہ میں بہنوں نے اپنی امانتیں جمع کروائیں اور وصول کیں۔ تبلیغ گیسٹ رہائش میں عرب، افریقہ، انڈونیشیا، فرانس، نائیجیریا، گھانا، مالی اور جرمنی سے تعلق رکھنے والی 188 مہمان خواتین نے قیام کیا۔

جلسہ گاہ کے مرکزی ہال میں نظم وضبط برقرار رکھنے کیلئے انتظامی لحاظ سے انچارجز مقرر کی گئی تھیں، نیز دوران نماز قبلہ رخ صف بندی کروانا اور دوران کارروائی جلسہ صف بندی اور

ڈسپلن برقرار رکھتا تھا۔ ان کے ساتھ شعبہ تربیتی کمیٹی کی ٹیم نے بھی معاونت کی۔

شعبہ ترجمانی کی ٹیم نے مہمانوں کیلئے ہیڈ سیٹ کا انتظام کیا۔

شعبہ اناؤنسمنٹ کی طرف سے اعلانات کئے جاتے رہے۔

شعبہ لاؤڈ اسپیکر کی ٹیم بہترین ساؤنڈ سسٹم کیلئے کوشاں رہی۔

ہال اور مارکیوں میں بڑی سکرین اور ٹیلیویژن نصب کئے گئے تھے۔

شعبہ ضیافت کے تحت انتظامات مزید بہتر کئے گئے۔ ایک ایریا شعبہ ضیافت انٹرنیشنل اور تبلیغ مہمانوں کیلئے مخصوص کیا گیا تھا۔ مرکزی سٹیج کے بائیں جانب حلقہ خاص بنایا گیا تھا۔

زیرِ تبلیغ مہمانوں کی رجسٹریشن کے بعد انہیں معلوماتی فلائرز پیش کئے جاتے رہے۔ امسال نیشنل شعبہ تبلیغ کے زیر اہتمام ''اسلام میں عورت کے مقام'' کے موضوع پر بھی ایک تعارفی نمائش لگائی گئی جسے مہمان خواتین نے بہت پسند کیا۔

شعبہ تربیت برائے نومبائعات کے تحت رجسٹریشن اور خصوصی رہائش کا انتظام کیا گیا۔ شعبہ اشاعت کے تحت بک سٹال اور سمعی و بصری کا سٹال بھی لگایا گیا تھا۔

نظافت بیرون اور اندرون کے شعبہ جات نے جلسہ گاہ مستورات کے احاطہ میں بڑی محنت سے اپنے فرائض سرانجام دیئے اور نظافت کا معیار برقرار رکھا۔ اس سال شاملین کی سہولت کیلئے غسل خانوں اور بیت الخلاء کی تعداد میں پہلے کی نسبت اضافہ کیا گیا ہے۔ اسی طرح نظافت WC کے شعبہ جات نے بڑے خلوص سے اپنی ذمہ داریاں ادا کیں۔ 197 بیوت الخلاء میں ضروری اشیاء کی فراہمی کے علاوہ ہر طرح کی صفائی باقاعدگی سے کی جاتی رہی۔

ابتدائی طبی امداد، رابطہ مستورات، ناظمہ آفس، رپورٹنگ، ہیومینٹی فرسٹ، گمشدہ اشیاء، ڈیکوریشن، معلومات، محنت، وائنڈ اپ، سپلائی، ٹرانسپورٹ الیکٹریسٹی اور جماعتی شعبہ جات (لجنہ آفس، واقفات نو، وصایا، سومساجد، رشتہ ناطہ) کے دفاتر بھی قائم کئے گئے تھے۔

MTA کے تحت تین خصوصی پروگراموں (Jalsa Review.Lajna Kids Special.Lajna Talk) کے علاوہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے جلسہ گاہ مستورات میں خطاب، جلسہ گاہ مستورات میں ہونے والی تقاریر، ترانوں، صدر صاحبہ کا انٹرویو، کلپس، مہمانوں اور بچوں کے تاثرات کی ریکارڈنگ کی گئی۔ نیز تیاری جلسہ گاہ مستورات، معائنہ اور تعلیمی ایوارڈز کی فوٹو گرافی کی گئی۔

شعبہ تربیت اور شعبہ معائنہ کی ناظمہ اپنی ٹیم کی معاونت سے جلسہ گاہ میں راؤنڈ لیکر درپیش مسائل سے ناظمہ اعلیٰ کو آگاہ کرتی رہیں جن کے حل کیلئے فوری کوشش کی گئی۔

اس سال بازار کو بیرونی احاطہ میں شعبہ ضیافت کے ساتھ منتقل کیا گیا تھا۔ جہاں دوران وقفہ جات خریداری اور کھانوں سے لطف اندوز ہونے کے ساتھ باہمی میل ملاقاتیں جاری تھیں۔

شعبہ سپلائی کے تحت بیت السبوح سے شعبہ جات کی مطلوبہ اشیاء کالسروئے پہنچائی گئیں اور شعبہ سٹور کے تحت ڈیمانڈ فہرستوں کے مطابق شعبہ جات کی ناظمات کو اشیاء بہم پہنچائی گئیں۔ جلسہ کے آخری دن وائنڈ اپ کا شعبہ مستعد رہا۔

معائنہ انتظامات مؤرخہ 6/ستمبر 2018ء
بروز جمعرات بمقام کالسروئے

مؤرخہ 6/ستمبر 2018ء بروز جمعرات سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت جلسہ گاہ مستورات کے انتظامات کا بھی معائنہ فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ کی تشریف آوری پر ناظمہ اعلیٰ اور نائب ناظمات اعلیٰ اور سیکیورٹی خاص کی ٹیم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ گاہ میں قائم کئے گئے دفاتر لجنہ آفس کے سامنے سے گزرتے ہوئے بک سٹال پر تشریف لے گئے اور دریافت فرمایا کہ نئی کتابیں کہاں ہیں؟ ناظمہ صاحبہ نے نئی کتابیں دکھائیں۔ ان میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی کتاب Revolation, Rationality, Knowledge and Truth کا جرمن ترجمہ بھی شامل تھا۔ ہیومینٹی فرسٹ کے سٹال پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پچاس یورو کی خریداری کی۔ سومساجد کے سٹال میں سکیچ اور بیت الفتوح لندن کے عطیہ جات کے لئے کاوشوں پہ اظہار خوشنودی فرمایا۔ وصیت کے سٹال سے گزرتے ہوئے وہاں موجود کارکنات سے دریافت فرمایا کہ کیا سب کی وصیت ہے؟ ڈیوٹی پہ موجود کارکنات نے مثبت جواب دیا۔ معائنہ کے دوران حضور انور نے ازراہ شفقت شعبہ لجنہ اماء اللہ جرمنی کی ''مجلس انصار سلطان القلم'' کے تحت بنائی گئی ویب سائیٹ Stimme der Muslima کا افتتاح بھی فرمایا۔

پہلا روز مؤرخہ 7/ستمبر 2018ء
بروز جمعۃ المبارک بمقام کارلسروئے

مؤرخہ 7/ستمبر 2018ء بروز جمعۃ المبارک صبح کا آغاز نماز تہجد اور نماز فجر کی باجماعت ادائیگی سے ہوا۔ نماز تہجد کی حاضری 950 تھی اور نماز فجر کی حاضری 1150 کے قریب تھی۔

تقریب پرچم کشائی: دوپہر ایک بجکر پچاس منٹ پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لوائے احمدیت لہرایا اور دُعا کروائی تقریب پرچم کشائی مردانہ جلسہ گاہ سے براہ راست نشر کی گئی۔ اس موقع پر ریجن Baden کی تقریباً 26 ناصرات کو ترانے پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

اجلاسِ اوّل: اجلاس اوّل کی کارروائی شام پانچ بجے مردانہ جلسہ گاہ سے براہ راست نشر کی گئی۔ اس دوران مستورات کی طرف سٹیج پر مکرمہ منور ناصرہ واگس ہاوزر صاحبہ کے ہمراہ Gallyamova Zagida صاحبہ آف قازکستان تشریف فرما ہوئیں۔ موصوفہ قازکستان جماعت کی ابتدائی احمدیوں میں سے ہیں اور ان کا گھرانہ رشین ممالک کی جماعتوں میں سب سے بڑا احمدی اور مخلص گھرانہ ہیں۔ اس اجلاس کی کاروائی کے اختتام پر شام کا کھانا پیش کیا گیا۔ شام نو بجے نمازِ مغرب وعشاء کی باجماعت ادائیگی کے ساتھ ہی دن کی کارروائی کا اختتام ہوا۔ الحمد للہ

دوسرا روز مؤرخہ 8/ستمبر 2018 بروز ہفتہ

مورخہ 8 /ستمبر 2018 حسبِ دستور دن کا آغاز نمازِ تہجد اور نمازِ فجر کی باجماعت ادائیگی سے ہوا۔جس میں لجنہ ممبرات، ناصرات و بچگان کی حاضری تہجد میں 1716 اور نمازِ فجر میں 1920 رہی۔ درس القرآن ناشتہ اور تجنید سے فراغت کے بعد شاملین کارخ جلسہ گاہ کی جانب تھا۔

خواتین دُور دراز سے قافلہ در قافلہ روحانی برکتیں سمیٹنے اور اپنے پیارے آقا کے دیدار کی پیاس لئے چلی آرہی تھیں۔آج جلسہ گاہ مستورات میں ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا ورود ہونا تھا۔ جلسہ گاہ میں انتظامیہ بھی اپنے فرائض کی بجا آوری میں مشغول تھی۔نظم وضبط، چیئر ایریا اور سیکورٹی کے شعبہ جات انتہائی مستعدی سے سرگرم عمل تھے۔

پروگرام جلسہ گاہ مستورات ”لجنہ سیشن“

صبح 10:00 بجے جلسہ گاہ مستورات کے مرکزی ہال میں حضرت سیدہ آپا جان مدظلہا العالی حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیرِ صدارت اجلاس کی کارروائی کا آغاز سورۃ الفرقان کی آیات 72 تا77 کی تلاوت سے ہوا۔ جو مکرمہ حانیہ ظفر صاحبہ نے کیا۔مکرمہ روبینہ احمد صاحبہ نے اردو ترجمہ پیش کیا۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر نیشنل سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ جرمنی مکرمہ امتہ الجمیل غزالہ صاحبہ نے ”استغفار! قُربِ الٰہی کا ذریعہ“ کے موضوع پر اردو زبان میں کی۔اس تقریر کا خلاصہ درج ذیل ہے: انسان اپنی ذات میں محتاج کل ہے اور اس کا جو بھی پل گزرتا ہے وہ صرف اور صرف اس حی وقیوم کے طفیل ہی ہے اور خدا تعالیٰ کی صفت قیوم سے فیض حاصل کرنے کے لئے استغفار ہی واحد ذریعہ ہے۔موصوفہ نے بتایا کہ جو شخص ہمہ وقت استغفار کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ ہر تنگی کے وقت اس کے نکالنے کے لئے راہ پیدا کر دیتا ہے اور غم سے نجات دیتا ہے۔ وہ لوگ جو توبہ کرتے ہیں وہ گناہ سے دور اور خدا کے قریب ہوتے جاتے ہیں۔ استغفار کے حقیقی معنے یہ ہیں کہ خدا سے درخواست کرنا کہ بشریت کی کوئی کمزوری ظاہر نہ ہو اور خدا فطرتی کمزوریوں کو ڈھانپ لے۔

اِس اجلاس کی دوسری تقریر جرمن زبان میں مکرمہ سوزن زبیر صاحبہ نے ”خلافت! امن کا حصار“ کے موضوع پر کی موصوفہ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں خلافت کا وعدہ مسلمانوں سے کیا ہے۔ خدا سے زندہ تعلق کے لئے خلافت سے مضبوط تعلق ضروری ہیں۔ اسکے لئے حضور کی خدمت میں خط لکھتے رہیں اور خلیفہ وقت کے لئے بھی دعا کرتے رہیں۔خلیفہ وقت ہمیشہ ہماری زندگیوں میں امن کے لئے نصیحت فرماتے رہتے ہیں اور دنیا کو بھی peace symposium جیسے پروگرام کے ذریعہ امن کی تعلیم پہنچاتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کا ہتھیار امن ہے اور یہ امن خلیفہ وقت کی رہنمائی کے بغیر ممکن نہیں ہیں۔ بعد ازاں چار لجنہ ممبرات پر مشتمل ایک گروپ نے خوبصورت آواز میں اردو اور جرمن زبان میں تربیت اولاد، پردہ اور خلافت کے عنوان سے متفرق نظمیں ترنم سے پیش کیں۔

اس اجلاس کی تیسری تقریر جرمن زبان میں ”عصر حاضر میں پردہ کی اہمیت اور ضرورت“ کے موضوع پر مریم غفار صاحبہ، مدیرہ خدیجہ رسالہ (جرمن) نے کی۔موصوفہ نے بتایا کہ پردہ سب سے پہلے باحیا اور باوقار لباس سے شروع ہوتا ہے۔ یہ وہ ہی اصول ہیں جو حضرت محمد ﷺ نے پردہ کے بارے میں بتائے ہیں۔ پردہ ہی ہماری حفاظت کرسکتا ہے اور ایک پرسکون زندگی دے سکتا ہے۔ پردہ کا حکم صرف کپڑوں کی حد تک نہیں بلکہ سوشل میڈیا کے استعمال میں بھی بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔

اس اجلاس کی چوتھی اور آخری تقریر صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جرمنی محترمہ عطیہ نور احمد ہیوبش صاحبہ نے اردو زبان میں کی۔صدر صاحبہ موصوفہ نے ”اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تربیت اولاد کے سنہری اصول“ کے موضوع پر قرآن کریم، حدیث نبویہ ﷺ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء سلسلہ عالیہ کی روشنی میں نیک اور صالح اولاد کی خواہش اور اس کیلئے دعا کرنا تربیت اولاد کا پہلا اصول ہے۔ جب انسان کے اندر یہ احساس ہو کہ اولاد نیک ہونی چاہئے تو پھر وہ اسکی نیک تربیت کی کوشش کرتا ہے۔ نیک اولاد کیلئے دعا کے بعد تربیت اولاد کا دوسرا بنیادی اصول والدین کا نیک نمونہ قائم کرنا ہے۔ ہمیں سب سے پہلے بچوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت ڈالنا ہے۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد جو ہم نے کیا ہے اس کی اہمیت بچوں کو بچپن سے ہی سکھانی چاہئیں۔ آج کل کے معاشرے اور حالات میں تربیت اولاد کوئی آسان کام نہیں۔ ہمیں بہت صبر اور دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری اولاد نیک اور صالح ہو اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری اولاد دین پر قائم رہنے والی ہو اگر ہم چاہتے ہے کہ ہماری اولاد نماز و قرآن کی پابند ہو تو پھر اپنی اولاد کو خلافت سے وابستہ کرنے کی ضرورت ہے۔ دوپہر گیارہ بجکر چالیس منٹ اس اجلاس کی کارروائی کا اختتام ہوا۔

تشریف آوری
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے جلسہ گاہ مستورات میں آمد پر صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ و نیشنل عاملہ ممبرات اور نائب ناظمات اعلیٰ و سیکیورٹی کارکنات نے استقبال کیا اور لجنہ ممبرات نے پرجوش نعرے بلند کرتے ہوئے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور سٹیج پہ تشریف لائے تو مکرمہ نیشنل صدر صاحبہ نے حضور انور کی اجازت سے جلسہ گاہ میں تشریف لائی ہوئی جرمن وفاقی وزیر انصاف مکرمہ Katarina Barley کا تعارف پیش کیا۔ جلسہ سالانہ جماعت جرمنی کی تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا کہ جلسہ گاہ مستورات میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی موجودگی میں اجلاس کے باقاعدہ آغاز سے قبل کسی وفاقی وزیر نے خطاب کیا۔موصوفہ نے اپنے خطاب میں کہا:

” جرمنی کے قومی پرچم کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ کا پرچم بھی لگا ہوا ہے، یہ بہت اہم بات ہے۔یعنی یہاں دونوں کے لئے جگہ ہے۔ آپ کا یہ طریق کہ آپ لوگوں سے ملتے، بات چیت کرتے اور لوگوں کو حصہ لینے کی دعوت دیتے ہیں تاکہ بدظنیاں اور تحفظات دور ہوں، بہت درست اور صحیح طریق ہے۔ مذہب کی آزادی ہمارے دستور کا حصہ ہے۔اس وقت

جرمنی میں اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم اس آزادی کی حفاظت کریں۔ یہ آزادی ہر جگہ نہیں ہے۔ دنیا کے مختلف ممالک میں آپ کی جماعت کو اس بات کا علم ہے کہ یا تو مذہبی آزادی دی نہیں جاتی اور جہاں کاغذ پر دی جاتی ہے وہاں بھی عملی طور پر نہیں دی جاتی مختلف ممالک میں آپ کی جماعت پر پابندیاں ہیں، ممبران کو امتیازی سلوک کا سامنا ہے بلکہ وہ مظالم کا بھی شکار ہیں۔ آپ کی جماعت کی گفت وشنید، دل کشادگی اور یہ ماٹو کہ ''محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں'' بہت اہم ہیں۔ اس زمانہ میں ہمیں جرمنی میں آپ جیسے لوگوں کی پہلے سے زیادہ ضرورت ہے۔''

باقاعدہ کارروائی کا آغاز

موصوفہ کے اس ایڈریس کے اختتام پر دوپہر بارہ بجے کارروائی کا آغاز سورۃ الحجرات کی منتخب آیات 12 تا 15 کی تلاوت کریم سے ہوا۔ جو مکرمہ ڈاکٹر عجم ہیوبش صاحبہ نے مع اردو ترجمہ کی۔ مکرمہ انیقہ شاکر باجوہ صاحبہ نے کلام محمود میں سے نظم ''خُدا سے چاہیئے ہے لَو لگانی'' کے منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

تقریب تقسیم اسناد واعزازات: بعدازاں حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی 62 طالبات میں اسناد تقسیم کیں اور حضرت سیدہ آپا جان مدظلہا العالی نے میڈلز پہنائے۔ طالبات اس سعادت پر خوشی سے پھولے نہ سماتی تھیں۔

خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے لجنہ جرمنی سے تربیتی نصائح پر مبنی پُر معارف خطاب فرمایا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دُعا کروائی۔

لجنہ ممبرات و ناصرات نے متفرق زبانوں (افریقن، عربی، اردو، جرمن، انگلش، سپینش، ترکی، بوسنین، میسڈونین، جمائیکا) میں نظمیں اور ترانے پیش کیے۔ اس موقع پر جذباتی مناظر بھی دیکھنے میں آئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی رنگ میں خلافت کا امین بنائے،، آمین۔

بعدازاں حضور انور ایدہ تعالیٰ ازراہ شفقت کچھ لمحوں کیلئے کم عمر بچوں والی مارکی میں تشریف آوری لے گئے۔ حضورِ انور کو اپنے درمیان پا کر بچوں کی خوشی دیدنی تھی۔ اپنے ننھے منے ہاتھ ہلا کر انھوں نے حضورِ انور کو خوش آمدید کہا۔ یہاں پر بھی دُعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کیے گئے۔ معاًبعد 14.00 بجے نماز ظہر وعصر ہوئیں اور وقفہ برائے طعام ہوا۔

اجلاس سوم

سہ پہر پانچ بجکر تیس منٹ پہ اجلاس سوم کی کارروائی شروع ہوئی جو مردانہ جلسہ گاہ سے براہ راست نشر کی گئی۔ اِس دوران سٹیج پر انڈونیشیا سے تعلق رکھنے والی مخلص بہن مکرمہ خدیجہ صاحبہ اور مکرمہ تشریف فرما ہوئیں۔ شام سات بجے دوسرے دن کا بخیر وخوبی اختتام ہوا۔

تیسرا روز

مؤرخہ 9 ستمبر 2018ء بروز اتوار

جلسہ گاہ مستورات میں حسب دستور دن کا آغاز نماز تہجد، نماز فجر کی باجماعت ادائیگی اور درس القرآن سے ہوا۔ نماز تہجد میں 1442 اور نماز فجر میں 1842 کی تعداد میں ممبرات شامل ہوئیں۔

صبح دس بجے مردانہ جلسہ گاہ میں کارروائی کا آغاز ہوا۔ جو جلسہ گاہ مستورات میں براہ راست نشر کیا گیا۔ سٹیج پر پاکستان سے تشریف لائی ہوئی ہماری معزز مہمان مکرمہ امبر فہیم صاحبہ اہلیہ مرزا فہیم احمد صاحب اور مکرمہ Badru Nisa Anis Rahmat (انڈونیشیا) تشریف فرما ہوئیں۔ دوپہر ایک بجے وقفہ برائے طعام ہوا۔ سہ پہر تین بجکر پینتالیس منٹ پر اجتماعی دستی بیعت ہوئی تو چار بہنوں نے بھی بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق پائی، الحمد للہ۔

اختتامی اجلاس

نماز ظہر وعصر کی باجماعت ادائیگی کے بعد مردانہ جلسہ گاہ سے اختتامی اجلاس کا آغاز ہوا، جو جلسہ گاہ مستورات میں براہ راست نشر کیا گیا۔ اس دوران جلسہ گاہ مستورات میں سٹیج پہ سیکرٹری تربیت برائے نومبایعات UK مکرمہ Marisa Losq (سپین) اور مکرمہ رخسانہ صاحبہ اہلیہ مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب مربیٔ سلسلہ تنزانیہ تشریف فرما ہوئیں۔

اختتامی اجلاس میں عمومی کاروائی کے بعد سیدنا حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شاملین جلسہ سے اختتامی خطاب فرمایا اور دعا کروائی۔ ہر طرف جذبات تشکر سے لبریز نم آنکھوں سے جلسہ مبارک کی صدائیں سنائی دے رہی تھیں۔ الحمد للہ

جلسہ سالانہ کے اختتام کے فوراً بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ نومبائعات بہنوں کی میٹنگ منعقد ہوئی، جس میں متفرق قومیتوں سے تعلق رکھنے والی 24 نومبائعات اور 6 بچوں نے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ الحمد للہ

اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کاوشوں کو بارآور کرے اور ہمیں حضور انور کی منشاء کے مطابق اپنے مفوضہ فرائض کی بجاآوری کی توفیق دے اور ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شاملین جلسہ کے لئے کی گئی دُعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین ثم آمین

جلسہ سالانہ کے دوران

جلسہ گاہ مستورات میں دیگر پروگرام

القلم پروجیکٹ میں تقریباً 200 لجنہ ممبرات نے قرآنی آیات کریمہ لکھنے کی سعادت حاصل کی۔

MAMO مسلم احمدیہ میڈیکل آرگنائزیشن اور AMSV احمدیہ مسلم سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام متفرق معلوماتی پروگرام پیش کئے گئے۔

دوران وقفہ جلسہ سالانہ جلسہ گاہ مستورات میں شعبہ رشتہ ناطہ کے تحت دو مرتبہ Meet & Greet کا انعقاد کیا گیا جس میں مجموعی طور پہ تقریباً 450 ممبرات نے شرکت کی۔ اس میں فریقین کو آپس میں باہمی تعارف اور گفت وشنید کا موقع فراہم کیا گیا۔

جلسہ گاہ مستورات کے انتظامی شعبہ جات میں رضا کارانہ خدمت بجالانے والی کارکنات کی کل تعداد تقریباً 4000 رہی۔ اس سال مکرمہ ناظمہ اعلیٰ صاحبہ کی جانب سے کارکنات کو فرداً فرداً ''جزاک اللہ'' کے خطوط دیئے گئے۔

اس سال جلسہ گاہ مستورات میں کل حاضری 19448 رہی۔

حالات حاضرہ

ترتیب: سید سعادت احمد

1:- جرمن وزیر خارجہ ہائیکو ماس نے گزشتہ دنوں افغانستان اور پاکستان کا سرکاری دورہ کیا۔ افغانستان کے دورہ کے دوران وزیر خارجہ صلاح الدین ربانی نے جرمنی وزیر خارجہ سے درخواست کی کہ افغانستان کے حوالے سے ہونے والی تیسری امن کانفرنس کی میزبانی کرنا جرمنی قبول کرے۔ افغان وزیر خارجہ نے طالبان کے ساتھ جاری امن مذاکرات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ لڑکیوں کے سکول جانے پر کوئی پابندی نہیں ہونی چاہیے۔ افغانستان میں موجود تمام تنازعات اور مسائل کے خاتمہ کے لئے مذاکرات کا جاری رہنا ہی بہترین عمل ہے۔ اس موقع پر جرمن وزیر خارجہ نے بھی امن مذاکرات کے جاری رہنے کی حمایت کی۔

2:- جرمن وزیرِ خارجہ ہائیکو ماس کے دورہ پاکستان کو کئی حلقوں نے بہت دلچسپی سے دیکھا۔ سیاسی مبصرین کا خیال ہے اس دورے کا ایک اہم مقصد پاکستان پر کالعدم تنظیموں کے خلاف کارروائی کے لیے عالمی دباؤ بڑھانا ہے۔ برطانیہ میں پاکستان کے سابق ہائی کمشنر واجد شمس الحسن کا کہنا ہے کہ دنیا کے خیال میں پاکستان کی جہادی و کالعدم تنظیمیں عالمی امن کے لیے خطرہ ہیں اور یہ کہ اسلام آباد کو ان کے خلاف سخت اقدامات کرنے چاہئیں۔ جرمن وزیر خارجہ کے دورے پر تبصرہ کرتے ہوئے واجد شمس الحسن نے ڈی ڈبلیو کو بتایا، ”جرمنی یورپی یونین کا ایک اہم ملک ہے اور وہ یقیناً پاک بھارت کشیدگی سے پریشان ہے، جس کی وجہ سے جنوبی ایشیا جوہری جنگ کے دہانے پر ہے۔ اسلام آباد کی نیشنل یونیورسٹی برائے سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے عالمی ادارہ برائے امن و استحکام سے وابستہ ڈاکٹر بکر نجم الدین کا خیال ہے کہ سرمایہ کاری کے علاوہ جرمنی کی تشویش مہاجرین اور ہجرتوں سے متعلق بھی ہے: ”اگر پاکستان اور بھارت میں جنگ ہوئی تو یہ نہ صرف تباہی لے کر آئے گی بلکہ بڑے پیمانے پر ہجرتیں بھی ہوں گی اور یورپ ان ہجرتوں کا محور ہو گا۔

3:- پاکستانی وزیر خارجہ قریشی صاحب نے کہا کہ جرمنی یورپ کی سب سے مستحکم معیشت کا حامل ملک ہے اور پاکستان کی خواہش ہے کہ دونوں ملکوں کے باہمی رابطے بڑھیں۔ ہائیکو ماس نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے افغان امن عمل میں پاکستان کے کردار کو سراہا۔ ماس کے بقول دونوں ملکوں کے موجودہ تعلقات اچھے ہیں اور مستقبل میں تعاون بڑھانے کے وسیع تر مواقع ہیں۔ جرمن وزیر خارجہ نے پاک بھارت حالیہ کشیدگی کے تناظر میں دونوں ملکوں پر زور دیا کہ کشیدگی میں کمی کے لیے اقدامات کیے جائیں۔

4:- یورپی پارلیمان نے یورپ میں سن دو ہزار اکیس سے تبدیلی وقت کے نظام کو ختم کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ معیاری وقت میں تبدیلی کے نظام کا مقصد گرمیوں میں توانائی کے ذرائع کو بہتر طور پر استعمال کرنا اور سورج کی روشنی سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا تھا۔ لیکن اب یہ نظام ختم کر دیا جائے گا۔ اس کا مقصد یورپ بھر میں 'کوآرڈینیشن میکنزم' کو بہتر بنانا یا یورپی ممالک میں 'ہم آہنگی' پیدا کرنا بتایا گیا ہے۔ تاہم یورپی پارلیمان کی طرف سے کیا گیا یہ فیصلہ ایک عارضی فیصلہ ہے۔ یورپی یونین کے وزرائے ٹرانسپورٹ ابھی تک اس حوالے سے اتفاق رائے پیدا نہیں کر پائے۔ لیکن اس فیصلے کے بعد یورپی یونین کے تمام ممالک میں اتفاق رائے پیدا کرنے کے لیے عملی کوششوں کا باقاعدہ آغاز ہو جائے گا۔

5:- جرمن فوج میں دائیں بازو سے تعلق رکھنے والے اہلکاروں کی تعداد اندازوں سے زیادہ ہے۔ جرمن جریدے ڈیر شپیگل کے مطابق گزشتہ برسوں کے دوران دائیں بازو کے مشتبہ انتہاپسند ہونے کے شبے میں نکالے جانے والے فوجی اہلکاروں کی اصل تعداد اُس سے کہیں زیادہ تھی جو منظر عام پر لائی گئی۔ اس وقت جرمن فوج میں دائیں بازو کے مشتبہ شدت پسندوں کے قریب 450 کیسز کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ ان میں سے 64 اہلکار مشتبہ طور پر 'آئیڈنٹیٹیرین موومنٹ' جبکہ دیگر 64 اہلکار ممکنہ طور پر 'رائش بُرگر' نامی دائیں بازو کے شدت پسند گروپوں کے رُکن ہیں۔

6:- جرمن نائب وزیر خارجہ نیلز آنن نے جرمن نیوز میگزین 'ڈیر شپیگل' کو بتایا کہ ایرانی حمایت یافتہ شیعہ گروپ حزب اللہ لبنانی معاشرے میں اہمیت رکھتا ہے اور ملک کے پیچیدہ سیاسی عمل کا ایک حصہ ہے۔ برطانیہ نے گزشتہ ماہ حزب اللہ کے سیاسی بازو پر یہ کہتے ہوئے

پابندی عائد کر دی تھی کہ یہ تنظیم مشرق وسطی میں عدم استحکام کا باعث بن رہی ہے۔

نیلز آنن کے مطابق، ''برطانوی عمل ایک قومی فیصلہ ہے جس کا جرمن حکومت یا یورپی یونین کے نقطہ نظر پر براہ راست کوئی اثر نہیں ہے۔حزب اللہ کا مسلح دھڑا حالیہ چند برسوں کے دوران لبنان اور شام میں اپنا اثر و رسوخ کافی بڑھا چکا ہے۔شام میں یہ گروپ روس اور ایران کے حمایت یافتہ ملکی صدر بشار الاسد کا حامی ہے۔لبنان میں تو حزب اللہ کے عسکری دھڑے کو ملکی فوج سے بھی زیادہ طاقتور سمجھا جاتا ہے۔

7:۔ جرمن چانسلر انگیلا میرکل کے ترجمان اسٹیفان زائبرٹ نے جمعرات 28 مارچ کی شام بتایا کہ اب سعودی عرب کو اسلحے کی فروخت کے موضوع پر 30 ستمبر 2019ء کے بعد ہی کوئی فیصلہ کیا جائے گا۔انہوں نے کہا کہ اس دوران ریاض کو اسلحہ برآمد کرنے کے حوالے سے کوئی بھی درخواست منظور نہیں کی جائے گی۔فرانس اور برطانیہ نے برلن حکومت کے اس فیصلے پر تنقید کی ہے۔ان دونوں ممالک کا موقف ہے کہ سعودی عرب کو اسلحے کی ترسیل منجمد کرنے سے دیگر ممالک کے اُن اسلحہ ساز اداروں کی فروخت بھی متاثر ہوئی ہے، جو اپنے دفاعی ساز و سامان میں جرمن پرزے استعمال کرتے تھے۔

8:۔ یورپی یونین نے ڈے لائٹ سیونگ کے لیے وقت کی تبدیلی کے خاتمے کے حق میں فیصلہ دے دیا ہے۔یورپی کمیشن اور یورپی پارلیمان اس معاملے پر متفق ہیں۔یورپی یونین کے قانون ساز مارچ کے اختتام تک اس موضوع پر ووٹنگ کر سکتے ہیں۔اس کے ساتھ ہی یورپی پارلیمان کا یہ فیصلہ یونین کے تمام 28 ممالک پر لاگو ہو جائے گا۔یونکر کا موقف تھا کہ وقت کی تبدیلی کا یہ عمل اس موسم بہار پر ختم ہو جانا چاہیے تاہم بعض یورپی ممالک نے اس سلسلے میں 2021 تک کا وقت مانگا ہے۔اس سلسلے میں سمجھوتا یہ طے پایا ہے کہ سن 2020 کے موسم بہار یا خزاں تک وقت کو ایک گھنٹے آگے یا پیچھے کرنے کا سلسلہ ترک کر دیا جائے۔

9:۔ برطانوی پارلیمان نے وزیر اعظم ٹریزا مے کی بریگزٹ ڈیل کو تیسری مرتبہ بھی مسترد کر دیا۔اب یا تو بریگزٹ معاملہ طویل التوا کا شکار ہو جائے گا یا پھر برطانیہ اگلے دو ہفتوں میں بغیر کسی ڈیل کے ہی یورپی یونین سے نکل جائے گا۔برطانوی وزیر اعظم ٹریزا مے نے اس سے قبل اراکین پارلیمان سے استدعا کی تھی کہ وہ برطانیہ کو کسی سیاسی بحران کا شکار ہونے سے بچانے کے لیے اس ڈیل کو منظور کر لیں، تاہم پارلیمان نے اس ڈیل کو دو سو چھیاسی کے مقابلے میں تین سو چوالیس ووٹوں کی اکثریت سے مسترد کر دیا برٹش پارلیمنٹ میں جمعے کے روز ووٹنگ کے بعد یورپی کونسل کے صدر ڈونلڈ ٹسک نے دس اپریل کو برسلز میں یورپی رہنماؤں کا ایک سربراہی اجلاس طلب کر لیا ہے۔یورپی یونین نے بریگزٹ کے معاملے پر کسی حتمی فیصلے کے لیے پہلے ہی 12 اپریل تک کی ڈیڈ لائن مقرر کر رکھی ہے۔

10:۔ جرمنی کی ایک مغربی ریاست Rheinland Pfalz میں قائم اکلوتا مسلم کنڈر گارٹن عدالت میں اپنی اپیل ہار گیا ہے اور انتظامی عدالت نے ریاستی حکام کے ان تحفظات کو درست قرار دے دیا ہے۔جو شواہد پیش کیے گئے ہیں ان کے مطابق اس اسکول کی انتظامیہ اور سلفی شدت پسند نظریے کے درمیان تعلق موجود ہے ایسی معلومات سامنے آنے کے بعد ریاستی حکام کے النور کے بارے میں تحفظات بڑھ گئے تھے کہ غیر مناسب مواد کنڈر گارٹن میں تقسیم کیا گیا ہے اور عرب نیل رائن انتہائی قدامت پسند سلفی تحریک کی ایک شخصیت کے ساتھ مل چکی ہے۔مائنز کی انتظامی عدالت نے اس کنڈر گارٹن کو بند کرنے کی تاریخ 31 مارچ سے 30 اپریل تک بڑھا دی ہے تا کہ وہاں تعلیم و تربیت حاصل کرنے والے بچوں کے والدین کو دیگر کنڈر گارٹن میں جگہ حاصل کرنے کے لیے مناسب وقت مل سکے۔

تعارف

ایک مخلص اور محنتی کارکن

وزیر آباد، پاکستان سے تعلق رکھنے والے مکرم عزیز احمد بٹ صاحب گزشتہ تین دہائیوں سے جماعت احمدیہ جرمنی کے شعبہ ضیافت کے کارکن کی حیثیت سے احباب کی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔آپ 1989ء میں حالات سے مجبور ہو کر ہجرت کر کے جرمنی آئے تو اُس وقت ناصر باغ گروس گیراؤ جماعتی سرگرمیوں کا اہم مرکز تھا۔چنانچہ آپ نے لنگر خانہ حضرت مسیح موعودؑ کی ذمہ داری سنبھالی اور وقار عمل کے ساتھ ساتھ دیگر جماعتی شعبوں میں خدمت کے لئے آنے والے احباب جماعت کے طعام کا انتظام بڑی عمدگی، محنت اور تندہی سے کرتے رہے۔اس کے بعد کئی سال جماعت جرمنی کے فرینکفرٹ میں واقع مراکز بیت المقیت، بیت القیوم اور بیت السبوح میں یہ ذمہ داری ان کے سپرد

رہی۔بعدہ بیت السبوح میں کام کی زیادتی اور بٹ صاحب کی صحت کے پیش نظر انہیں بیت الہدیٰ اوزنگن میں خدمت سپرد کی گئی جس کے بعد مسجد نور فرینکفرٹ میں کئی سال خدمت بجالاتے رہے۔اور بالآخر 2017ء میں ان کی باقاعدہ ریٹائرمنٹ کے نتیجہ میں اعزازی طور پر ان کی ڈیوٹی بیت السبوح فرینکفرٹ میں لگادی گئی جہاں اس وقت جز وقتی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔محترم بٹ صاحب کو ہمیشہ مہمانوں کو کھانا کھلا کر تسکین ملتی رہی ہے اور ان کی تیار کردہ بڑے سائز کی تندوری روٹی دوستوں کو ہمیشہ یاد رہتی ہے۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کی اس طویل خدمت کو قبول فرمائے اور موصوف کو اس کا اجر عظیم بخشے، آمین۔

دلچسپ مکالمہ

ازجناب ارشاد احمد صاحب شکیب (مرحوم)

چند دن ہوئے لائلپور میں میری ملاقات ایک ایسے صاحب سے ہوئی جو سابقہ جماعت اسلامی کے بڑے سرگرم اور فعال کارکن رہ چکے ہیں۔ رسمی تعارف کے بعد احمدیت پر گفتگو شروع ہوگئی۔ انہوں نے یکدم احمدیت پر چند ایک اعتراضات کر ڈالے۔ میں نے ان کی خدمت میں عرض کی کہ قبل اس کے کہ میں آپ کے اعتراضات کا جواب دوں مجھے آپ یہ بتادیں کہ آپ ہمیں مسلمان سمجھتے ہیں یا کافر؟

جواب۔ کافر

سوال ۔ اچھا تو بتایئے کہ آپ خود کیا ہیں؟ ہندو ہیں، سکھ ہیں، عیسائی ہیں، یہودی ہیں یا کسی اور مذہب سے تعلق رکھتے ہیں؟

جب انہوں نے دیکھا کہ میں نے سوال میں اور سب کچھ کہہ ڈالا مگر مسلمان نہیں کہا تو وہ بڑے تلملائے اور تلملاہٹ کو چھپاتے ہوئے فرمانے لگے کہ ہم مسلمان ہیں۔

میں۔ میں کیسے تسلیم کرلوں کہ آپ مسلمان ہیں۔ آپ کی پیشانی پر تو لکھا ہوا نہیں کہ آپ مسلمان ہیں۔ آخر ایک کافر کو آپ کے مسلمان ہونے کا کیسے پتہ چلے گا؟

وہ۔ میں اسلام کا پیرو ہوں، کلمہ پڑھتا ہوں، قرآن مجید کو خدا کی الہامی کتاب اور آخری شریعت مانتا ہوں اور آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین مانتا ہوں اس لئے مسلمان ہوں۔

میں ۔ کیا ان باتوں کے ماننے سے کوئی شخص مسلمان ہو جاتا ہے؟

وہ۔ضرور ہو جاتا ہے۔

میں ۔ میں تو نہیں مانتا کہ ان باتوں کے ماننے سے کوئی شخص مسلمان ہو جاتا ہو۔ یہ تو سب پرانی باتیں ہیں کوئی نئی بات بتایئے؟

وہ۔ میں کون ہوں نئی بات بتانے والا۔ میں تو وہی شرائط بتاؤں گا جو اسلام نے مقرر کی ہیں۔

میں ۔ اچھا تو اتنا اور بتادیجئے کہ ان شرائط کو پورا کر کے فقط آپ ہی مسلمان ہو سکتے ہیں یا کوئی دوسرا شخص بھی ہو سکتا ہے؟

وہ۔ جو بھی ان شرائط کو پورا کرے وہ مسلمان ہو سکتا ہے۔

میں ۔تو لیجئے پھر مجھے مسلمان کر لیجئے۔ میں آپ کے سامنے اعلان کرتا ہوں کہ میں ان سب باتوں پر ایمان لاتا ہوں۔

وہ۔کیا آپ آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین بھی مانتے ہیں؟

میں ۔جی ہاں ضرور مانتا ہوں یہ تو ہمارے ایمان کی بنیاد ہے۔

وہ۔ لیکن آپ لوگ خاتم النبیین کے اُن معنوں پر ایمان نہیں لاتے جو ہمارے علماء کرتے ہیں۔

میں۔ یہ بتایئے کہ قرآن مجید عربی میں نازل ہوا ہے یا اُردو میں؟

وہ۔عربی میں۔

میں ۔ تو پھر ہمیں قرآن مجید کے عربی الفاظ پر ایمان لانا چاہیے یا آپ کے علماء کے تراجم پر؟

اس پر وہ لاجواب ہو گئے اور کہنے لگے کہ بھئی مان گئے کہ مرزائیوں سے دلائل کے ساتھ بات کرنا بہت مشکل ہے۔

دو چار روز کے وقفہ کے بعد پھر انہی صاحب سے احمدیت کے موضوع پر گفتگو چھڑ گئی اور میں نے پوچھا کہ اب تو آپ ہمیں مسلمان سمجھنے لگ گئے ہوں گے؟ اس دوران میں چونکہ ان سے ذرا بے تکلّفی پیدا ہو چکی تھی اس لئے سنجیدہ منہ بنا کر فرمانے لگے کہ نہیں صاحب ہم تو آپ کو کافر ہی سمجھتے ہیں۔

میں۔ ٹھیک ہے۔ آپ رائے قائم کرنے میں آزاد ہیں۔ جو چاہیں سمجھیں لیکن مجھے اتنا بتادیں کہ کسی کو مسلمان یا کافر قرار دینا حق کس کا ہے؟

وہ۔ علمائے اُمت کا۔

میں۔ اچھا تو پھر ہمیں اپنے مسلمان ہونے کا ایک سو ایک مرتبہ یقین ہے اور آپ کے کافر ہونے کا ایک سو دو دفعہ۔

وہ۔ (حیران ہو کر) یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟

اس پر میں نے ایک ایسا پمفلٹ نکال کر اُن کے ہاتھ میں تھمادیا جس میں 52 علماء نے مودودی صاحب کو ضال، مضل اور دجال قرار دیا ہے.... اور کہا کہ آپ چونکہ کسی کو کافر یا مسلمان قرار دینے کا حق علمائے اُمت کو دیتے ہیں تو علمائے اُمت کی رائے تو آپ کے متعلق یہ ہے۔ باقی رہا ہمارا معاملہ تو ہمارے نزدیک یہ حق صرف خدا اور اس کے رسول کا ہے۔ اس لئے اپنے مسلمان ہونے کا ہمیں کامل یقین ہے۔

اس دن سے اُنہوں نے کافر کہنا ترک کر دیا ہے۔

(ماہنامہ الفرقان ربوہ، فروری 1961، صفحہ 41)

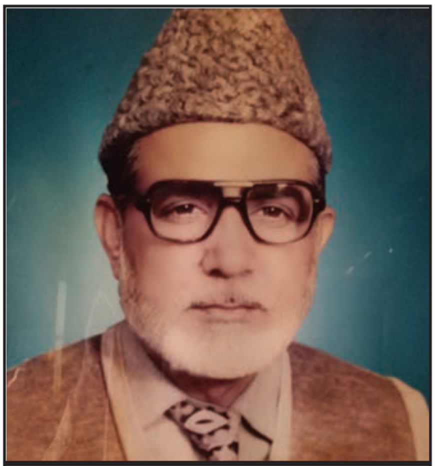

مکرم ارشاد احمد شکیب صاحب مرحوم

وہ چند آنسو.....

وہ چند آنسو مری آنکھوں سے جو وقت دُعا نکلے
بتاؤں کیا تمہیں گوہر وہ کتنے بے بہا نکلے

ابھی تک دیکھ لے آکر یہ دامن سے ہیں وابستہ
ترے گلشن کے کانٹے تجھ سے بڑھ کر باوفا نکلے

یہ ناممکن ہے وہ عرشِ عُلیٰ سے بے اثر لوٹے
یقیں میں ڈوب کر بندے کے دل سے جو دعا نکلے

ابھی تو نامہ بَر کو دیکھ کر دل کی یہ حالت ہے
نہ جانے کیفیت کیا ہو اگر وہ آپ آ نکلے

بنے گا تیرا کیا واعظ جنہیں کہتا ہے تُو کافر
اگر وہ روزِ محشر سب کے سب ہی باخدا نکلے

وہ دیوانے جنہوں نے خون سے سینچا تھا گلشن کو
وہی اخلاق کے پیکر یہاں بے دست و پا نکلے

نہیں یہ بزدلی ، یہ ہے کمال خلق انسانی
جفائیں کرنے والوں کے لئے دل سے دعا نکلے

جونہی دیکھا مجھے بولے شکیب آجاؤ جنّت میں
فرشتے حشر میں اپنے پرانے آشنا نکلے

(ارشاد احمد شکیب صاحب (مرحوم))

ذکر اسلام آباد کا
پیارے حضور کے پیارے الفاظ میں

(آصف محمود باسط)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الفتوح میں 12 اپریل 2019 کو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ صحابہ رسول ﷺ پر بسلسلہ خطبات گزشتہ کچھ عرصہ سے جاری ہے، سو اس روز بھی صحابہ کرامؓ کا ذکرِ خیر فرمایا۔ خطبہ کے اختتام کے قریب حضور انور نے جماعت کو مطلع فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام وَسِّعْ مَکَانَکَ کے مفاہیم میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جماعت اور جماعت کے کام کی وسعت کے ساتھ ساتھ مکانی وسعت بھی اللہ تعالیٰ عطا فرماتا رہے گا۔ اور اسی مفہوم کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو اسلام آباد، ٹلفورڈ میں اب ایک نئے مرکز کا تحفہ عطا فرمایا ہے۔ ساتھ حضور انور نے اسلام آباد میں مرکز کے اسم بامسمیٰ ہونے کے لئے دعا کی تحریک بھی فرمائی۔

اسی ذکر میں حضور نے فرمایا کہ "میں بھی کچھ روز تک لندن سے اسلام آباد چلا جاؤں گا"۔

اس جملہ نے جذبات کی سطح پر جو تلاطم برپا کیا، وہ جاننے والے جانتے ہی ہیں۔ خاص طور پر مجھ جیسے وہ سب لوگ جن کے پیروں کو مسجد فضل کا راستہ لگ گیا ہو۔ جن کا روزانہ کم از کم ایک مرتبہ کسی نہ کسی کام سے وہاں جانا معمول بن گیا ہو۔ اور کام کے علاوہ بھی کہیں بھی جاتے ہوئے اس راستہ سے ہو لینا شوق سے بڑھ کر عادت میں شامل ہو گیا ہو۔ مگر نئے مرکز اور جماعت کی وسعت تمام جذبات پر حاوی آتی رہی۔ جمعہ ہی کے روز علم ہوا کہ 15 اپریل بروز پیر حاضر ہونے کا حکم ہوا ہے۔ اندازہ تھا کہ شاید اس روز ہونے والی ملاقاتیں مسجد فضل میں واقع حضور کے دفتر میں آخری ملاقاتیں ہوں۔ اس خیال کے ساتھ کیا کیا کچھ ذہن میں آ کر نہیں رہ گیا۔ جذبات اور خیالات کو ذہن و دل میں چھپائے ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ جو فوری نوعیت کے معاملات تھے، پیش کئے۔

حضور نے حال ہی میں جرمنی سے آئے ہوئے احباب سے ایک ملاقات کا ذکر فرمایا۔ اس میں حضور نے ایک نوجوان کے سوال کے جواب میں تقدیر کے مسئلہ کو بیان فرمایا تھا۔ حضور نے فرمایا کہ "میں ان سب کو وہ بات سمجھانا چاہ رہا تھا جو حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے ایک شعر میں یوں بیان فرمائی ہے کہ:

'تدبیر کے جالوں میں مت پھنس، کر قبضہ جا کے مقدر پر'

اصل بات یہ ہے کہ انسان مقدر کو پا لینے پر توجہ کرے اور ساتھ محنت، تدبیر اور دعا بھی جاری رکھے۔ نہ یہ کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھے تقدیر کا انتظار کرتا رہے"۔

یہ بات یہاں ختم ہو گئی۔ اس کے بعد اور معاملات تھے، حضور نے ان پر رہنمائی سے نوازا۔ پھر اسلام آباد کا ذکر ہوا۔ یہاں خاکسار نے دل میں دبے ایک سوال کو خدمت اقدس میں پیش کر دیا۔

"حضور، عام آدمی تو چھوٹے فیصلوں پر بھی بے یقینی کا شکار رہتا ہے۔ اور خلیفۂ وقت کو تو بہت بڑے فیصلے کرنے پڑتے ہیں مثلاً مرکز کو ایک مقام سے دوسرے مقام پر منتقل کرنا۔۔۔"

فرمایا: "خلیفۂ وقت کو تو ساری جماعت کو سامنے رکھتے ہوئے فیصلے کرنا ہوتے ہیں۔ جب اسلام آباد میں مرکز کی تعمیر کا خیال میرے ذہن میں آیا تھا تو اس پر بہت غور کیا۔ کبھی لگتا کہ

شاید مناسب نہ ہو۔ کبھی لگتا کہ شاید ابھی وقت موزوں نہ ہو۔ کبھی یہ کہ یہاں منتقل کیا جائے یا نیا مرکز کسی اور مقام پر ہو۔ ساتھ دعا بھی کرتا رہا کہ اللہ تعالیٰ خود درست راستے کی طرف رہنمائی فرمائے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسلام آباد ہی میں مرکز قائم کرنے کے لئے دل کو تسلی عطا فرمائی، اور یوں یہ فیصلہ آسان ہوگیا۔ جو مشکلات حائل تھیں وہ بھی دور ہونے لگیں۔ سب سے بڑی دقت تو کونسل کی تھی۔ وہ بھی اللہ تعالیٰ نے دور فرمائی۔ پھر سب کچھ بہت اچھے طریقے سے ہوتا گیا اور جلد ہی نیا مرکز تیار ہوگیا۔"

یہاں توقف تھا مگر وہ توقف جہاں کچھ کہنا سوئے ادب ہوتا ہے۔ الحمدللہ کہ میں نے اور کچھ نہ کہا تھا، کہ حضور نے ازراہ شفقت خود ہی فرمایا:

"میرے خطبہ کے بعد وہ لوگ، جنہیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ساتھ اسلام آباد کی زمین خریدتے وقت ساتھ کام کرنے کا موقع ملا، مجھے لکھ رہے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے کئی مرتبہ اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ مرکز اسلام آباد میں قائم ہو، مگر اس وقت بہت سی دقتیں سامنے آتی رہیں۔ مقامی کونسل ہی کی طرف سے اتنی پابندیاں تھیں کہ اس وقت یہ بات ناممکن ہو کر رہ گئی۔ تو ان سب کو بھی میں یہی لکھ رہا ہوں کہ ہر کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک وقت مقرر کر رکھا ہوتا ہے۔ یہاں بھی تو وہی مقدر والی بات ہے۔ اس کام کے لئے کوششوں کے ثمر آور ہونے کے لئے بھی ایک وقت تھا۔ ہم کوشش کرتے رہے۔ پھر وہ وقت آیا جب اللہ تعالیٰ نے اس کام کا ہونا لکھا تھا اور یوں کوشش اور تدبیر کو اللہ تعالیٰ نے برکت بخش دی۔"

جس روز حضور انور نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا تھا، میں یہ سوچتا رہا کہ دنیا بھر سے لوگوں نے بہت دلچسپ نکات حضور کی خدمت میں تحریر کئے ہوں گے۔ مگر ظاہر ہے کہ حضور سے پوچھنے کی مجال کہاں سے آتی اور آ بھی جاتی تو شاید سوال ہچکچاہٹ ہی میں کھو کر رہ جاتا۔ خدا کا شکر کہ عرفان کا چشمہ جاری تھا۔

فرمایا: "بعض نے یہ نکتہ بھی نکالا ہے کہ پینتیس سال کے قریب ربوہ مرکز رہا۔ اب یہاں بھی اتنا ہی عرصہ گزر گیا تھا کہ یہاں سے بھی مرکز کے منتقل ہونے کا وقت آ گیا وغیرہ۔ تو لوگ تو بہت کچھ لکھ رہے ہیں۔"

پھر کچھ توقف کے بعد فرمایا، "لسانیات سے شغف رکھنے والے بھی بہت کچھ لکھ رہے ہیں۔ مرزا محمد الدین ناز صاحب نے لکھا ہے کہ اسلام آباد Tilford میں واقع ہے اور ٹلفورڈ کا انگریزی میں مطلب ہے زرخیز زمین جو دریا سے ملحقہ حصہ میں واقع ہو۔ تو انہوں نے یہ نکتہ نکالا ہے کہ وہ جو حدیث میں آیا ہے کہ حارث نامی ایک شخص ماورا النہر سے نکلے گا، تو شاید وہ اشارہ یہاں بھی اطلاق پاتا ہو۔"

خاکسار نے ملاقات کے بعد Tilford کے معنی لغت میں دیکھے تو اس لفظ کا ماخذ یوں لکھا تھا:

"fer"tile ford(غالباً From a fertile ford سے Tilford بن گیا)

پھر وہ حدیث بھی تلاش کی جس کا ذکر فرماتے ہوئے میرے منکسر مزاج آقا نے اشارۃً ذکر فرمایا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے اپنی تصنیف ازالہ اوہام میں اسے بیان کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ "ابو داؤد کی صحیح میں درج ہے کہ ایک شخص حارث نام یعنی حارث ماورا النہر۔۔۔ سے نکلے گا جو آل رسول کو تقویت دے گا۔ جس کی امداد اور نصرت ہر ایک مومن پر واجب ہو گی۔۔۔"

زرخیز Ford میں واقع اس زرخیز زمین پر جو شخص آباد ہونے اور آباد کاری کرنے جا رہا ہے، وہ امیرالمومنین ہے، خلیفۃ المسیح الموعودؑ ہے، اور ساتھ زراعت کی تعلیم اور وسیع تجربہ بھی رکھتا ہے۔ خطبہ میں حضور نے اس خواہش کا اظہار بھی فرمایا تھا کہ یہ مرکز جس کا نام اسلام آباد ہے، اللہ تعالیٰ اسے تبلیغ اسلام کا مرکز بنا دے۔ اب ان ساری باتوں کو سامنے رکھا تو جامعہ احمدیہ یوکے کے طلبا کے ساتھ حضور کی ایک نشست یاد آ گئی جس میں ایک طالب علم نے حضور سے عرض کی کہ "حضور، کیا اب بھی آپ کو زراعت سے شغف ہے؟"۔ حضور نے فرمایا کہ ہے تو سہی مگر اب تم لوگ وہ فصلیں ہو جن کی میں نشوونما کرتا ہوں۔

اس ساری تصویر کو یکجا کیا تو اسلام آباد کے Tilford میں واقع ہونے کے نئے مفاہیم کھلتے چلے گئے۔

ملاقات اپنے اختتام کو پہنچا چاہتی تھی۔حضور کی نئے مرکز کی طرف ہجرت کی خوشی کے ساتھ ساتھ ایک اور احساس بھی تھا جو کئی دن سے اپنے ہونے کا پتہ دیتا تھا۔اس احساس کو الفاظ پہنانا مشکل تھا۔اتنا مشکل کہ صرف اسی قدر کہہ پایا کہ،

”حضور، اب مسجد فضل۔۔۔“

اللہ خوش رکھے میرے آقا کو کہ میرے ادھورے سوال کا ایسا جواب عطا فرمایا کہ جو تاریخ احمدیت میں سنہرے حروف سے لکھا جانے کے لائق ہے۔فرمایا:

”مسجد فضل کی جو اہمیت ہے وہ تو کبھی کم نہیں ہوسکتی۔یہاں تو حضرت مصلح موعودؓ سمیت چار خلفا نے نمازیں پڑھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگی ہیں۔ یہ تو ایک ایسا خزانہ ہے جسے مسجد فضل سے الگ کیا ہی نہیں جاسکتا۔ میں تو خود اس مسجد میں نماز ادا کرتے ہوئے اپنے سجدوں میں اللہ تعالیٰ سے دعائیں کیا کرتا ہوں کہ اے اللہ! حضرت مصلح موعودؓ کا جو مقصد اس مسجد کی تعمیر سے تھا، اسے پورا فرما۔انہوں نے یہاں جو دعائیں کیں انہیں قبول فرما۔ دوسرے خلفا نے یہاں جو جو دعائیں کیں انہیں بھی قبول فرما۔ میں تو یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ وہ دعائیں جو خلفا نے یہاں مانگی ہیں، وہ ہمیشہ اس مسجد میں قائم رہیں، اور ان کے نتیجہ میں ثمرات ہمیں ملتے چلے جائیں۔اور ہم بھی ان کے وارث بنتے رہیں۔“

ملاقات ختم ہوئی اور میں اس بابرکت کمرے سے نکل آیا۔

میری حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے دو ہی ملاقاتیں ہوئیں اور وہ اسی دفتر میں ہوئی تھیں۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے پہلی ملاقات بھی اسی دفتر میں ہوئی تھی۔میرا وقفِ زندگی کا عہد اسی دفتر میں قبول ہوا تھا۔حضور کی طرف سے اس نااہل غلام کو ذمہ داری تفویض ہوئی تو اس پر رہنمائی اور ہدایات کی درخواست کرنے اسی دفتر میں حاضر ہونے کا شرف حاصل ہوتا رہا۔ بحیثیت واقفِ زندگی مجھے اسی دفتر میں پاؤں پاؤں چلنا سکھایا گیا۔سولہ سال تک میرے اندر کے زنگ دھونے کی پُرشفقت کوشش اسی دفتر میں کی جاتی رہی۔میرے عیوب اور میری کمزوریوں کو جاننے والے میرے آقا نے میری اصلاح کی کوشش اسی دفتر میں فرمائی۔ میں نے اپنے طبیب سے اپنے روحانی امراض کے تعلق میں اسی دفتر میں رہنمائی چاہی۔میں اسی دفتر میں اس ہستی کے عشق میں مبتلا ہوا۔ میں نے اسی کمرے میں خلافت سے محبت، خلافت کی عظمت کے معانی سیکھے۔

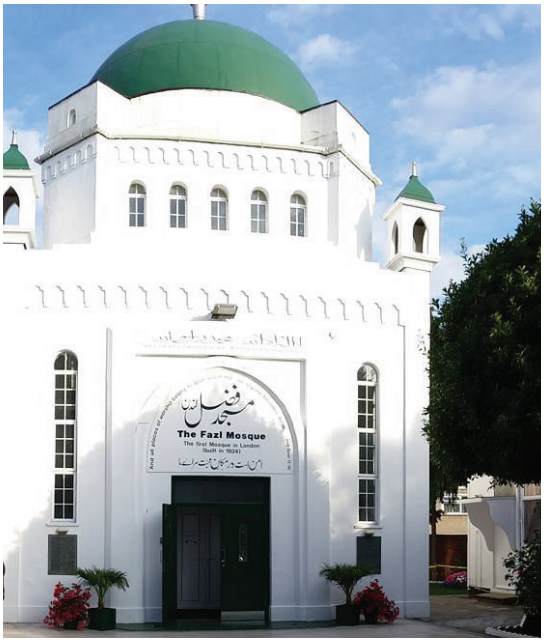

یہ سب یادیں ذہن پر آتی جاتی رہیں، مگر یادیں تو محض جذبات تک محدود ہوتی ہیں۔ حقیقت سے وابستہ خوشی کہیں زیادہ طاقتور ہوتی ہے۔اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو ایک نیا مرکز عطا فرمایا ہے۔ قصرِ عیسائیت اور اس سے بھی بلند تر قصرِ الحاد کے سینے پر قصرِ خلافت کے قیام کا اعجاز دکھایا ہے۔ یہاں سے اسلام کے نور کی کرنیں نکلنے والی ہیں اور تمام عالم میں پھیل جانے والی ہیں۔ اختتام کرتا ہوں حضرت مصلح موعودؓ کے ان اشعار پر جو حضورؓ نے لندن مسجد کے لئے زمین کی خرید کے موقع پر 1920ء میں تحریر فرمائے:

مرکزِ شرک سے آوازۂ توحید اٹھا
دیکھنا دیکھنا، مغرب سے ہے خورشید اٹھا
نور کے سامنے ظلمت بھلا کیا ٹھہرے گی
جان لو جلد ہی اب ظلمِ صنادید اٹھا

ادبی چٹکلہ

غنودیم، غنودیم

بحمد اللہ! میں اپنی طبعی اور ادبی عمر کی جس منزل میں ہوں وہاں انسان تحسین اور تنقیص دونوں سے اس درجہ مستغنی ہوجاتا ہے کہ ناکردہ خطاؤں تک کا اعتراف کرنے میں حجاب محسوس نہیں کرتا۔ چنانچہ اب مجھے ”کسے کہ خنداں نہ شد از قبیلہ ٔ ما نیست“ پر اصرار کے باوجود یہ اقرار کرنے میں خجالت محسوس نہیں ہوتی کہ میں طبعاً، اصولاً، اور عادتاً یاس پسند اور بہت جلد شکست مان لینے والا آدمی ہوں۔قنوطیت غالباً مزاح نگاروں کا مقدر رہے۔مزاح نگاری کے باوا آدم سوفٹ پر دیوانگی کے دَورے پڑتے تھے اور اس کی یاس پسندی کا یہ عالم تھا کہ اپنی پیدائش کو ایک المیہ سمجھتا تھا۔ چنانچہ اپنی سالگرہ کے دن بڑے التزام سے سیاہ ماتمی لباس پہنتا اور فاقہ کرتا تھا۔مارک ٹوین پر بھی اخیر عمر میں کلبیت طاری ہوگئی تھی۔مرزا کہتے ہیں کہ ان مشاہیر محتشم سے تمہاری مماثلت بس اسی حد تک ہے۔بہرحال، قبل از وقت مایوس ہوجانے میں ایک فائدہ یہ دیکھا کہ ناکامی اور صدمے کا ڈنک اور ڈر پہلے ہی نکل جاتا ہے۔بعض نامور پہلوانوں کے گھرانوں میں یہ رواج ہے کہ ہونہار لڑکے کے بزرگ اس کے کان بچپن میں ہی توڑ دیتے ہیں، تاکہ آگے چل کر کوئی نابکار مخالف پہلوان توڑنے کی کوشش کرے تو ذرا تکلیف نہ ہو۔ مزاح کو میں دفاعی میکنزم سمجھتا ہوں۔یہ تلوار نہیں، اس شخص کا زرہ بکتر ہے جو شدید زخمی ہونے کے بعد اسے پہن لیتا ہے۔زین بدھ ازم میں ہنسی کو گیان کا زینہ سمجھا تھا۔لیکن سچ پوچھیے تو اونچ نیچ کا سچا گیان اس سمے پیدا ہوتا ہے جب کھمبے پر چڑھنے کے بعد کوئی نیچے سے سیڑھی ہٹالے۔مگر ایک کہاوت یہ بھی سنی کے بندر پیڑ کی پھنگ پر سے زمین پر گر پڑے تب بھی بندر ہی رہتا ہے۔ (آب گم از مشتاق یوسفی صفحہ)

تعارف کتاب

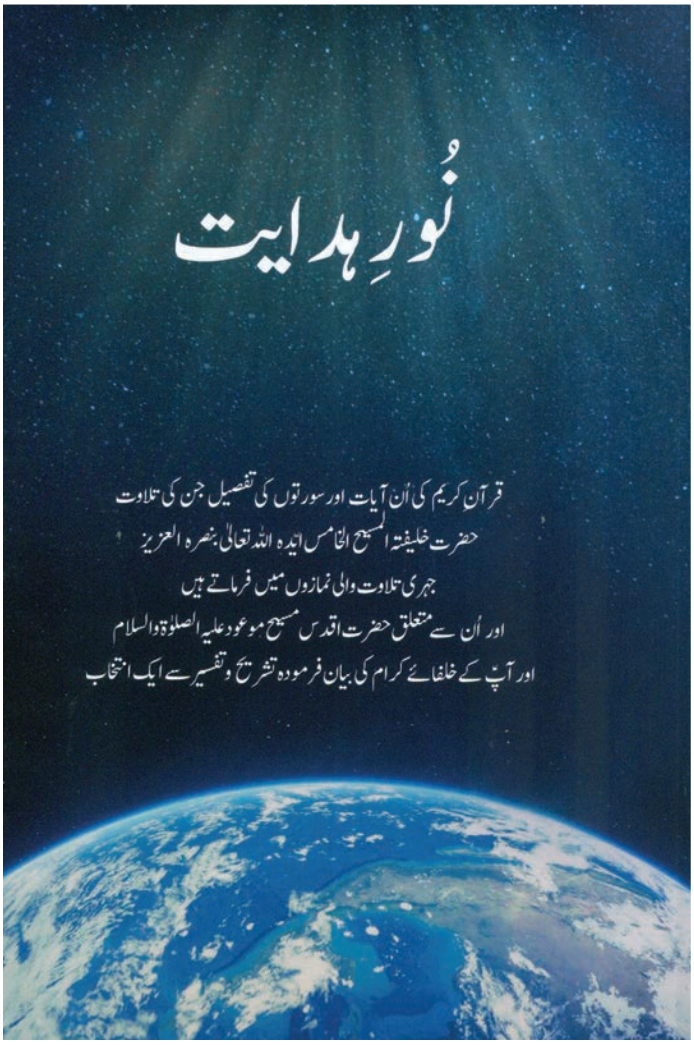

نورِ ہدایت

قرآنِ کریم کی اُن آیات اور سورتوں کی تفصیل جن کی تلاوت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہری تلاوت والی نمازوں میں فرماتے ہیں اور اُن سے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ علیہ السلام کے خلفائے کرام کی بیان فرمودہ تشریح وتفسیر سے ایک انتخاب

(نصیر احمد قمر۔ایڈیشنل وکیل الاشاعت۔ لندن)

18/ مئی 1996ء کو ہیمبرگ (جرمنی) میں واقفینِ نَو بچوں اور بچیوں کی ایک کلاس حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ساتھ منعقد ہوئی۔ اس کلاس کے دوران حضور رحمہ اللہ نے ان سے پوچھا کہ اذان کے بعد کی دعا کس کو آتی ہے تو سوائے ایک آدھ کے کسی کو بھی یہ دعا یاد نہیں تھی اور اس کا ترجمہ بھی کسی کو نہیں آتا تھا۔ حضور رحمہ اللہ نے اچھی طرح سمجھا کر اذان کے بعد کی دعا اور اس کا ترجمہ سکھایا اور تاکید فرمائی کہ آپ نظمیں یا دعائیں جو کچھ بھی یاد کریں اس کے ترجمہ و مفہوم کو بھی اچھی طرح یاد کریں۔ اسی تسلسل میں آپؒ نے یہ بھی فرمایا کہ:

"بچوں کو خصوصیت سے اور بڑوں کو بھی وہ آیتیں یاد کرنی چاہئیں جن کی نمازوں میں تلاوت کرتا ہوں اور اکثر مَیں فجر، مغرب اور عشاء کی نمازوں میں بدل بدل کر تلاوت کرتا ہوں۔"

حضور رحمہ اللہ نے فرمایا کہ:

"یہ آیتیں جو مَیں نے چُنی ہیں کسی مقصد کے لئے چُنی ہیں۔ اگر ان کا ترجمہ آتا ہو تو اس کا دل پر اثر پڑے گا۔ اگر مطلب نہ آتا ہو تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔"

اسی طرح حضور رحمہ اللہ نے تاکیدی ہدایت فرمائی کہ:

"جو سورت تلاوت کریں اس کا ترجمہ ضرور آنا چاہئے۔ ترجمہ کو غور سے پڑھیں اور یاد کریں اور اتنا یاد کریں کہ اِدھر تلاوت ہو رہی ہو اور اُدھر آپ کے دل میں اس کا مضمون اتر رہا ہوتی کہ آپ کا دل قرآن کی عظمت سے بھر جائے۔"

(الفضل انٹرنیشنل 7 تا 13 جون 1996ء صفحہ 9)

اپریل 1997ء میں لجنہ اماء اللہ ربوہ مقامی نے حضور رحمہ اللہ کی نمازوں میں تلاوت فرمودہ آیات کو یکجا کر کے مع ترجمہ شائع کیا۔ 2015ء کے آخر پر انہوں نے اس کا دوسرا ایڈیشن تیار کیا جس کے آغاز میں ایک تحقیقی اور معلوماتی نوٹ بھی شامل کیا گیا جس میں اُن آیات وسُوَرِ قرآنی کی تفصیل درج کی گئی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ جہری تلاوت والی نمازوں میں تلاوت فرماتے تھے۔ اسی طرح جو آیات وسُوَر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نمازوں میں تلاوت فرماتے ہیں ان کی تفصیل بھی درج کی گئی۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے یہ تحقیقی نوٹ اس کتاب میں بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت پر وہ تمام آیات وسُوَرِ قرآنی جن

کی حضورِ انور ایدہ اللہ جہری تلاوت والی نمازوں (یعنی فجر، مغرب، عشاء اور جمعہ) میں تلاوت فرماتے ہیں ان کا عربی متن مع ترجمہ اور اسی طرح ان کی مختصر تشریح و تفسیر کو شامل کیا گیا ہے تا کہ افرادِ جماعت جب ان آیات و سُوَر کی تلاوت کریں یا سنیں تو ان کے مضامین بھی ان کے پیشِ نظر رہیں اور ان کے دل قرآن کی عظمت سے بھر جائیں۔

اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظلّ کامل اور آپ کے عظیم روحانی فرزند حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس لئے مبعوث فرمایا کہ تا تعلیماتِ حقّہ قرآنی کو ہر قوم اور ہر ملک میں شائع اور رائج فرماوے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خداوند تعالیٰ نے اس احقر العباد کو اس زمانہ میں پیدا کر کے اور صدہا نشانِ آسمانی اور خوارقِ غیبی اور معارف و حقائق مرحمت فرما کر اور صدہا دلائل عقلیہ قطعیہ پر علم بخش کر یہ ارادہ فرمایا ہے کہ تا تعلیماتِ حقّہ قرآنی کو ہر قوم اور ہر ملک میں شائع اور رائج فرماوے اور اپنی حجت ان پر پوری کرے۔"

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد اوّل صفحہ 596 حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

اسی طرح آپؑ نے فرمایا:

"جاننا چاہئے کہ کھلا کھلا اعجاز قرآنِ شریف کا جو ہر ایک قوم اور ہر ایک اہلِ زبان پر روشن ہو سکتا ہے جس کو پیش کر کے ہم ہر ایک ملک کے آدمی کو خواہ ہندی ہو یا پارسی یا یوروپین یا امریکن یا کسی اور ملک کا ہو ملزم و ساکت و لاجواب کر سکتے ہیں، وہ غیر محدود معارف و حقائق و علوم حکمیہ قرآنیہ ہیں جو ہر زمانہ میں اُس زمانہ کی حاجت کے موافق کھلتے جاتے ہیں اور ہر ایک زمانہ کے خیالات کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلّح سپاہیوں کی طرح کھڑے ہیں... کھلا کھلا اعجاز اس کا تو یہی ہے کہ وہ غیر محدود معارف و دقائق اپنے اندر رکھتا ہے۔ جو شخص قرآنِ شریف کے اس اعجاز کو نہیں مانتا وہ علمِ قرآن سے سخت بے نصیب ہے... قرآن شریف کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے اور جس طرح صحیفۂ فطرت کے عجائب و غرائب خواص کسی پہلے زمانہ تک ختم نہیں ہو چکے بلکہ جدید در جدید پیدا ہوتے جاتے ہیں یہی حال ان صُحُفِ مطہّرہ کا ہے تا خدائے تعالیٰ کے قول اور فعل میں مطابقت ثابت ہو۔"

اسی طرح فرمایا:

"قرآن شریف کے عجائبات اکثر بذریعہ الہام میرے پر کھلتے رہتے ہیں۔ اور اکثر ایسے ہوتے ہیں کہ تفسیروں میں ان کا نام و نشان نہیں پایا جاتا... یہ بھی یاد رکھیں کہ قرآن شریف کے ایک معنے کے ساتھ اگر دوسرے معنے بھی ہوں تو ان دونوں معنوں میں کوئی تناقض پیدا نہیں ہوتا اور نہ ہدایت قرآنی میں کوئی نقص عائد حال ہوتا ہے۔ بلکہ ایک نور کے ساتھ دوسرا نور مل کر عظمتِ فرقانی کی روشنی نمایاں طور پر دکھائی دیتی ہے۔ اور چونکہ زمانہ غیر محدود انقلابات کی وجہ سے غیر محدود خیالات کا بالطبع محرّک ہے لہٰذا اس کا نئے پیرایہ میں ہو کر جلوہ گر ہونا یا نئے نئے علوم کو بمنصّۂ ظہور لانا، نئے نئے بدعات اور محدثات کو دکھلانا ایک ضروری امر اس کے لئے پڑا ہوا ہے... قرآن بلاریب غیر محدود معارف پر مشتمل ہے اور ہر یک زمانہ کی ضرورت لاحقہ کا کامل طور پر متکفّل ہے۔"

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 255 تا 264)

الغرض قرآن مجید اور احادیث نبویہ کی پیشگوئیوں کے مطابق تمکنت دین اسلام اور تعلیماتِ حقّہ قرآنی کی اشاعت و ترویج کے لئے اِس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ چنانچہ آپؑ اور آپؑ کے بعد آپ کے خلفائے کرام ہی وہ مقدّس اور مبارک وجود ہیں جن کے ذریعہ سے تعلیم کتاب وحکمت اور اشاعتِ نورِ ہدایتِ قرآنی کا کام ساری دنیا میں جاری ہے۔

اس لئے ان آیات و سُوَرِ قرآنی کی تشریح و تفسیر کے لئے اِنہی مطہّر و مقدّس وجودوں کی بیان فرمودہ تفاسیر سے استفادہ کیا گیا ہے۔ حقائق و معارف قرآنی پر مشتمل جواہرات کے یہ خزانے اپنے حسن و رعنائی اور چمک دمک میں بے نظیر اور اپنی وسعت و گہرائی میں بیکراں اور لازوال اور لامتناہی ہیں۔ اور ضرورتِ زمانہ اور اقتضائے حال کے مطابق ان کا ظہور ہوتا چلا جاتا ہے۔ ان پاک وجودوں کی بیان فرمودہ آسمانی اور نورانی تفسیر القرآن کے ہزارہا صفحات پر مشتمل مواد میں سے یہ انتخاب محض بطور نمونہ کے ہے۔

امید ہے کہ اس کا مطالعہ افرادِ جماعت کے دلوں میں نہ صرف قرآن کریم کی محبت اور اس کے عرفان میں اضافہ کا موجب ہو گا بلکہ ان کے اندر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفائے کرام کے فرمودات اور تحریرات کے بالاستیعاب مطالعہ اور تدبّر قرآن اور فہم و تعلیم قرآن کے لئے ایک ذوق اور شوق پیدا ہو گا اور وہ انوارِ قرآنی سے اپنے قلوب و اذہان اور اپنے وجودوں کو منوّر کر کے اس نورِ ہدایت کو آگے پھیلاتے ہوئے خیر الرُّسُل، خاتم الانبیاء حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نہایت ہی مبشّر و مبارک نوید کا مصداق بننے کی ہر ممکن سعی کریں گے جس میں آپؐ نے اپنی اُمّت سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا تھا کہ خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَ عَلَّمَہٗ یعنی تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو پہلے خود قرآن سیکھے اور پھر دوسروں کو بھی سکھائے۔

اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

یہ کتاب جماعت احمدیہ یُوکے، کینیڈا اور جرمنی کے شعبہ اشاعت سے دستیاب ہے۔

مختلف ممالک کی جماعتیں اس کتاب کے حصول کے لئے ایڈیشنل وکالت اشاعت (ترسیل) لندن سے رابطہ کریں۔

جلسہ سالانہ جرمنی و برطانیہ 2019ء

جلسہ سالانہ جرمنی مؤرخہ 5,6,7 جولائی 2019ء Messe Karlsruhe میں منعقد ہو گا، انشاءاللہ

جلسہ سالانہ برطانیہ مؤرخہ 2،3،4 اگست 2019ء کو حدیقۃ المہدی میں منعقد ہو گا، انشاءاللہ

تقریباتِ شادی خانہ آبادی

1۔ مکرم عاطف محمود صاحب ابن مکرم مظفر محمود احمد صاحب (سابق مبلغ سپین حال مقیم جرمنی، صدر جماعت حلقہ لے ہائیم) آف ریڈ شٹڈ جرمنی کی تقریب شادی مؤرخہ 14-13/اپریل 2019ء جرمنی میں منعقد ہوئی، فالحمد للہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت مؤرخہ 10/ستمبر 2018ء بعد نماز ظہر و عصر بیت السبوح جرمنی میں نکاح کا اعلان فرمایا تھا۔ عزیزم عاطف محمود صاحب کے دادا جان میاں عارف محمد صاحب (مرحوم) آف ربوہ جبکہ نانا مکرم خلیل احمد باجوہ صاحب آف مورفیلڈن جرمنی ہیں اور جماعتی خدمات کی توفیق پا رہے ہیں۔

دلہن عزیزہ مُنیزہ محمود بنت مکرم ثاقب نواز بھٹی صاحب (مرحوم) ہیں آف HORB ہیں۔ عزیزہ کے چچا مکرم عدیل احمد گوندل صاحب مربی سلسلہ حال ربوہ اور دادا مکرم چوہدری نذیر احمد گوندل صاحب حال کینیڈا بھی شادی میں شامل ہوئے۔ رخصتی اور دعوتِ ولیمہ کے دن دعا مکرم مولانا عبدالباسط طارق صاحب مبلغ سلسلہ نے کروائی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس شادی کو دونوں خاندانوں اور جماعت کے لئے بہت بابرکت کرے، آمین۔

2۔ مؤرخہ 12/اپریل 2019ء کو عزیزہ شمائلہ ملہار بنت میاں عطاء الہادی صاحب حال مقیم امریکی کی رخصتی عزیز عدیل طیب ولد میاں منصور طیب صاحب آف انگلینڈ کے ساتھ بمقام گروس گیراؤ جرمنی میں ہوئی۔ عزیزم عدیل طیب جامعہ احمدیہ انگلینڈ میں درجہ خامسہ کے طالب علم ہیں۔ عزیزہ شمائلہ ملہار مکرم میاں منظور احمد غالب صاحب کی پوتی ہیں اور عزیزم عدیل طیب ان کے نواسے ہیں۔ نیز عزیزم مکرم میاں سراج الدین جاوید صاحب حال مقیم جرمنی کے پوتے ہیں۔ مکرم میاں منظور احمد غالب صاحب کا تعلق دودہ ضلع سرگودھا سے ہے اور ان کو بفضلہٖ تعالیٰ ایک لمبا عرصہ مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق ملی۔ مکرم شمشاد احمد قمر صاحب (پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی) نے دعا کروائی۔ نکاح کا اعلان حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ 14/مارچ 2019ء مسجد بیت الفضل لندن میں فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس شادی کو دونوں خاندانوں اور جماعت کے لئے بہت بابرکت کرے، آمین۔

پاکستان سے آنے والے طلبہ

مرکز سے موصولہ ہدایت کے مطابق مختلف ممالک سے جرمنی میں بغرض تعلیم آئے ہوئے طلباء و طالبات کے لئے اعلان ہے کہ وہ جس مقصد سے جرمنی آئے ہیں اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں یعنی پہلے اپنی تعلیم مکمل کریں اس کے بعد کوئی دوسرا قدم اٹھائیں۔ کوئی بھی طالب علم تعلیم کو خیرباد کہہ کر جرمنی یا کسی دوسرے ملک میں اسائلم کے درخواست نہ دے۔ اگر کسی نے اسائلم کی درخواست دی تو جماعت کوئی مدد نہیں کرے گی۔

سوشل میڈیا پر اقتباسات

کچھ لوگ خلفائے احمدیت کے خطبات، خطابات اور ایڈریسز میں سے منتخب وڈیو کلپس جماعت کی اجازت کے بغیر سوشل میڈیا پر ڈال دیتے ہیں۔ آئندہ سے کوئی بھی فرد جماعت بلا اجازت ایسا کام نہ کرے۔

محمود احمد طاہر۔ سیکرٹری امور عامہ جرمنی

ولادت

خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کے بڑے بیٹے عزیزم سعد محمود باجوہ صاحب مربی سلسلہ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ اور بہو عزیزہ طیبہ مہناز باجوہ صاحبہ کو 12/نومبر 2018ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہِ شفقت بچی کا نام تابندہ محمود تجویز فرمایا ہے۔ بچی خدا کے فضل سے وقفِ نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے اور چوہدری محمد علی صاحب پٹواری آف چونڈہ ضلع سیالکوٹ (پاکستان) رفیق حضرت مسیح موعودؑ کی نسل سے ہے نیز مکرم بشیر احمد باجوہ صاحب آف داتہ زید کا ضلع نارووال (پاکستان) حال مقیم گوڈے لاؤ جرمنی کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے بچی کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور نیک خادمہ دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ریاض محمود باجوہ)

بیت السبوح میں اعتکاف کے خواہش مند!

امسال رمضان المبارک کا آغاز ان شاء اللہ مؤرخہ 7/مئی 2019ء سے ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان المبارک سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔ رمضان المبارک کے عشرہ میں بیت السبوح میں اعتکاف بیٹھنے کے لئے مقامی جماعت کے علاوہ دوسری بہت سی جماعتوں سے بھی کثیر تعداد میں درخواستیں موصول ہوتی ہیں۔ جن میں سے ہر ایک درخواست کو منظور کرنا لوکل امارت فرانکفورٹ کی انتظامیہ کے لئے ممکن نہیں۔ لہٰذا تمام درخواست دہندگان کی خدمت میں انتظامی امور کے حوالہ سے چند گزارشات پیش ہیں۔

1۔ بیت السبوح مسجد میں صرف 18 معتکفین اور 17 معتکفات کے لئے گنجائش ہے۔ چنانچہ مقامی احباب کی درخواستوں کے بعد اُن احباب کی درخواستوں پر غور کیا جاتا ہے۔ لہٰذا درخواست دہندگان سے توقع کی جاتی ہے کہ اپنی اپنی جماعت یا علاقہ کی مسجد میں اعتکاف بیٹھنے کی درخواست دیں۔

2۔ آنحضرت ﷺ کی سنت سے اعتکاف 10 دن کا ثابت ہے۔ بعض احباب و خواتین صرف 5 یا 3 دن کے لئے درخواست دیتے ہیں۔ ایسی صورت میں مسنون اعتکاف کرنے والوں کی ترجیح دی جاتی ہے۔

3۔ درخواست کے لئے لوکل امارت سے فارم حاصل کرنے کے بعد بروقت جمع کروایا جائے۔ نامکمل درخواستیں زیرِ غور نہیں لائیں جائیں گی۔

4۔ اعتکاف کا آغاز 20 رمضان المبارک فجر کی نماز سے ہو جاتا ہے۔ اس کی پابندی کی جائے۔ کسی ہنگامی صورت میں انتظامیہ کو بروقت مطلع کیا جائے۔

5۔ معتکفین کو کیبن اور آرام کے لئے گدے مہیا کئے جاتے ہیں دیگر سامان مثلاً کمبل، چادر، جماعتی شناختی کارڈ، میڈیکل انشورنش کارڈ وغیرہ ہمراہ لانے کی درخواست کی جاتی ہے۔

6۔ شعبہ ضیافت کی طرف سے سحر و افطار کا ہدیہ 60 یورو مقرر ہے۔

اس سال درخواست دینے کی آخری تاریخ 17 مئی 2019ء ہے۔ (لوکل امیر فرینکفرٹ)

جرمنی کے انتہائی شمالی شہر

Husum میں مسجد محمود کا سنگِ بنیاد

(رپورٹ: عرفان احمد خان)

Husum جرمنی کے انتہائی شمال میں صوبہ Schwleswig Holstein واقع ہے۔ 2.89ملین آبادی کے اس شہر کی اہمیت اس لئے بھی ہے کہ یہ علاقہ سکینڈیا جانے والے لوگوں کی گزر گاہ ہے۔ 100مساجد سکیم کے تحت اس صوبہ کے اہم شہروں کیل اور ریوبک میں مساجد تعمیر کی جاچکی ہیں۔ کیل میں مسجد حبیب 2004ء تعمیر اور افتتاح عمل میں آیا جبکہ لیوبک کی مسجد بیت العافیت 2011ء میں تعمیر ہوئی۔ اب خدا کے فضل سے 04/اپریل 2019ء کو اسی صوبہ کہ شہر Husum میں مسجد محمود کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔

جماعت Husum کا تعارف

1980ء تک جرمنی کے اس حصہ میں رہنے والے احمدی ہمبرگ جماعت سے منسلک تھے۔ بعد ازاں Nord-stadt, Huselund اور Husum میں رہنے والے احمدیوں کی علیحدہ سے جماعت قائم کر دی گئی۔ 1985ء میں ایک ہی خاندان کے 12افراد نے سویڈن سے ہجرت کر کے Husum میں سکونت اختیار کی تو Husum میں علیحدہ جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ اس خاندان نے ایک بڑے گھر میں رہائش اختیار کی اور اس بلڈنگ میں ایک کمرہ نمازوں کی ادائیگی کے لئے بطور مسجد مخصوص کر دیا گیا۔

اسی سال یہاں مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام عمل میں آیا جبکہ 1990ء میں لجنہ اماء اللہ، 1994ء میں ناصرات الاحمدیہ اور 1995ء میں مجلس انصار اللہ کی تنظیمیں قائم ہوئیں۔ 1989ء میں ایک جرمن خاتون نے بیعت کر کے اسلام قبول کیا۔ اس وقت جماعت کے ممبران کی تعداد 116 ہوچکی ہے جن میں ایک عرب اور 2 جرمن ممبر بھی شامل ہیں۔ 2009ء سے جماعت کا سینٹر ایک کرائے کی عمارت میں قائم کیا گیا ہے۔ نومبر 2013ء میں Husum شہر میں اسلامی کتب کی تین روزہ نمائش کا اہتمام ہوا۔ جس میں 70 سے زائد زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم رکھے گئے۔ مجلس انصار اللہ نے 29 ستمبر 2012ء کو شہر کی انتظامیہ کو درخت کا تحفہ پیش کیا جسے زمین میں لگانے کی تقریب میں شہر کے میئر Uwe Schmitz اور پولیس کے چیف Erich Bretthauser نے شرکت کی۔ 18 ستمبر 2013ء کو شہر کے ایک دوسرے علاقے میں انصار اللہ نے درخت لگانے کی سعادت حاصل کی۔

مسجد کی تعمیر

جماعت Husum ایک لمبے عرصہ سے مسجد کی تعمیر کے لئے کوشاں تھی۔ چنانچہ مقامی کونسل کی رضامندی ملنے کے بعد 29 دسمبر 2016ء کو دو ہزار تین سو پچانوے مربع میٹر قطعہ اراضی مسجد کی تعمیر کے لئے خریدی گئی۔ جس پر نقشہ کی منظوری کے بعد 04/اپریل 2019ء کو سنگِ بنیاد کی یہ بابرکت تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں شہر کے لارڈ میئر، صوبائی اسمبلی کے سپیکر اور دیگر سیاسی و سماجی شخصیات نے شرکت کی۔ Evn. چرچ کے پادری نے بھی نہ صرف تقریب میں شمولیت اختیار کی بلکہ وہ مسجد محمود کی بنیاد میں اینٹ رکھنے والوں میں شامل تھے۔ اس مسجد کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد محمود عطا فرمایا ہے۔

تقریب سنگِ بنیاد

مؤرخہ 04/اپریل 2019ء کو مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کا دن مقرر تھا جس کی تیاری کے لئے احباب جماعت Husum کئی دن سے مصروف تھے۔ 04/اپریل کو باجماعت نماز تہجد سے دن کا آغاز کیا گیا۔ شامیانے لگانے، سنگِ بنیاد کی جگہ تیار کرنے، مہمانوں کو بٹھانے اور دعوت عصرانہ کا تمام کام قبل از دوپہر مکمل کر لیا گیا۔ فرینکفرٹ، ہمبرگ و دیگر علاقوں کے

سنگ بنیاد رکھے جانے کے بعد ہونے والی تقریب سے محترم امیر صاحب جرمنی مخاطب ہیں۔ سٹیج پر دائیں سے بائیں
1.Herr Friedemann Magaard(Pastor der Marienkirche Husum),2.Herr Klaus Schlie(Landtagspräsident Schleswig-Holstein),
3.Herr Uwe Schmitz(Bürgermeister Husum),4.Herr Carsten Sörensen(Stellvertretende des Landrates Nordfriesland)

مہمان دو بجے سے قبل تقریب کی جگہ پر تشریف لے آئے تھے۔تقریب دوحصوں پر مشتمل تھی،ایک مسجد کی سنگِ بنیاد کی تقریب تھی اور دوسری تقریب کا اہتمام Nord see Congress zentrum کے خوبصورت ہال میں کیا گیا تھا۔سنگِ بنیاد کی تقریب دو بجے تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو مکرم مشہود احمد ظفر مبلغ سلسلہ نے کی۔جس کے بعد جرمن اور اردو ترجمہ پیش کیا گیا۔محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی نے زیرِ لب دعائیں پڑھتے ہوئے پہلی اینٹ بنیاد میں رکھی۔یہ اینٹ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت دعا کرکے بھجوائی تھی۔اس کے بعد بالترتیب درج ذیل احباب و خواتین نے اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل کی۔

1۔Herr.Uwe Schmitz, Bürgermeister Husum

2۔ Herr. Klaus Schlie سپیکر صوبائی اسمبلی

3۔ Herr. Friedemann Magaard پادری مارین چرچ

4۔مکرم صداقت احمد صاحب، مبلغ انچارج جرمنی

5۔مکرم حبیب گھمن صاحب، مبلغ سلسلہ

6۔مکرم مبارک احمد شاہد صاحب،صدر مجلس انصار اللہ جرمنی

7۔مکرم احمد کمال صاحب، صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی

8۔مکرمہ عطیہ نور احمد صاحبہ، صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی

9۔مکرم حبیب عمر صاحب، سیکرٹری رشتہ ناطہ شمالی جرمنی

10۔مکرم عبدالرؤف صاحب، ریجنل امیر

11۔مکرم غسان حمید ورک صاحب، صدر جماعت

12۔مظفر احمد، سیکرٹری مال

13۔مکرم امجد احمد نظام صاحب، زعیم مجلس انصار اللہ

14۔مکرم محمد ضیاء ناصر صاحب، قائد مجلس خدام الاحمدیہ

15۔مکرمہ عابدہ خان صاحبہ، صدر لجنہ اماء اللہ

16۔مکرم طارق محمود صاحب، سیکرٹری مال جرمنی

17۔مکرم ڈاکٹر محمود احمد طاہر صاحب، سیکرٹری امورِ عامہ جرمنی

18۔عزیزہ عروسہ قمر، واقفہ نو جماعت Husum

19۔عزیزم مکرم مصور احمد، وقف نو جماعت Husum

بنیاد میں اینٹیں رکھنے کے دوران وہاں موجود تمام حاضرین زیرِ لب دعائیں پڑھتے رہے۔آخر پر محترم امیر صاحب جرمنی نے اجتماعی دعا کروائی۔دعا کے بعد تمام حاضرین کو Nordsee congress zentrum کے ہال میں لے جایا گیا۔جہاں پہلے سے بہت سارے مہمانان موجود تھے جن کو جماعت احمدیہ کی عالمگیر مساعی پر دستاویزی فلم دکھائی گئی۔تلاوت قرآن کریم کے بعد محترم امیر صاحب جرمنی نے تعارفی اور استقبالیہ کلمات کہے،اس کے بعد مہمان مقررین کو تقریر کی دعوت دی گئی۔

مہمان مقررین کی طرف سے جماعت کی سماجی خدمات کی تعریف

صوبہ Schwleswig Holstein کی اسمبلی کے سپیکر Klaus Schlie نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں احمدیہ جماعت کے دوستوں سے واقف ہوں۔ان کا عمل ان کے ماٹو "محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں" کے مطابق ہے۔معاشرہ میں ہم آہنگی برقرار رکھنے کے لئے احمدیہ جماعت کا ماٹو قابلِ قدر ہے۔جرمنی کا بنیادی قانون مذہبی آزادی کا حق دیتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ جرمنی میں ہر جگہ ہر مذہب کے لوگ موجود ہیں اور مذہبی آزادی کے حق سے مستفیض ہو رہے ہیں۔احمدیہ جماعت تھوڑے سے افراد پر مشتمل ہے لیکن وہ معاشرے کی جو خدمت کر رہے ہیں وہ قابلِ قدر ہے۔جماعت احمدیہ کے افراد کا اپنے لئے علیحدہ عبادت گاہ بطور مسجد تعمیر کرنے کو ہم اور ہماری سوسائٹی خوش آئند سمجھتی ہے۔مسجد کی تعمیر اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ جرمنی اپنے آئین میں درج حقوق کی پاسداری کرنے والا ملک ہے۔ہمارا آئین رواداری کو رواج دیتا اور نفرت کے خاتمے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔مسجد کی تعمیر آپ کو اپنے مشن کی کامیابی سے ہمکنار کرے گی۔

شہر کے میئر Uwe Schmitz نے اس موقع پر کہا کہ Husum کی جماعت اپنی بعض خدمات کی وجہ سے شہر کے لوگوں میں متعارف ہے جس کی بدولت لوگ ان کو پسند کرتے ہیں۔نئے سال کے موقع پر وقارِ عمل، شہر میں درختوں کا لگانا،بے گھر افراد کو کھانا کھلانا اور بطور عطیہ خون پیش کرنا ان کی امتیازی خوبیاں ہیں۔جن کو شہر کے لوگ قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔مسجد کی تعمیر پر میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں آپ اور زیادہ منظم ہوکر شہر کی خدمت کریں گے۔

Landratsamt کے ممبر اور سوشل ڈیموکریٹک کے ممبر Casten F. Sörensen نے کہا کہ جماعت کے لوگ 1985ء سے یہاں آباد ہیں۔یہ وہ لوگ تھے جن کو سویڈن نے رہنے کا حق نہیں دیا لیکن یہاں ان کو رہنے کی اجازت دی گئی اور قرآن کے مطابق زندگی بسر کرنے کی اجازت حاصل ہے۔انہوں نے اپنے عمل سے خود کو معاشرے کے لئے مفید وجود ثابت کیا اور ملک کی خدمت کی جس کی ہم قدر کرتے ہیں۔معاشرے کے مسائل حل کرنے اور معاشرے کو حسین بنانے کے لئے سب کو ایک ساتھ کوشش کرنا پڑتی ہے اور جماعت احمدیہ اس کوشش میں شامل ہے۔

Marian Evanglishe چرچ کے پادری Friedemann Magaard نے اپنی مختصر تقریر میں کہا کہ معاشرے کو آگے لے جانے کے لئے ضروری ہے کہ انسان ایک دوسرے سے سیکھے اور ایک دوسرے کا خیال رکھے۔جیسا کہ امیر جماعت جرمنی نے ابھی کہا ہے کہ قرآن ایک دوسرے کے مذہبی جذبات کے احترام اور قدر کرنے کی تلقین کرتا اور مذہبی تعصب کے اظہار سے منع کرتا ہے۔ایک اچھے جذبے کا اظہار ہے۔

تقریب کا اختتام دعا سے ہوا جس کے بعد تمام حاضرین کی خدمت میں پُرتکلف ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

اس تقریب کی خبر Husumer Nachrichten و دیگر مقامی اخبارات میں شائع ہوئی۔صوبائی اسمبلی کے سپیکر Klaus Schlie کے دفتر سے اس تقریب کے حوالے سے خصوصی پریس ریلیز جاری کی گئی۔

قوم کے لوگو! اِدھر آؤ کہ نکلا آفتاب　　　وادیٔ ظلمت میں کیا بیٹھے ہو تم لیل و نہار

جلسہ ہائے یوم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

23 مارچ کا دن جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک خاص اہمیت کا حامل ہے یہ وہ دن ہے کہ جب حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی تھی چنانچہ اس دن کے حوالہ سے ہر سال جرمنی بھر کی جماعتوں میں جلسہ ہائے یومِ مسیح موعود کا انعقاد کیا جاتا ہے تا کہ آنے والی نسلوں کو اس دن کی اہمیت کا احساس دلایا جاتا رہے۔

لوکل امارت فرینکفرٹ

لوکل امارت فرانکفورٹ کو مؤرخہ 17 مارچ 2019ء بعد نماز ظہر و عصر جلسہ یوم مسیح موعودؑ بیت السبوح میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جلسہ کی صدارت مکرم ادریس احمد صاحب لوکل امیر فرانکفورٹ نے کی۔ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جرمن اور اردو ترجمہ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ کلام سے چند اشعار پیش کئے گئے۔ نظم کے بعد صدر مجلس نے 23 مارچ کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور اس حوالہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کا ایک تاکیدی ارشاد پڑھ کر سنایا۔ جلسے کی پہلی تقریر مکرم مولانا امتیاز احمد شاہین صاحب مربی سلسلہ کی جرمن زبان میں تھی جس کا موضوع Die Liebe des Verheissenen Massias es Zum Heiliegen Prophet saw تھا۔ جلسے کی دوسری اردو تقریر مکرم مولانا مبارک احمد صاحب تنویر کی تھی جس کا عنوان ” زمانہ مسیح موعودؑ۔ جلسہ سالانہ

جلسہ سے مولانا محمد الیاس منیر صاحب مخاطب ہیں جبکہ سٹیج پر دائیں سے بائیں: مولانا مبارک احمد تنویر صاحب، مکرم ادریس احمد صاحب لوکل امیر فرینکفرٹ مولانا امتیاز احمد شاہین صاحب، مکرم وسیم احمد صاحب سیکرٹری تربیت لوکل امارت فرینکفرٹ

کا آغاز۔ اغراض و مقاصد اور ہماری ذمہ داریاں “ تھا۔ جلسے کی تیسری اور آخری تقریر مکرم مولانا محمد الیاس منیر صاحب کی اردو زبان میں تھی جس کا موضوع۔ ”بیعت کی حقیقت، غرض وغایت اور تقاضے “ تھا۔ دعا کے ساتھ جلسہ کا اختتام ہوا۔ جلسہ کی کارروائی کا جرمن زبان میں رواں ترجمہ پیش کیا گیا جلسہ گاہ کو دیدہ زیب بینرز سے سجایا گیا تھا۔ جلسہ کی مجموعی حاضری 640 رہی جس میں 350 لجنہ اور 290 مرد احباب شامل ہوئے۔ پروگرام میں لجنہ اماء اللہ کو کچھ وقت اپنے علیحدہ پروگرام کیلئے بھی دیا گیا۔ (رپورٹ: وسیم احمد۔ سیکرٹری تربیت فرانکفورٹ)

ہاناؤ (Hanau)

مؤرخہ 24 / مارچ 2019ء کو بعد نماز ظہر و عصر جماعت احمدیہ ہاناؤ کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا بعدہ اردو اور جرمن ترجمہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام اور اس کا ترجمہ پیش کیا گیا۔ اجلاس کی پہلی جرمن تقریر بعنوان Warum muss mann an den Verheißenen Messias as glauben مکرم سلطان سمیع صاحب نے کی۔ جس کے بعد ناصرات نے جرمن اور اردو زبان میں ترانے بھی پیش کئے۔ پروگرام کے دوسرے مقرر مکرم ڈاکٹر عبد الغفار صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعودؑ اور یوم مسیح موعودؑ کی اہمیت کے حوالے سے حاضرین کو خطاب کیا۔ جلسہ کے آخر میں ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔ جلسہ میں احباب و خواتین اور بچوں کی کل تعداد 395 رہی۔ (رپورٹ: مبارک احمد چٹھہ، صدر جماعت ہاناؤ)

اوفن باخ

مؤرخہ 24 مارچ 2019ء لوکل امارت Offenbach کو جلسہ یومِ مسیح موعودؑ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام پیش کیا گیا۔ بعد ازاں مکرم راجہ احتشام الحق صاحب لوکل امیر نے ”حضرت مسیح موعودؑ نے دنیا کو کیا دیا“ کے عنوان سے اردو تقریر کی۔ دوسری تقریر مکرم مولانا ارباب احمد صاحب نے کی جس میں انہوں نے بتایا کہ کس طرح حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے عمل سے آنحضرت ﷺ کے اسوۂ کو زندہ کیا اور اسلام کا دفاع کیا۔ جلسہ کا اختتام دعا سے ہوا۔ حاضری تقریباً 300 رہی۔

دنیا کے سب سے بڑے ہوائی جہاز کا تجربہ

اسٹراٹولانچ ہوائی جہاز مصنوعی سیاروں کو خلاء میں پہنچانے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ اس ہوائی جہاز کے چھ انجن اور 28 پہیے ہیں جبکہ اس کے پروں کا پھیلاؤ ایئربس A380 کے جہاز سے بھی دوگنا ہے۔ اسٹراٹولانچ سسٹمز نامی کمپنی کے مطابق ایک فٹبال کے میدان سے بھی زیادہ پروں کا پھیلاؤ رکھنے والے اس ہوائی جہاز نے کیلیفورنیا کے موہاوی صحرا میں واقع ایک ایئر فیلڈ سے اڑان بھری اور ڈھائی گھنٹے کی پرواز کے دوران تجرباتی مشقیں کیں۔ اسٹراٹولانچ سسٹمز نامی یہ کمپنی خلا میں سامان کی ترسیل کے نظام کے لیے کام کر رہی ہے اور یہ پراجیکٹ اسی کمپنی کا ہے۔ اپنی اولین پرواز کے دوران اس جہاز نے 304 کلومیٹر فی گھنٹہ تک کی رفتار حاصل کی جبکہ یہ 17 ہزار فٹ یا قریب 5200 میٹر کی بلندی تک گیا۔ 117 میٹر چوڑے اس ہوائی جہاز کا وزن 220 ٹن ہے۔ اس جہاز کے دو مرکزی ڈھانچے یعنی سامان یا مسافروں کو لے جانے والے حصے ہیں۔ اس کے 28 پہیے ہیں جبکہ اس میں بوئنگ 747 ہوائی جہاز میں استعمال ہونے والے چھ انجن نصب ہیں۔

اسٹراٹولانچ ہوائی جہاز کو ایک ایسے موبائل پلیٹ فارم کے طور پر ڈیزائن کیا گیا ہے جو خلاء میں مصنوعی سیارے پہنچانے میں معاون ہوگا۔ امید کی جارہی ہے کہ مستقبل میں یہ خلاء میں مسافر بردار شٹلز بھی پہنچا سکے گا۔ اسٹراٹولانچ سسٹمز کمپنی کے چیف ایگزیکٹو آفیسر ژاں فلائڈ کے مطابق، ”آج کی پرواز زمین پر موجود لانچنگ سسٹمز کا متبادل تیار کرنے کے ہمارے مشن کو آگے بڑھانے میں آگے کی جانب ایک قدم ہے۔“ (ماخوذ از www.dw.com/urdu)

Shaheen Reisen

Arshad Ahmad Shahbaz

Chief Executive Sales

Günstige Flugtickets weltweit! Autorisiertes Reisebüro

آپ ہمیشہ اپنی قابلِ اعتماد شاہین ٹریول سروس سے دُنیا بھر کے کسی بھی مُلک سے
سفر کرنے والوں کے لئے جدید الیکٹرونک طریقہ کار سے ہوائی ٹکٹ آپ اپنے گھر
بیٹھے ہی فوراً حاصل کریں۔ نیز UK سے بذریعہ کار DOVER سے CALAIS
آنے والوں کے لئے FERRY کی سستی بکنگ کروائیں۔ مذید معلومات کے لیئے ٹیلی
فون نمبر نوٹ فرمالیں۔ شکریہ

Bei Ihrem langjährig-erfahrenen und vertrauenswürdigen Reisebüro Shaheen Reisen können Sie bequem von zu Hause aus Ihren nächsten Flug buchen. Nutzen Sie den professionellen Service, preiswerte Flugtickets weltweit auf modernem und elektronischem Wege zu erlangen.

Als Kooperationspartner von P & O Ferries bieten wir Fähreangebote mit einzigartigen Konditionen an. So können beispielsweise Reisende für die Überfahrt von Calais-Dover bzw. Dover-Calais günstige Fähretickets einfach, schnell und auch flexibel buchen.

Für Buchungen und weitere Informationen wenden Sie sich an die unten angegebenen Kontaktdaten:

Telefon: +49 6151 - 36 88 525
Fax: +49 6151 - 36 88 526
Notfall: +49 163 - 17 50 786
Email: info@shaheenreisen.de
www.shaheenreisen.de

Bankverbindung:
IBAN: DE58500100600584625606
BIC: PBNKDEFF

Shaheen Reisen
Martinstraße 87
64285 Darmstadt

مسجد محمود Husum کے سنگ بنیاد کی تقریب کے مناظر

مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی سنگِ بنیاد کی پہلی اینٹ رکھ رہے ہیں

سنگ بنیاد رکھے جانے کے بعد اجتماعی دعا

Monthly Germany
AKHBAR-E-AHMADIYYA
VOL 20 | ISSUE 04 | APRIL 2019
ISSN : 2627-5090
Tel : +49 6950688722
Fax : +49 6950688722
Editior : Muhammad Ilyas Munir